سلسلہ
احیاء منہج اہل السنۃ والجماعۃ
3

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا (المائدہ ۴۸)

منہج سلف صالحین

تالیف

ابو محمد حسن بن علی البربہاری

(۳۲۹ھ)

www.KitaboSunnat.com

شرح

الشیخ عبداللہ بن صالح العبیلان

ترجمہ: حافظ حامد محمود الخضری تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنۃ پبلیکیشنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا (المائدہ ۴۸)

منہج سلف صالحین

تالیف:
ابو محمد حسن بن علی البربہاری (۳۲۹ھ)

www.KitaboSunnat.com

شرح

الشیخ عبداللہ بن صالح العبیلان

ترجمہ: حافظ حامد محمود الخضری تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور 7357587

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)
محفوظ ہیں

نام کتاب: منہج سلف صالحین

تالیف: ابو محمد حسن بن علی البربہاری (۳۲۹ھ) شرح: الشیخ عبداللہ بن صالح العبیلان
ترجمہ: حافظ حامد محمود الخضری تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی
ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-7357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

19564

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

❀ تقریظ ---------- ۷

❀ مقدمۃ الشارح ---------- ۱۱

❀ امام بربہاری کے حالاتِ زندگی ---------- ۱۳

❀ تمہید ---------- ۱۴

❀ سنت کا قرآن سے ربط ---------- ۱۶

1۔ سنت قرآنی احکامات کے موافق ہو تو تاکید مزید کا فائدہ دیتی ہے ---------- ۱۶

2۔ سنت قرآنی حکم کی وضاحت کرتی ہے ---------- ۱۸

3۔ سنت ایسا حکم دے جس پر قرآن خاموش ہو ---------- ۱۹

4۔ سنت رسول کتاب اللہ کی ناسخ ہو سکتی ہے ---------- ۲۰

❀ سنت رسول اللہ ﷺ واجب العمل ہے ---------- ۲۳

❀ کتاب وسنت کی روشنی میں جماعت کو لازم پکڑنے کے دلائل ---------- ۲۵

❀ اختلاف اور فرقہ واریت کی مذمت اور اس سے بچنے کا بیان ---------- ۳۲

❀ جماعت سے کیا مراد ہے؟ ---------- ۳۷

❀ جماعت کے معنی کے بارے میں اہل علم کے کلام کا لب لباب ---------- ۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اہل سنت والجماعت کا منشور ---------- ۴۴
❀ اس موضوع پر کتاب وسنت کے دلائل ---------- ۴۵
❀ پہلی دلیل ---------- ۴۵
❀ دوسری دلیل ---------- ۴۶
❀ تیسری دلیل ---------- ۴۷
❀ چوتھی دلیل ---------- ۴۸
❀ پانچویں دلیل ---------- ۴۹
❀ چھٹی دلیل ---------- ۴۹
❀ ساتویں دلیل ---------- ۵۱
❀ آٹھویں دلیل ---------- ۵۲
❀ نویں دلیل ---------- ۵۳
❀ عصر حاضر میں بعض دینی جماعتوں سے توحید محو ہونا اور منہج سلف سے منحرف ہونا ---------- ۵۶
❀ پہلا جواب ---------- ۵۶
❀ دوسرا جواب ---------- ۵۶
❀ تیسرا جواب ---------- ۵۷
❀ چوتھا جواب ---------- ۵۹
❀ پانچواں جواب ---------- ۵۹
❀ چھٹا جواب ---------- ۶۰
❀ ساتواں جواب ---------- ۶۰
❀ آٹھواں جواب ---------- ۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ نواں جواب ---------- ۶۲

❀ دسواں جواب ---------- ۶۴

❀ گیارھویں جواب ---------- ۶۴

❀ بارھواں جواب ---------- ۶۵

❀ تیرھواں جواب ---------- ۶۵

❀ چودھواں جواب ---------- ۶۶

❀ اجتہاد و استدلال میں اہل السنہ والجماعت کا منہج ---------- ۶۹

❀ اہل السنہ (اہل الحدیث) کا عقیدہ کے بارے منہج ---------- ۷۲

❀ اسماء وصفات کے اثبات میں اہل سنت کا منہج ---------- ۷۳

❀ عقیدہ سلف صالحین کی خصوصیات وانفرادیت ---------- ۷۴

❀ اہل السنہ والجماعۃ کی خصوصیات وانفرادایت ---------- ۷۵

❀ اہل بدعت کا منہج استدلال ---------- ۸۲

❀ اہل بدعت اور فتنہ پرور لوگوں کا عمومی منہج ---------- ۸۴

❀ اشتباہ واجمال کی وضاحت ---------- ۸۵

❀ مؤلف رحمہ اللہ کا قول ---------- ۹۱

❀ بدعات سے اجتناب کرنا ---------- ۱۱۰

❀ مخالفین وحی الٰہی کا طریقہ ومنہج ---------- ۱۱۷

❀ بدعت ---------- ۱۱۷

❀ تقلید شخصی حرام ہے ---------- ۱۵۶

❀ تقلید کی حرمت کے متعلق ابن قیم رحمہ اللہ کا قول ---------- ۱۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اجتہاد میں کسی کے پیچھے چلنا ---------- ۱۶۲

❀ تقلید اور اتباع میں فرق ---------- ۱۶۴

❀ مسئلہ تقلید کے قواعد وضوابط ---------- ۱۶۶

❀ مجتہد کے اجتہاد پر عمل ---------- ۱۶۶

❀ اتباع کے متعلق ایک اہم اصول ---------- ۱۶۸

❀ افتراق واختلاف سے بچانے والے اسباب ---------- ۱۶۹

❀ کتاب وسنت سے اس کی مثالیں ---------- ۱۷۱

❀ منہج سلف سے الحاد کر کے لکھی گئی کتب ومجلّات کو پڑھنے کے خطرات ---------- ۱۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمدلله رب العالمين ، والصلاة والسلام على سيّد الانبياء والمرسلين أما بعد!

زیرنظر کتاب ''منہج سلف صالحین'' درحقیقت چوتھی صدی ہجری کے عظیم امام اور محدث ابومحمد البربہاری کی کتاب (شرح السنہ) کا خلاصہ اور پھر اس خلاصے پر دورِ حاضر کے ایک نہایت جید سلفی عالم فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن صالح العبیلان کی انتہائی نفیس شرح کا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ مبارک عمل، ہمارے فاضل دوست شیخ حافظ حامد محمود حفظہ اللہ کی جہد جمیل ہے، فجزاه الله عنا وعن المسلمين خير الجزاء، وأسعده في الدارين ، ووفقه لمزيد مافيه حبه ورضاه .

کتاب کا موضوع انتہائی اہم اور حساس ہے، جو کہ کتاب کے نام سے واضح ہے۔ اس پرفتن دور میں اللہ تعالیٰ جس شخص کو عقیدہ وعمل میں منہج سلف صالحین جو اللہ کی وحی سے مستفاد و ماخوذ ہے، کے فہم کی توفیق عطا فرمادے تو یہ یقیناً ایک عظیم سعادت وبصیرت ہے، جو اُخروی کامیابی کے لیے مطلوب ومقصود ہے۔

زیرنظر کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ یہ علماء سلف میں سے ایک متبحر عالم، حافظ اور محدث امام بربہاری کی تالیف ہے۔ بیانِ عقیدہ میں ان کا اسلوب انتہائی منفرد ہے، بلکہ اسلوبِ سلف کا آئینہ دار ہے۔

علماءِ سلف کی مؤلفات اختصار اور جامعیت کا حسین امتزاج ہوتی ہیں، ان کے کلام کے ایک ایک لفظ سے علم کے ساتھ ساتھ خشیت واخلاص بھی ٹپکتا ہے۔

عقیدہ سلف وضوح وظہور میں ایک مینارۂ نور ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (المائدة : ١٥)
''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کھلی کتاب آ چکی ہے۔''

عقلِ سلیم وفطرتِ سلیمہ کے عین مطابق، اور کیوں نہ ہو کہ یہ اس ذات کی وحی مبارک (قرآن وحدیث) سے ماخوذ ہے جس کا علم ہر شئے کو محیط ہے، اور جس کا کلام ہر قسم کے تناقض وتعارض سے پاک ہے۔

افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس خالص، صافی اور واضح عقیدہ سے انحراف اختیار کیے ہوئے ہیں، اور اس کی بجائے متکلمین وفلاسفہ کے طریقہ کو جو بہت سے ظلمات وتناقضات کا مرقع ہے، اپنائے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس فاسد منہج سے بہت سے علماء تائب ہو چکے ہیں۔

امام غزالی زندگی کا ایک طویل دور متکلمین کے منہج پر قائم رہتے ہوئے گزارتے ہیں، آخر میں ایسی توبہ کی کہ موت کے وقت ان کے سینے پر ''صحیح بخاری'' رکھی ہوئی تھی۔

امام فخر الدین الرازی صاحب ''التفسیر الکبیر'' اس منہج کے حامل رہے لیکن بالآخر حیران و پریشان ہو کر فرمایا:

نهاية اقدام العقول عقال
وأكثر سعي العالمين ضلال
ما استفدنا من بحثنا طول عمرنا
سوى أن جمعنا فيه قيل وقال

اس سے قبل امام ابوالحسن الاشعری جو ایک عرصہ فلسفی وکلامی منہج پر قائم رہے، پھر تائب ہو کر اشعری منہج اختیار کیا جو متکلمین اور سلف کے طریقہ کار کا درمیانی طریقہ تھا، اور بالآخر ان تمام چیزوں سے تائب ہو کر اپنی آخری تالیف '' الابانة ''میں صاف لکھ دیا:

((أَنَا عَلَى طَرِيْقَةِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ .))
یعنی ''میں اسماء وصفات کے باب میں امام احمد بن حنبل کے منہج پر ہوں۔''

علماءِ سلف کا منہج انتہائی مبارک ہے، اس کے حصول کے لیے بہت سی کتب نافعہ منظر عام پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ چکی ہیں، زیر نظر کتاب کی افادیت بھی علماء سلف وخلف میں مسلّم ہے، یہ ایک علمی دستاویز ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف امام بربہاری اور شارح شیخ عبداللہ بن صالح العبیلان اور مترجم حافظ حامد محمود صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس کوشش کو سعی مشکور بنائے۔

اس کتاب کا نفع عام فرمائے، اور اسے قبولِ حسن عطا فرمائے، اور اس امت کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ عقیدہ ومنہج کے تعلق سے علماء سلف کی گرانقدر جہود سے مستفید ہوکر، اپنی اصلاح کرکے دنیا وآخرت کی کامیابی سے مالا مال ہوں۔

اصل کامیابی دنیوی علائق، تعصبات اور مصنوعی فرقوں کے دفاع میں نہیں، بلکہ خالص قرآن وحدیث کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا ومحبت کو حاصل کرنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾﴾ (ال عمران : ۱۸۵)

”پس قیامت کے دن جو شخص آگ سے دور کر دیا گیا، اور جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ فائز المرام ہو جائے گا۔“

اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ دَخَلَ النَّارَ .)) ❶

”میری تمام کی تمام اُمت جنت میں جائے گی، مگر جس نے (جنت میں جانے سے) انکار کر دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کون ہے جو (جنت میں جانے سے) انکار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے میری نافرمانی کی، پس تحقیق اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کیا۔“

❶ صحيح بخاري، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، رقم: ۷۲۸۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! ان دونوں نصوص پر غور کریں۔ پہلی نص کس چیز کو کامیابی قرار دے رہی ہے؟ اور دوسری نص کامیابی کے لیے کون سا منہج پیش کر رہی ہے؟

اتباع رسول کے علاوہ ہر طریقہ اور منہج مردود ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .)) ❶

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .)) ❷

''اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جو نئے وضع کیے گئے ہوں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

بعض اوقات تھوڑی سی حیرت ہوتی ہے کہ لوگ اس قدر واضح اور صافی منہج سے رُوگردانی کیوں اختیار کیے ہوئے ہیں؟ لیکن پھر یہ سوچ کر کہ ہدایت و گمراہی تو اللہ کے اختیار میں ہے اور یہ سب پروردگار کے بھید ہیں، جن پر کوئی مطلع نہیں ہو سکتا، مطمئن ہو جاتا ہوں۔

آخر میں ہم نعمتِ اسلام اور نعمت عقیدہ و منہج سلف صالحین پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

فبنعمته تتم الصالحات ، ولا حول ولا قوة الا بالله . وأصلي وأسلم على نبيه محمد وعلى آله وصحبه وأهل طاعته أجمعين .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

(سرپرست) انصار السنۃ پبلی کیشنز، لاہور

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: ٤٤٩٣.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: ٨٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة الشارح

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کے لیے خاص ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ راہ دکھادے، اسے کوئی راہ سے ہٹانے والا نہیں اور جسے وہ راہ سے ہٹادے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ، اور ان کے ماننے والوں، اور ان کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر درود وسلام اور برکتیں نازل فرما۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد!

یہ کتاب اپنے وقت کے امام اہل سنت ابو محمد حسن بن علی بن خلف بربہاری کی کتاب ''شرح السنہ'' کا خلاصہ اور اس کے چند گوشے ہیں، جس کی شرح اور تعلیق ہمارے شیخ ابوعبدالرحمٰن بن صالح العبیلان نے شہر مدینہ میں اپنے بعض بابرکت علمی دروس میں کی ہے۔

چنانچہ ہمیں اچھا لگا کہ ان گوشوں کو ان مسلم نوجوانوں کے لیے۔ جو اس طرح کی کتب کے بہت ہی محتاج ہیں۔ پیش کریں، کیونکہ ایسی کتابیں سلفی طریق ومنہج بیان کرتی ہیں جو بحکم الٰہی اس فرقہ بازی اور مذہبی جھگڑوں کے مقابلے میں سراسر نجات ہے، اور سلف صالحین کے منہج کو عقیدہ وفقہ میں، اخلاق وسلوک میں اختیار کرنا ہی فتنوں اور شبہات کی موجوں سے لبریز بحرِ بے کراں میں امن کا آخری کنارہ ہے۔

اس کتاب میں ہم نے درج ذیل کام کیا ہے:

1: قرآنی آیات کے حوالے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2: شرح میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج۔

3: ممکنہ حد تک اہل علم کے اقوال کے حوالے و ماخذ۔

4: بعض مکرر عبارتوں کا حذف کیونکہ ہمارے شیخ نے یہ کتاب طالب علموں کو املاء کروائی تھی۔

اب ہم اس کتاب کو عام کر رہے ہیں، ہم اللہ سے مدد مانگتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ اس کے نفع کو عام کر دے۔ ہمارے اس عمل کو خالص اپنی ذات کریم کے لیے بنا دے۔ ہمارے شیخ ابوعبدالرحمٰن کو ثواب کثیر و عظیم عطا فرما، وہ ہی اس کام میں ہمارا دوست اور وہی اس پر قادر ہے، اور اللہ، ہمارے نبی محمد ﷺ، اور ان کے ماننے والوں، اور ان کے تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بربہاری رحمہ اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی

ان کا نام، حافظ فقیہہ ابو محمد حسن بن علی بن خلف بربہاری ہے، آپ اہل بغداد سے ہیں، وہیں پلے بڑھے۔ اصحابِ امام احمد کے شاگرد ہیں۔ ان کے بہت سے شیوخ ہیں، ان میں سے ایک امام احمد بن محمد ابوبکر المروزی ہیں۔ اپنے ہاتھ اور زبان کے ذریعے ہر وقت حق کا پرچار کرتے، اہل بدعت کی شدت سے روک تھام کرتے تھے، اپنے ہاتھ اور زبان کے ساتھ آپ نے اس کام میں بہت بڑے کارنامے انجام دیئے اور بہت سے مقالات لکھے، ان کی اچھی شہرت کا کافی چرچہ ہے۔ اللہ سے ڈرنے والے اور دنیا کے متاع وسامان سے الگ رہنے والے تھے، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اپنے والد کے ۷۰ ہزار درہم ترکے سے بری ہو گئے تھے۔

اس امامِ عالی مرتبت سے بہت سے طالب علم سیراب ہوئے اور بہت سے مشہور علماء ان کے دستِ شفقت سے فارغ ہوئے، انھیں میں سے ابوبکر محمد بن عثمان اور ابن بطۃ العکبری اور ابو الحسین بن سمعون وغیرہم شامل ہیں۔

ان کی وفات ۳۲۹ ہجری کو بغداد میں ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۹۶ برس تھی، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۷۷ برس تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمہید

((قَالَ الْمُؤَلِّف رحمہ اللہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِلإِسْلَامِ ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهٖ ، وَأَخْرَجَنَا فِي خَيْرِ أُمَّةٍ ، فَنَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى ، وَالْحِفْظَ مِمَّا يَكْرَهُ وَيَسْخَطُ .))

''مؤلف رحمہ اللہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے خاص ہیں، جس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی، اور ہم پر اس کے ذریعے احسان کیا، اور ہمیں بہترین اُمت میں شامل کیا۔ پس ہم اس سے اس کی پسند اور اس کی مرضی کے مطابق توفیق طلب کرتے ہیں۔ اور حفاظت مانگتے ہیں، اس سے جسے وہ ناپسند کرتا ہے اور ناراض ہوتا ہے۔''

((اِعْلَمُوْا أَنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ السُّنَّةُ ، وَالسُّنَّةُ هِيَ الْإِسْلَامُ ، وَلَا يَقُوْمُ أَحَدُهُمَا إِلَّا بِالْآخَرِ .))

''جان لو! اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے۔ اور ان دو میں سے ہر ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔''

جان لو! اسلام ہی سنت ہے۔ اسلام اپنے عام مفہوم میں اللہ تعالیٰ کی عاجزانہ اطاعت اور شرک سے خلاصی کے ساتھ تابعداری کو کہتے ہیں۔ اسلام کے کئی مطالب ہیں، ان میں سے ایک ''توحید'' ہے۔ یہاں مؤلف کی مراد وہ توحید ہے جس کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کو حکم دیا۔ اور وہ توحید عبادت ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران : ۱۹)

''یقین کرلو! دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی وہ توحید ہے جس کے بارے میں انبیاء علیہم السلام اور ان کی اقوام کے مابین جھگڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾ (النحل: ٣٦)

''اور البتہ تحقیق ہم نے ہر قوم میں ایک پیغام پہنچانے والا بھیجا (اس نے کہا) کہ اللہ کی عبادت کرو، اور طاغوت سے دور رہو۔''

اور اسلام بمعنی توحید کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا مزید فرمان ہے:

﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ﴾ (الشوریٰ: ١٣)

''اللہ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کردیا ہے، جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا، اور جس کی وحی ہم نے تیری طرف کی، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں جدا جدا نہ ہوجاؤ۔''

اسلام عقیدے اور شریعت کے معنی میں بھی آتا ہے جسے نبی ﷺ لے کر آئے، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے پسند فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (المائدۃ: ٣)

''اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے بطورِ دین پسند کیا ہے۔''

مزید ارشاد فرمایا: ﴿ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ﴾ (المائدۃ: ٤٨)

''تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک راستہ اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔''

اور نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((نَحْنُ مَعَاشِرُ الْأَنْبِيَاءِ أَبْنَاءُ عَلَّاتٍ ، وَدِيْنُنَا وَاحِدٌ .)) [1]

---

[1] تفسیر الطبری: ٥/ ٣٩٦۔ زاد المسیر: ٢/ ٣٧٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم انبیاء کی جماعت علاتی بھائیوں کی طرح ہیں، اور ہمارا دین ایک ہے۔''

جان لو! اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے: سنت عربی لغت میں طریقے کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ (النساء: ٢٦)

''اور وہ تمھیں تم سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی طرف ہدایت دیتا ہے۔''

صاحبِ قاموس نے فرمایا:

''سنت طریقہ مسلوکہ کے معنی میں آتا ہے، خواہ یہ اچھا طریقہ ہو یا برا۔''

محدثین کے نزدیک: سنت نبی ﷺ سے ماثور قول وفعل کو کہتے ہیں۔ اور اس میں ''ترک'' بھی شامل ہے جو کام نبی ﷺ نے ترک کر دیا ہو، ''تقریر'' جو کام آپ کے سامنے کیا گیا یا جو بات آپ کے سامنے کہی گئی اور آپ اُس پر خاموش رہے۔ اور نبی ﷺ کا کوئی کام کرنے یا کوئی بات کہتے وقت کی کیفیت کو بھی ''سنت'' کہتے ہیں۔

اہل اُصول کے نزدیک: سنت قرآن کے سوا نبی ﷺ سے صادر ہونے والے قول وفعل اور تقریر کو کہتے ہیں، اور ایسے قول کو یہ ''حدیث'' بھی کہتے ہیں۔

سنت کا قرآن سے ربط

سنت اور قرآن کا آپس میں کئی وجوہ سے ربط اور تعلق ہے، بطورِ مثال کے ربط کی چند ایک صورتیں پیش خدمت ہیں:

1۔ سنت قرآنی احکامات کے موافق ہو تو یہ تاکید مزید کا فائدہ دیتی ہے:

1: نبی ﷺ کا یہ فرمان:

((لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ .)) [1]

''کسی مسلمان شخص کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں۔''

---

[1] مسند احمد: ٥/٧٢، رقم: ٢٠٦٩٥۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے موافق ہے:

﴿وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرة: ۱۸۸)

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔''

2: نبی ﷺ کا یہ فرمان:

((إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ .)) ❶

''یقیناً اللہ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اسے اچانک پکڑتا ہے تو اس کو موقع نہیں دیتا۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے موافق ہے:

﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَآ أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾

(هود: ۱۰۲)

''تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب وہ بستیوں کو اس حال میں پکڑتا ہے کہ وہ ظلم کرنے والی ہوتی ہیں۔''

3: اور نبی ﷺ کا یہ فرمان:

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ .)) ❷

''عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے انھیں اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان کے موافق ہے:

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: ۱۹)

---

❶ صحیح بخاري، کتاب التفسیر، رقم: ٤٦٨٦۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، رقم: ۲۵۸۳ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، رقم: ۱۲۱۸، عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور تم عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے کے ساتھ زندگی گذارو۔"

2۔ سنت قرآنی حکم کی وضاحت کرتی ہے:

1: قرآنی غیر مفصل احکامات مثلاً نماز، زکوۃ، روزہ اور حج وغیرہ کے تفصیلی احکامات پر مشتمل احادیث اس کی دلیل ہیں:

2: وہ احادیث جو قرآنی مطلق حکم کو مقید کر دیں، جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہاتھ مطلق ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا﴾ (المائدة : ٣٨)

"اور چوری کرنے والا مرد، اور چوری کرنے والی عورت، پس دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔"

اس اطلاق کو احادیث نے مقید کیا ہے کہ دایاں ہاتھ اور کلائی سے ہو نہ کہ کہنی سے کاٹا جائے گا۔

3: وہ احادیث جو عام قرآنی حکم کو خاص کر دینے والی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوٓا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾﴾ (الانعام : ٨٢)

"جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد اپنے ایمان کو ظلم سے خلط ملط نہیں کیا، انہی لوگوں کے لیے بے خوفی ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔"

مذکورہ آیت میں میں ظلم عام ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ .)) ❶

"ایسا نہیں ہے، اس سے مراد شرک ہے۔"

4: وہ احادیث جو قرآنی اشکال کی توضیح کر دیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الإيمان، رقم : ٣٢ ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم : ١٢٤ عن ابن عباس رضي الله عنهما.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

''کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ کالے دھاگے سے فجر کے وقت واضح ہو جائے۔''

میں دھاگوں کی وضاحت کرنے والی حدیث، جب بعض صحابہ سمجھے کہ اس سے مراد سفید اور کالی رسیاں ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((هُمَا بَيَاضُ النَّهَارِ ، وَسَوَادُ اللَّيْلِ .)) ❶

''یہ دونوں دن کی روشنی، اور رات کی سیاہی ہیں۔''

3۔سنت ایسا حکم دے جس پر قرآن خاموش ہو:

1: نبی ﷺ کا فرمان:

((هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ ، اَلْحِلُّ مَيْتَتُهُ .)) ❷

''وہ (سمندر) اس کا پانی پاک ہے، اور اس کا مردار حلال ہے۔''

2: ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے نکلنے والا مردہ بچے (جنین) کے بارے میں فرمانِ نبوی ﷺ کہ:

((ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ أُمِّهِ .)) ❸

''اس کی ماں کو ذبح کرنا جنین کا ذبح کرنا ہی ہے۔''

3: ربا الفضل (وہ سود جو اصل مال سے زائد ہو) کی حرمت کے بارے میں وارد احادیث

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الصوم، رقم : ۱۸۱۷۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، رقم : ۱۰۹۰، عن عدى بن حاتم رضی اللہ عنہ.

❷ سنن نسائي، كتاب الطهارة، رقم : ۵۹۔ سنن ترمذي، كتاب الطهارة، رقم : ۶۹، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، رقم : ۸۳، عن أبي هريرة رضى الله عنه۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ مسند احمد : ۳۹/۳ ، عن ابى سعيد الخدرى رضی اللہ عنہ۔ ابن حجر نے اس کو ''حسن'' کہا ہے۔ تلخيص الحبير : ۱۵۶/۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس کی مثال ہیں۔

4: اور ہر کچلیوں والے درندے، اور پنجوں سے نوچ کر کھانے والے پرندے، اور پالتو گدھوں کی حرمت کے بارے میں وارد احادیث بھی اس کی مثال ہیں۔

4۔ سنت رسول کتاب اللہ کی ناسخ ہو سکتی ہے:

1: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ .)) ❶

''کسی وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾ ﴾

(البقرة: ١٨٠)

''تم پر بوقت موت والدین اور اقربا کے حق میں معروف طریقے سے وصیت کرنا فرض قرار دیا گیا ہے، اگر مال چھوڑا ہو یہ پرہیزگاروں پر ذمے داری ہے۔''

میں وارد شدہ والدین اور اقربا کے حق میں حکم وصیت، وجوہ تفسیر میں سے ایک وجہ کے مطابق ناسخ ہے۔

2: حدیث:

((اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ .))

''کنوارہ کنواری کے ساتھ (اگر زنا کرے تو) سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔'' ❷

---

❶ سنن ابي داؤد، كتاب البيوع والاجارات، رقم: ٣٥٦٥۔ سنن ترمذي، كتاب الوصايا، رقم: ٢١٢٠۔ سنن ابن ماجة، كتاب الوصايا، رقم: ٢٧١٣، عن ابي امامة الباهلي رضی اللہ عنہ۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الحدود، رقم: ١٦٩٠، عن عبادة ابن الصامت رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صورت کے مطابق ''سورۃ النساء'' کی اس آیت کی ناسخ ہے۔

﴿وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ﴾ (النسآء: ١٥)

''تمہاری جو عورتیں فحاشی کی مرتکب ہوں (انھیں گواہوں کی گواہی کے بعد تاحیات گھروں میں قید کردو)۔''

''مؤلف'' کا کہنا ہے:

((اِعْلَمُوْا أَنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ السُّنَّةُ، وَالسُّنَّةُ هِيَ الْإِسْلَامُ، وَلَا يَقُوْمُ أَحَدُهُمَا إِلَّا بِالْآخَرِ .))

''جان لو! اسلام ہی سنت ہے، اور سنت ہی اسلام ہے۔ اور ان دو میں سے ہر ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔''

یعنی یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں، یہ کسی حال میں ممکن نہیں کہ کوئی انسان سنت کے بغیر دین اسلام کا معتقد ہو یا دین اسلام کے بغیر سنت کا معتقد ہو، کیونکہ اسلام، شہادت، ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا تقاضا ہے، اور سنت، شہادتِ محمد رسول اللہ ﷺ کا تقاضا ہے، اور کوئی انسان اسلام میں ان دونوں شہادتوں کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا۔ نیز مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ فہم قرآن سنت کے بغیر ناممکن ہے۔ اور اگر آپ اس شخص کی گمراہی جاننا چاہتے ہیں جو فہم قرآن کو مستقل طور پر سنت سے علیحدہ سمجھتا ہے تو امام بخاری رحمہ اللہ کی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی خوارج کے بارے میں اس روایت میں غور وفکر کرلے:

((اِنَّهُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ .)) [1]

''خوارج نے ایسی آیات جو کفار کے بارے میں اتریں تھیں ان کا اطلاق مومنین

[1] صحيح بخاري، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين، باب قتل الخوارج والملحدين بعد اقامة الحجة عليهم، معلقاً۔ فتح الباري: ١٢/ ٢٩٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کرنا شروع کر دیا۔"

خوارج نے قرآن کو اپنے مخصوص فہم سے سمجھنے کی کوشش کی، اور اسے سنت سے مربوط نہیں کیا۔ اور یہی اسلام سے تکبر اور انحراف کرنے والے تمام فرق کے انحراف کا ایک اہم سبب ہے۔ کیونکہ انہوں نے فہم قرآن، سنت کے ذریعے حاصل کرنے کو اپنے نفوس کے لیے لازم قرار نہیں دیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت رسول اللہ ﷺ واجب العمل ہے

1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر: ۷)

”اور رسول تمھیں جو بھی دے پس تم اس کو پکڑ لو، اور جس سے روکے پس تم اس سے رک جاؤ۔“

2: اللہ تبارک وتعالیٰ کا اورارشاد ہے:

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲﴾ (آل عمران: ۳۲)

”کہہ دیجیے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، پھر اگر وہ پھر جائیں تو یقین کرلو کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔“

3: ﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝۳۶﴾ (الاحزاب: ۳۶)

”کسی مومن مرد اور عورت کو زیبا نہیں دیتا کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں کہ انھیں اختیار مل جائے، اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا یقیناً وہ واضح گمراہی سے دوچار ہے۔“

4: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

”یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ) میں بہترین طریقہ حیات ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5: ﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ ﴾ (النور: ٦٣)

''جو لوگ رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آزمائش نہ آجائے یا انھیں کوئی دردناک عذاب آن پکڑے۔''

6: ﴿ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ ﴾ (النساء: ٦٥)

''تیرے رب کی قسم! لوگ مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تک تجھے اپنے اختلافات میں فیصل نہ مان لیں، پھر تیرے فیصلے سے اپنے دل میں کوئی تنگی بھی محسوس نہ کریں اور دل سے تسلیم کر لیں۔''

7: رسولِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَلَا إِنِّي أُوْتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شبعانٌ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ ! وَإِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ، أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ ، وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ ، وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا ، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُ ، فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ .)) [1]

''خبردار! مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔ خبردار! ممکن ہے کہ ایک شکم سیر شخص اپنے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے کہے کہ تم پر قرآن لازم ہے تم جو چیز اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو، اور جسے حرام پاؤ

[1] سنن ابی داؤد، کتاب السنة، رقم: ٤٦٠٤۔ سنن ابن ماجة، رقم: ١٢۔ سنن دارمی، رقم: ٥٨٦۔ مسند أحمد: ٤/ ١٣٠، عن المقداد بن معد یکرب رضی اللہ عنہ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے حرام سمجھو، حالانکہ اللہ کا رسول بھی حرام کرتا ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔ خبردار! تمہارے لیے پالتو گدھا حلال نہیں، اور نہ کچلیوں والا درندہ اور نہ کسی ذمی کا گرا ہوا سامان اِلَّا یہ کہ وہ اس سے بے توجہی برتے، اور جو کسی قوم کے ہاں مہمان ہو تو ان کے لیے لازم ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں، اور اگر یہ نہ کریں تو اسے اختیار ہے کہ انھیں اس کی مہمان نوازی نہ کرنے کی وجہ سے سزا دے۔''

8: ((أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبْشِيًّا ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .)) ❶

''میں تمھیں تاکید کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہنا، اور امام کی بات سن کر اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ تم میں سے میرے بعد جو زندہ رہے گا، وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا تو (اس وقت) تم میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔ اسے مضبوطی سے پکڑلو اور اسے اپنی ڈاڑھوں سے تھام لو، اور نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

کتاب وسنت کی روشنی میں جماعت کو لازم پکڑنے کے دلائل:

((فَمِنَ السُّنَّةِ لُزُومُ الْجَمَاعَةِ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَفَارَقَهَا ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ ، وَكَانَ ضَالًّا

---

❶ مسند احمد: ٤/١٢٦، ١٢٧۔ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، رقم: ٤٦٠٧، ٧٠١٠۔ سنن ترمذي، کتاب العلم، رقم: ٢٦٧٦۔ سنن ابن ماجة، المقدمه، رقم: ٤٢، عن العرباض بن سارية رضی اللہ عنہ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُضِلًّا .))

''پس جماعت کو لازم پکڑنا سنت ہے، جو جماعت سے بے رغبتی اختیار کرے، اور جدا ہو جائے، تو یقیناً اس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اتار پھینکا، اور خود بھی گمراہ ہوا، اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کرنے والا بن گیا۔''

1: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾

(آل عمران: ۱۰۲)

''اے ایمان والو! اللہ سے کما حقہ ڈرتے رہو، اور تمھیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو، اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔''

ابن جریر رحمہ اللہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس فرمان کہ ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران: ۱۰۳) ''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو'' کی تفسیر میں صحیح اسانید کے ساتھ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا ہے کہ ''اس سے مراد جماعت ہے۔'' [1]

ایسے ہی ''حَبْلُ اللّٰهِ'' ...... ''اللہ کی رسی'' کی تفسیر میں سلف صالحین رحمہم اللہ کے مستند اقوال بھی ذکر کیے ہیں کہ اس سے مراد قرآن، اخلاص اور اسلام ہے۔ ان تمام اقوال کا ثمرہ اور نتیجہ ایک ہی ہے۔ کیونکہ قرآن کے ساتھ اعتصام، اللہ وحدہ لاشریک کے لیے اخلاص اور سنت کے ساتھ تمسک ہی وہ امور ہیں، جن کے ذریعے مسلمانوں کی باہمی الفت، ان کی اجتماعیت اور ان کا باہمی ربط منتج ہوتا ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں اللہ کے اس فرمان کے بارے میں ایک گراں قدر نکتہ آیا ہے۔:

---

[1] جامع البیان فی تاویل القرآن: ۳/ ۳۷۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ﴾ (الانفال: ٦٣)

''اگر تو زمین کا سارا خزانہ بھی خرچ کر ڈالے تب بھی ان کے دلوں میں الفت و محبت نہیں ڈال سکے گا۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں یہ عظیم نقطہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر تمام ملکیت اور زمین کا خزانہ بھی خرچ کر دیا جائے تب بھی لوگوں کے مابین (محبت، بھائی چارہ) ناممکن ہے۔ پس محبت عقائد کی وحدت کے ذریعے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ لہٰذا کہا جاسکتا ہے اگر اسلامیان عالم وحدت امت کے تمام طریقے اختیار کر لے تب بھی سوائے قلب (دل) محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ عقیدہ توحید کے اتحاد ممکن نہیں۔

ابن جریر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ لوگ اللہ کے اس دین کو مضبوطی سے تھام لیں، جس کا اس نے تمھیں حکم دیا ہے، اور اس وعدہ کا جس کا اس نے تم سے اپنی کتاب میں وعدہ لیا ہے۔ یعنی باہمی محبت و الفت اور کلمہ حق پر اکٹھے ہونا، اور اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم لینا۔'' ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَفَرَّقُوْا﴾ ''اور فرقہ فرقہ مت ہو جاؤ۔'' اللہ نے لوگوں کو جماعت کا حکم دیا، اور انھیں فرقہ بازی سے روکا ہے، اور فرقہ بازی سے منع کرنے اور اجتماعیت اور باہمی الفت کا حکم دینے والی احادیث بھی بکثرت کتب احادیث میں موجود ہیں۔ اور یہاں تک فرمایا کہ اگر لوگ اتفاق سے رہیں گے تو ان کو ہر قسم کی خطا سے محفوظ رکھنے کی گارنٹی دے دی جاتی ہے۔ جیسا کہ بہت سی احادیث میں وارد ہے۔ اور ان پر افتراق و اختلاف کا خوف کیا گیا ہے جو کہ اس اُمت میں واقع ہو چکا ہے کہ تہتر فرقوں میں بٹ چکے ہیں، ان میں ایک فرقہ جنت کی طرف نجات پانے والا اور جہنم کے عذاب سے بچ جانے والا ہے۔ اور یہ لوگ اس منہج پر ہیں، جس پر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔'' ❷

---

❶ جامع البیان: ۳/ ۳۷۸۔

❷ تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۳۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں لکھا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ کہ اس سے مراد جماعت ہے۔ اور یہ معنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی کئی صحیح سندوں سے ثابت ہے۔ اور یہی تفسیر "اقرب الی الصحۃ" زیادہ درست ہے، کیونکہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے الفت و بھائی چارگی کا حکم دیا ہے، اور تفرقہ سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ فرقہ بازی میں ہلاکت اور جماعت میں اس ہلاکت سے نجات ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا کہ:

((إِنَّ الْجَمَاعَةَ حَبْلُ اللّٰهِ فَاعْتَصِمُوْا مِنْهُ بِعُرْوَتِهِ الْوُثْقٰى لِمَنْ دَانَا .)) ❶

"جماعت سے مراد تو اللہ کی رسی ہے، پس جو شخص اللہ سے قریب ہونا چاہتا ہے وہ اس مضبوط کڑے کو پوری قوت کے ساتھ تھام لے۔"

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ کتاب اللہ کے ساتھ اعتصام کی حقیقت مختصراً بیان کرتے ہیں کہ "لوگوں کی آراء، ان کے قیاسات، معقولات، ذوق، کشف اور وجدان کے علاوہ قرآنِ کریم کو حاکم مان لیا جائے۔ جو شخص ایسا نہ کرے وہ اس اعتصام سے نکل چکا ہے، علم و عمل، اخلاص، استعانت، تابعداری اور روزِ قیامت تک اس پر ہمیشگی کرنے کے اعتبار سے، جب کہ دین سارے کا سارا اس کے اور اس کی رسّی کے ساتھ اعتصام کرنے میں ہے۔" ❷

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ....)) ❸

"یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر تین کاموں سے خوش ہوتا ہے۔ اور تین کاموں کو تمہارے

---

❶ تفسیر قرطبی: ٤/ ١٥٦.

❷ مدارج السالكين: ٣/ ٣٢٣.

❸ صحيح مسلم، كتاب الاقضية، رقم: ١٧١٥ ، عن ابی هريرة رضي الله عنه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ناپسند کرتا ہے (جو اللہ کو پسند ہیں) کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ......''

امام نووی رحمہ اللہ اس عظیم حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ کے ساتھ اعتصام کا معنی اس کے وعدے کے ساتھ تمسک کرنا، اس کی کتاب عزیز اور اس کی حدود کی پیروی کرنا اور اس کے آداب کو اختیار کرنا ہے۔ ''حبل'' کا اطلاق عہد، امان، اور ملانے، جیسے سب معنوں پر ہوتا ہے۔ عربوں میں اصلاً لفظ ''حبل'' ایسے کاموں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے کہ وہ خراب حالات میں ایک دوسرے کو اپنا کیا ہوا عہد و معاہدہ یاد دلاتے ہیں، اور اسی معاہدہ کو تھامے رہتے ہیں، اسی کے ذریعے متفرق لوگوں کو ملاتے ہیں۔

چنانچہ لفظ ''حبل'' ایسے کاموں سے ہی استعارہ ہے۔ اور یہ فرمان کہ ﴿وَّلَا تَفَرَّقُوْا ﴾ ''فرقہ فرقہ مت بنو'' مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنے، اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار رکھنے کا حکم ہے جو کہ اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے۔'' [1]

امام نووی رحمہ اللہ نے جماعت کے ساتھ چمٹے رہنے کو اور آپس میں محبت کو لازم قرار دیا ہے۔ اور یہ اسلام کے قواعد میں سے ایک قاعدہ ہے۔ اور اس قاعدہ کی بنیاد و اصل امام نووی رحمہ اللہ نے حدیث صحیح کو بنایا ہے، اور یہی تمام اہل علم کا متفقہ قول ہے۔ اور آگے ان شاء اللہ اس بارے میں بعض اقوال آئیں گے۔

اس بارے میں بنیاد، رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا ، سَمِعَ مَقَالَتِيْ هٰذِهِ فَحَمَلَهَا ، فَرُبَّ حَامِلِ الْفِقْهِ فِيْهِ غَيْرُ فَقِيْهٍ ، وَرُبَّ حَامِلِ الْفِقْهِ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ صَدْرُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ ، وَمُنَاصَحَةُ أُولِي الْأَمْرِ ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَإِنَّ

[1] شرح نووی: ۱۲/ ۲۵۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَّرَاءِ هِمْ .)) ❶

''اللہ تر و تازہ و خوش و خرم رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا (اور سننے کے بعد) اس کو یاد کیا، پس کتنے ہی (فقہ) حدیث کو لینے والے اس کو سمجھتے نہیں اور کتنے وہ لوگ جن کو حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ ان سے زیادہ سمجھ لیتے ہیں جن سے انھوں نے حدیث کو لیا، تین چیزیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں کسی مسلمان کا سینہ خیانت و بخل نہیں کرتا۔ (۱) عمل کو خالص اللہ کے لیے کرنے میں۔ (۲) اور اپنے حکمرانوں کی نصیحت کو قبول کرنے میں۔ (یعنی ان کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کی اطاعت کرنے میں)۔ (۳) اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹنے اور لگے رہنے میں۔ پس یقیناً ان (اہل علم) کی دعوت ان تمام چیزوں کو اپنے احاطہ میں لیے ہوئے ہے۔''

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِسْتَوْصُوْا بِأَصْحَابِي خَيْرًا ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ يَفْشُوا الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِئُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بِحَبْحَةِ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ ، وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا ، فَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَ تْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ .)) ❷

---

❶ مسند أحمد: ۳/ ۲۲۵۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، رقم: ۲۳٦، عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ۔ سنن دارمی، رقم: ۲۳۰۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۸۸۔ ابن حبان نے اس کو ''صحیح'' کہا ہے۔ صحیح ابن حبان، رقم: ٦۷، عن زيد بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

❷ مسند احمد: ۱/ ۱۸۔ سنن ترمذي، كتاب الفتن، رقم: ۲۱٦۵۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۱۱۳ عن ابن عمر عن ابيه عمر رضی اللہ عنہما۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے صحابہ کے بارے میں مجھ سے اچھائی کی نصیحت کو قبول کرو، (ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو) پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان کے بعد آئیں، پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان کے بعد آئیں۔ اس کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا حتی کہ آدمی گواہی دینے میں جلدی کرے گا، اور قسم کا مطالبہ کیے جانے سے پہلے ہی قسم کھانے لگے گا، پس جو شخص جنت میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ جماعت (حقہ) کے ساتھ چمٹ جائے (جڑ جائے)۔ یقیناً شیطان ہر اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے، اور دو سے دور (بھاگتا ہے) کوئی شخص کسی غیر محرمہ عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے، کیونکہ شیطان ان کا تیسرا ہوتا ہے۔ اور جس شخص کو اس کی نیکی خوش کردے (اچھی لگے) اور اس کی برائی اس کو غمگین کرے (بری لگے) تو وہ مومن ہے۔

ان دونوں حدیثوں میں واضح طور پر مومنوں کی جماعت کے ساتھ منسلک کرنے کا حکم ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے کتنی ہی اچھی اور خوبصورت بات کہی ہے، وہ مذکورہ بالا حدیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''اس بات کا کیا مطلب و معنی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ان (مومنوں) کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کا حکم دیا ہے؟''

فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ اس کا صرف ایک ہی معنی ہے کہ جب ان کی جماعت مختلف شہروں میں بٹی ہوئی اور منتشر ہے تو کوئی شخص اس بات کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ ایسی جماعت کے ساتھ منسلک ہو جائے جس میں افراد کا جسمانی اتفاق ہو (اور دل کے لحاظ سے) وہ قوم منتشر و مختلف ہو (یعنی اندرونی طور پر ہر اختلاف ہو) اور یقیناً جسمانی و افرادی اتفاق مسلمانوں و کافروں، متقی لوگوں اور گنہگاروں میں پایا جاتا ہے۔

لیکن صرف افراد کے ساتھ منسلک ہونے کا کوئی فائدہ و مطلوب نہیں ہے۔ کیونکہ صرف جسمانی اتفاق و اجتماع کا کوئی فائدہ نہیں، یہ اجتماع و اتفاق کچھ نہیں کر سکتا۔ (اور جو جماعت رسول اللہ ﷺ کی مقصود تھی) وہ جماعت صرف وہ جماعت ہو سکتی ہے جو حلال و حرام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں چیزوں میں اطاعت پر متفق ہو۔ اور اس شخص نے وہی بات کہی جو بات مسلمانوں کی جماعت نے کہی ہو، جس نے ایسا کیا اس نے اپنے آپ کو جماعت کے ساتھ منسلک کر لیا اور جس شخص نے مسلمانوں کی جماعت کے قول کی مخالفت کی تحقیق اس نے اس جماعت کی مخالفت کی جس کے ساتھ اس کو منسلک رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔'' ❶

اختلاف اور فرقہ واریت کی مذمت اور اس سے بچنے کا بیان:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾﴾ (آل عمران: ۱۰۵-۱۰۷)

''(اے امت محمد ﷺ!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو روشن (اور واضح) دلائل آ جانے کے بعد بھی فرقوں میں بٹ گئے، اور اختلاف کیا، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جس دن کچھ چہرے سفید (روشن) ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے، سیاہ چہرے والوں (سے کہا جائے گا) کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ اب اپنے کفر کا عذاب چکھو۔ (اور ان کے برعکس) جو سفید چہرے والے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت کے سائے تلے ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

علامہ ابن جریر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اس سے اللہ جل شانہ کی مراد یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم اس کتاب میں سے ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا، جنھوں نے پھوٹ ڈالی، اور اللہ

❶ الرسالة للشافعي، ص: ٤٧٤، ٤٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دین کے بارے میں اختلاف کیا، اور اس کے اوامر (حکموں) اور نواہی (منع کردہ باتوں) میں اختلاف کیا، حالانکہ جس چیز کے بارے میں وہ آپس میں اختلاف کر رہے تھے، اس بارے میں واضح دلائل و براہین آ جانے کے بعد اختلاف کیا اور انھوں نے حق کو بھی پہچان لیا، لیکن جان بوجھ کر اس کی خلاف ورزی کی، اور انھوں نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی، اور اس کے عہد و پیمان کو توڑا، ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾﴾ یعنی انہی لوگوں کے لیے جنھوں نے پھوٹ ڈالی اور واضح دلائل و براہین کے آ جانے کے بعد آپس میں اختلاف کیا، اللہ کی طرف سے بہت بڑا عذاب ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے مومنو! تم اپنے دین میں پھوٹ نہ ڈالنا جس طرح انھوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور فرقے بنائے، اور جس طرح انھوں نے کیا، تم ایسا نہ کرنا۔ اور تم اپنے دین کے بارے میں ان لوگوں کے راستے پر مت چلنا (اور اگر بالفرض) تم ان کے طریقے اور راستے پہ چلے تو ان لوگوں کی طرح تمہارے لیے بھی بہت بڑا عذاب ہوگا۔

پھر آگے اپنی سند سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا......﴾ کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ: ''اللہ جل جلالہ نے مومنوں کو جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کا حکم دیا ہے، اور مومنوں کو اختلاف و فرقہ بندی سے روکا ہے اور بتایا ہے کہ تم سے پہلے لوگ اللہ کے دین میں اختلاف و خود پسندی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔'' [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس نے (تغیر و تبدل) یعنی جس نے حکم کو تبدیل کیا یا دین الٰہی میں بدعت گھڑی جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کرتا، اور نہ ہی اللہ نے اس کی اجازت دی ہے تو ایسا شخص ان لوگوں میں سے ہوگا جو ''حوض کوثر'' سے دھتکار دیے جائیں گے۔

---

[1] جامع البیان: ٣/ ٣٨٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْمسودّی الوجوہ)) ''جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے'' ان کو تو ان کی بنسبت زیادہ دھتکارا جائے گا، اور حوضِ کوثر سے زیادہ دور کردیا جائے گا۔ جن لوگوں نے مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت کی، اور ان کے راستے سے الگ ہوگئے۔ جس طرح خارجی بشمول اپنے فرقوں کے اور رافضی (شیعہ) اپنی واضح گمراہی کے ساتھ اور معتزلہ بشمول اپنی خواہشات کے یہ تمام لوگ (دین الٰہی) میں تبدیلی کرنے والے بدعتی ہیں۔ اور اسی طرح وہ ظالم جو ظلم و زیادتی میں آگے نکلے ہوئے ہیں، اور انھوں نے حق کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اہل حق (میں سے کچھ) کو قتل کیا، اور کچھ کو ذلیل و رسوا کیا، اور وہ لوگ جو اعلانیہ گناہ کبیرہ کرتے ہیں، اور وہ جماعت جو کج رو، خواہش پرست اور بدعتی ہے، ان تمام لوگوں کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اس آیت اور حدیث اس تمام لوگوں کو مراد لیا گیا ہے، جس طرح ہم نے بیان کردیا ہے۔'' ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت کریمہ ﴿ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''قیامت کے دن اہل سنت والجماعت کے چہرے چمک رہے ہوں گے، اور اہل بدعت اور تفرقہ کرنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔'' ❷

مزید برآں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ﴾ (الانعام: ۱۵۳)

''اور یہ میرا صراطِ مستقیم ہے، پس تم اسی پر چلو، اور دوسری راہوں پر نہ چلو کیونکہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی۔''

ابن جریر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اے لوگو! یہی وہ راستہ ہے جس کے بارے میں تمہارے رب نے ان دو آیتوں میں فرمایا ہے: ﴿ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ﴾ ''اے نبی! ان (اہل کتاب) سے کہہ دو کہ آؤ میں وہ چیزیں تم

---

❶ تفسیر قرطبی: ٤/ ١٦٥.

❷ تفسیر ابن کثیر: ١/ ٣٩٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تلاوت کرتا ہوں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام قرار دیا ہے۔'' اور تمھیں اس کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے یہی اس (اللہ) کا راستہ ہے یعنی وہ ﴿مُسْتَقِيمًا﴾ ''سیدھا'' طریقہ و دین جس کو اس (اللہ) نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے۔ ﴿فَاتَّبِعُوهُ﴾ ''تو اسی کی پیروی کرو'' اسی پر عمل کرو، اور اسی کو اپنے نفسوں کے لیے طریقہ و منہج بناؤ، اور اسی پر چلو۔ ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ اس میں اللہ ربّ العزت نے فرمایا کہ ''اس راستہ کے علاوہ اور راستے پر نہ چلو، اور اس کے علاوہ کسی اور کو منہج نہ بناؤ۔ اور اس دین کے مقابلے میں یہودیت، عیسائیت، مجوسیت اور بت پرستی (ہندومت، بدھ مت وغیرہ) اور اس کے علاوہ اور ادیان کو دین نہ بناؤ، کیونکہ (یہ سارے) خود ساختہ راستے اور گمراہی ہیں۔ ﴿فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اگر تم نے ان گھڑے ہوئے راستوں اور ادیان کی پیروی کی تو یہ تمھیں ان راستوں کی طرف پہنچائیں گے جو راستے اللہ کے راستے نہیں جو ادیان اللہ کے دین نہیں، اور تم ان کی پیروی کی وجہ سے دین الٰہی سے دور ہو جاؤ گے۔'' ﴿عَنْ سَبِيلِهِ﴾ ''یعنی اس دین و طریقہ سے دور ہو جاؤ گے'' جس کو اللہ نے تمہارے لیے دین اور شریعت بنایا ہے، اور وہ دین دین اسلام ہے جس کا اللہ نے تم سے پہلے پیغمبروں اور امتوں کو حکم دیا ہے۔'' [1]

پھر ابن جریر رحمہ اللہ اپنی سند سے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ایک لکیر (لائن) کھینچی، پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس لکیر کی دائیں جانب ایک اور لکیر کھینچی، اور بائیں جانب بھی لکیریں کھینچیں اور فرمایا: شیطان ان راستوں کی طرف بلاتا ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ﴾ (الأنعام: ١٥٣) [2]

---

[1] تفسير الطبري: ٥/ ٣٩٦.

[2] سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم: ١١، عن جابر رضي الله عنه۔ تفسیر طبری: ٥/ ٣٩٧، عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اپنی ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''صراطِ مستقیم'' کیا ہے؟ تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اس کے ایک کونے پر ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا، اور اس کا دوسرا کنارہ جنت میں ہے، اور اس کے دائیں بائیں پگڈنڈیاں ہیں، اور ان پگڈنڈیوں پر کچھ شیطان ہیں۔ جو بھی ان پگڈنڈیوں کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس کو ان کی طرف بلاتے ہیں۔ جس شخص نے بھی ان پگڈنڈیوں میں سے کسی پگڈنڈی کو اختیار کیا وہ جہنم میں چلا گیا۔ اور جس نے سیدھے راستے کو اختیار کیا وہ جنت میں پہنچ گیا۔'' پھر سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا﴾

''اور یقیناً یہ میرا سیدھا راستہ ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت سے کیا مراد ہے؟

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ احادیث میں جس جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (اس کا کیا معنی ہے) یعنی وہ کونسی جماعت ہے؟ اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

1: اس سے مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت مراد ہے، (جس کو سوادِ اعظم کہا جاتا ہے)۔

2: اس سے آئمہ اور مجتہدین کی جماعت مراد ہے۔

3: اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاص جماعت مراد ہے۔

4: اس جماعت سے مراد اہل اسلام کی جماعت ہے۔ جب وہ کسی ایسے معاملے میں متفق ہو جائیں جو کہ ان کے علاوہ دوسرے ادیان کے لوگوں پر واجب ہو۔

نوٹ:...... اس قول کو امام شاطبی رحمہ اللہ نے کسی کی طرف منسوب نہیں کیا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں شدید ضعف ہے۔

5: امام طبری کے نزدیک اس سے مسلمانوں کی جماعت مراد ہے جو کسی امیر پر اتفاق کر لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت کے ساتھ منسلک ہونے کا حکم دیا ہے، اور اس سے الگ رہنے سے منع کیا ہے کہ وہ اس چیز سے الگ رہیں، جس پر ان کا اتفاق ہو چکا اور انھوں نے اس امیر کو دوسروں پر مقدم سمجھا ہے۔''[1]

[**نوٹ:**...... مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ پہلے مسلمانوں کا کوئی امیر موجود نہ ہو، اگر ایک امیر کی موجودگی میں کوئی دوسرا امامت و امارت کا دعویٰ کرے، یا لوگ بغیر کسی وجہ کے اس کو اپنا امیر بنا لیں تو یہ بھی افتراق و انتشار اور حزبیت ہے۔] (مترجم)

---

[1] الاعتصام للشاطبی: ۲/ ۷۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے معنی کے بارے میں اہل علم کے کلام کا لب لباب:

جماعت سے مراد وہ چیز ہے جس پر نبی ﷺ اور عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔ اسی وجہ سے ''حدیث افتراق'' نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے، اور میری اُمت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں سے ایک نجات پانے والا ہوگا۔'' ❶ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان فرقوں میں سے نجات پانے والی جماعت کے بارے میں پوچھا؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک ہی جماعت ہوگی۔ اور یہی اس فرمانِ باری تعالیٰ سے مراد ہے کہ: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا﴾ ''تم تمام کے تمام اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔'' اور اس معنی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گروہ اور فرقے ''الجماعۃ'' یعنی مسلمانوں کی جماعت سے خارج ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ نبی ﷺ والا عقیدہ نہیں (اور نہ ہی ان کا منہج نبی ﷺ کا منہج ہے۔) انھوں نے تو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی، اور ان مخالفت کرنے والوں میں کچھ غلو کی حد تک اور کچھ ان سے کچھ کم درجہ مخالفت میں ہیں۔

لیکن جس نے ان کی (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی تھوڑی مخالفت کی وہ ان کے ساتھ نہیں ہے۔ سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا ، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا .)) ❷

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: ۳۹۹۲، ۳۹۹۳. علامہ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سند ''صحیح'' ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: ٦٢١٢ـ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: ۲۲۹۰، ۲۲۹۵، عن سهل بن سعد رضي الله عنه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں تمہارا حوض پر انتظار کروں گا جو میرے پاس آئے گا وہ (پانی) پیئے گا، اور جس نے ایک دفعہ پانی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں گا، اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے، اور ان کے درمیان پردہ حائل کردیا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ تو میری اُمت میں سے ہیں، تو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات دین میں داخل کردی تھیں) تو میں کہوں گا، دوری ہو دوری ہو، یعنی ان کو لے جاؤ، مجھ سے دور لے جاؤ۔''

(غور کیجیے! کہ) یہ مسلمان ہیں لیکن ان کو حوض سے واپس دھکیل دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ اس عقیدہ و منہج اور اعمال کو چھوڑ چکے تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے دل پر صرف اس لیے نازل کیا تا کہ اس پر چلا جائے۔

مذکورہ آیت کریمہ کا دوسرا معنی ہے کہ ایک امیر پر اتفاق کرلینا، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((ثَـلَاثٌ لَا يَـغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ ، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ ، وَالنُّصْحُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ .)) ❶

''تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مسلمان بندے کا دل خیانت و بخل نہیں کرتا، عمل کو خالص اللہ کے لیے کرنا، اور مسلم حکمرانوں کی نصیحت کو قبول کرنا، اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔''

دوسرے معنی کے لحاظ سے مسلمانوں کا غلبہ، ان کی تمکنت اور عزت اس وقت تک ممکن نہیں کہ جب تک وہ ایک امیر پر متفق و متحد نہ ہوجائیں، جب کہ پہلے معنی کے لحاظ سے تو ایک اکیلا بندہ بھی جماعت ہوسکتا ہے کہ جب وہ اکیلا ہی اس طریقہ و منہج اور عقیدہ پر ہو، جس پر نبی کریم ﷺ، اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔

❶ سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم: ۲۳۰، عن زيد بن ثابت رضی اللہ عنہ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ٤٠٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب لوگ ایک (امام) امیر پر متفق ہو جائیں، تو اس (امام، امیر) کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ ظلم بھی کرے تو اس کے ظلم پر صبر کرو، اور اس کی مال کے ساتھ مدد کرو کیونکہ اب تم اکیلے غلبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَعْطُوهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَسَلُوا اللهَ الَّذِي لَكُمْ، وَقِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَأَوَّ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ؟ قَالَ: عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ.))

"ان کو وہ دو، جو ان کے لیے ہے۔ اور جو تمہارے لیے ہے، اس کا اللہ سے سوال کرو (یعنی حکمرانوں کا حق اطاعت ادا کرو کہ جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیں) آپ سے کہا گیا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہم پر کوئی امیر مقرر کر دیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا بوجھ ان پر ہے اور تمہارا بوجھ تم پر ہے۔" [1]

[جس بات میں اللہ کی نافرمانی ہو اس میں مخلوق کی فرماں برداری نہیں کی جا سکتی، اور اگر حکمران تمہارا حق ادا نہ کریں تو اپنے حقوق کے بارے میں اللہ سے دعائیں کرو۔] (مترجم)

اس میں مومنین کو امیر و حکمران کے خلاف خروج و بغاوت سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اس امیر کی وجہ سے جو فوائد حاصل ہو رہے ہیں وہ ان مفاسد سے کہیں زیادہ ہیں جو اس امیر و حکمران کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اس حدیث کے تناظر میں بہتر اور صحیح یہ ہے کہ ہم ان تنظیموں اور پارٹیوں سے بچیں جو ڈیموکریسی (جمہوریت) کی طرف بلاتی ہیں۔

ڈیموکریسی کی جمہوریت پسند افراد نے بنیاد رکھی ہے۔ (اس نظام کے حامیوں) کا کہنا یہ ہے کہ آج کے اس دور میں ڈیموکریسی ہی مسلمانوں کے لیے بہتر ہے کیونکہ اس وقت مسلمان گروہ و ممالک مظلوم ہیں۔ دوسرا یہ کہ حاکم (امیر) اپنی سوچ و من مانی کے ذریعے فیصلے کرتے ہیں نہ کہ شریعت الٰہی کے لحاظ سے۔ ان کے ذہن کے مطابق حکام کے جبر و استبداد کی بنسبت (یہ نظام) اچھا ہے۔ اور کم نقصان دہ ہے۔ یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے اور

[1] صحيح بخاري، رقم: ١٨٦٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس طریقۂ اصلاح سے ناواقفیت ہے جس پر اس اُمت کے علماء کا چلنا ضروری ہے۔ کیا کوئی (ایسا بھی طریقہ) اصلاح ہے، جس کے لیے نئی راہیں بنائی جائیں تاکہ اُمت کے حالات کی اصلاح و درستگی ہو۔ (یا پھر) کیا یہ وہ راستہ و منہج ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے؟

یہاں ڈیموکریسی والوں کا کیا جواب ہوگا؟ اور ان کے دستور کے مطابق ایک گروہ کی حکومت دوسرے گروہ پر جائز ہے جو کہ اللہ کے ساتھ کفر ہے کہ ایک (انسانی) گروہ و جماعت ایک دستور و آئین بنائے، اور خود ہی اس کے مطابق فیصلے صادر کرے۔ اور یہی طاغوت کے ذریعے فیصلہ کرنا ہے جس طرح کہ قرآن میں ہے:

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ﴾ (النساء: ٦٠)

''اے نبی! آپ ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس چیز پر جو آپ پر نازل ہوئی ہے، اور جو آپ سے پہلے نازل ہوئی، دونوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلوں کو طاغوت کی طرف لے جائیں۔''

اس موضوع کی مزید تفصیل کے لیے الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آل الشیخ کی کتاب '' تحکیم القوانین'' دیکھیے۔ (از مترجم)

یہ اس منہج کی ایک خرابی ہے۔ دوسرا یہ کہ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا حق جو اس کے بندوں پر ہے، وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ پس پارلیمانی نظام (ڈیموکریسی) کے ذریعے فیصلہ کرنا ''رجوع الی اللہ ورجوع إلی الرسول'' کے یکسر منافی ہے۔ اس بات کی طرف قرآن کی اس آیت میں اشارہ ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (النساء: ٥٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! اللہ، رسول اور اپنے اولی الامر حکمرانوں کی اطاعت کرو، اگر تمہارا آپس میں کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔"

اور اس مغربی نظام کے ذریعے فیصلہ کرنے کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول کا ترک (یعنی چھوڑنا) لازم آتا ہے۔ اس سے رافضی اور مسلمان، یہودی اور عیسائی، سب میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ اور اسی سے اللہ کے حق کا ضیاع بھی لازم آتا ہے، جو اللہ کا بندوں پر ہے۔

نامعلوم کس وجہ سے ان کو پارلیمانی نظام (ڈیموکریسی) اچھا لگتا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ اس نظام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک ہی حکمران ہمیشہ حکومت میں نہیں رہتا، بلکہ ایک حکمران ایک معینہ مدت تک حکومت کرتا ہے، اس کے بعد دوسرا حکمران آجاتا ہے۔ اس طرح یہ حکمران عوام کے مال پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ تو پھر کیا وہ صرف مال وحکومت اور اس جیسے امور کو دیکھتے ہیں؟ پھر تو کبھی انھوں نے اللہ کے حق کی طرف توجہ نہیں دی۔

اس نظریہ میں مغربی نظام کے دلدادہ، اور بعض نام نہاد اسلامی تحریکوں کے اکابرین باہم شریک ہیں۔

بلاشبہ اسلام نے حاکم اور رعایہ دونوں کا تعین کیا ہے، لیکن اس کے برعکس جمہوریت (ڈیموکریسی) میں ایسا نہیں ہے۔

اسلام نے کوئی ایسی شرط نہیں لگائی کہ ایک حکمران اتنی مدت تک حکومت کرے گا۔ بلکہ اسلام کے زمانۂ اوّل ہی سے حکومت، خلافت کے طرز پر مکمل ہوتی ہے (یعنی ایک خلیفہ کی وفات کے ساتھ ہی اس کی حکومت ختم ہوتی ہے) اور (اسلامی طرزِ حکومت میں) حاکم اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے کہ وہ رعایہ میں عدل وانصاف کرے۔

ایک اہم چیز جس کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ معاشرہ کی اصلاح حاکم کے صحیح و صالح ہونے پر ہے۔ کیونکہ حاکم بھی اس معاشرے کا ایک فرد ہے۔ اگر پورا معاشرہ صحیح و صالح ہوگا تو لامحالہ حاکم بھی صحیح وصالح ہوگا۔ اور اگر معاشرے کی اکثریت فاسق و فاجر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنہگار ہو گی تو حاکم بھی ایسا ہی ہو گا۔ جس طرح کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴾ (الانعام: ۱۲۹)

”اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا دوست بنا دیتے ہیں، اس چیز کے بدلے جو وہ کمایا کرتے ہیں۔“

سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہے کہ: ”جیسے تم ہو گے ویسے ہی تم پر حاکم بنائے جائیں گے۔“

اور اُمت کی اقتصادی اور اجتماعی بہتری کے اسباب شریعت پر منحصر ہیں اور اسی شریعت ہی کی وجہ سے اللہ اپنے قانون کو پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ﴾ (الرعد: ۱۱)

”بے شک اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا، یہاں تک کہ وہ اس چیز کو تبدیل نہ کر دیں جو ان کے نفسوں کے ساتھ ہے۔“

﴿ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴾ (النساء: ٦٦)

”اور اگر یہ وہی کریں جس کی انھیں نصیحت کی جاتی ہے، تو یقیناً یہی ان کے لیے بہتر اور بہت زیادہ مضبوطی والا ہو۔“

﴿ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ﴾ (الاعراف: ٩٦)

”اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے واقعی ایمان لے آتے، اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر ضرور آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔“

﴿ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴾ (الزخرف: ٥٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''غرض اس نے اپنی قوم کو ہلکا (کم عقل) بنا دیا تو انھوں نے اس کی بات مان لی۔ یقیناً یہ سارے ہی نافرمان لوگ تھے۔''

فرعون ان کی عقلوں کو بے کار کر ہی نہیں سکتا تھا کہ اگر وہ صالح و نیک لوگ ہوتے، حاکم کا شریعت الٰہی کو قائم کرنا اور عوام میں عدل وانصاف کرنا، یہ مسلم معاشرہ کے قیام واصلاح کی اللہ کی طرف سے ضمانت ہے، (یعنی اگر حاکم یہ دو کام کرے تو مسلم معاشرہ کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔)

اس وقت ہم کہتے ہیں کہ اسلام تمام معاشروں وگروہوں کے لیے موزوں ہے، اور ان کو سنوارنے والا ہے۔ مگر یہ اس وقت ہوگا، جب تمام انسانی معاشرہ اسلام کو عقیدہ و نظامِ زندگی بطورِ شریعت اپنائیں نہ کہ یہ اسلام اور تعلیمات اسلام کو اپنی ثقافت اور طرزِ زندگی کے تابع کریں۔

اہل سنت والجماعت کا منشور:

((وَالْأَسَاسُ الَّتِي تُبْنَى عَلَيْهِ الْجَمَاعَةُ وَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَرَحِمَهُمُ اللّٰهُ أَجْمَعِينَ ، وَهُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَمَنْ لَمْ يَأْخُذْ عَنْهُمْ ، فَقَدْ ضَلَّ وَابْتَدَعَ ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَالضَّلَالَةُ وَأَهْلُهَا فِي النَّارِ .))

''وہ بنیادیں جس پر جماعت کو قائم و کھڑا کیا جائے وہ محمد ﷺ کے صحابہ کرام رحمہم اللہ اجمعین ہیں۔ وہی اہل السنۃ والجماعت ہیں۔ جو ان سے (رہنمائی) نہیں لے گا وہ گمراہ، اور بدعتی ہو جائے گا۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور گمراہی اور اس کے اہل دونوں ہی جہنمی ہیں۔''

امام بربہاری رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ جس چیز پر جماعت کی بنیاد رکھی جائے گی وہ محمد ﷺ کے صحابہ رحمہم اللہ اجمعین ہیں۔ یہی بات جماعت کے معنی (ومفہوم) کے بارے میں حق وصحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، یہ وہ دین ہے کہ جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے، چاہے وہ عقیدہ کے لحاظ سے ہو، یا احکامات، عبادات اور اخلاقیات اور راستہ وطرزِ عمل کے لحاظ سے ہو۔

اس موضوع پر کتاب وسنت کے دلائل

پہلی دلیل:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۰۰ ﴾ (التوبة : ۱۰۰)

’’اور جو مہاجرین وانصار سابق ومقدم ہیں (یعنی جلدی ایمان لانے والے ہیں اعلانِ نبوت کے بعد انھوں نے پہل کی ہے) اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیروکار بنے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہو گئے، اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن (جنتوں وباغات) میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔‘‘

وجہ استدلال:

اس آیت کا محل استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو رہنما ومقتدی اور لیڈر بنایا ہے کہ بعد میں آنے والے عقیدہ وشریعت (کے احکام ومسائل میں) اور منہج وطریقہ کار میں ان کی پیروی کریں، اور ان کے پیچھے آنے والوں کی ترجمانی میں رب العزت نے یوں فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ﴾ (الحشر : ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ان کے لیے جو ان کے بعد آئیں کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے، اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔''

اور سب سے بڑی چیز جو ایمان میں داخل کرتی ہے، وہ فائدہ پہنچانے والا علم اور اعمال صالحہ ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ﴾ (البقرة: ۱۳۷)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے۔ اور اگر وہ پھر جائیں تو محض ایک ضد میں پڑے ہوئے ہیں۔''

(اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ) اگر مشرکین اور یہود ونصاریٰ (عیسائیوں) میں سے کوئی بھی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جیسا ایمان لے آئے تو وہ ہدایت یافتہ ہے، اور جو ان کی مخالفت کرے گا وہ گمراہ ہے۔

دوسری دلیل:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ﴾ (آل عمران: ۱۱۰)

''تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے ہی پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو، اور بری باتوں سے روکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔''

وجہ استدلال:

اس آیت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بارے میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ ہر قسم کی نیکی اور بھلائی کا حکم دینے والے، اور ہر قسم کی برائی اور خرابی سے منع کرنے والے تھے۔

اور اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی سے کوئی غلطی ہو گئی تو دوسرے صحابہ نے امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمعروف پر عمل کرتے ہوئے ان کو نیکی کی راہ ضرور دکھلائی، اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے غلطی سے ضرور ٹوکا۔

تو اس سے پتہ چلا کہ ''معروف'' صحیح فہم و فراست، سمجھ بوجھ اور نیک اعمال کا نام ہے، اور جو چیز ان دونوں کے مخالف ہے وہ ''منکر'' یعنی (برائی) ہے، یا تو وہ ہر اعتبار سے منکر ہے یا بعض وجوہ سے۔ لہٰذا یہ بات ناممکن ہے کہ بعد میں آنے والے تو حق کو پالیں اور وہ حق سے محروم رہیں (اور غلطی کھا جائیں)

تیسری دلیل:

﴿ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ﴾ (البقرة: ١٤٣)

''ہم نے اسی طرح تمہیں سب سے بہتر امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ، اور رسول تم پر گواہ ہو جائے۔''

وجۂ استدلال:

اس آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پسندیدہ اُمت قرار دیا ہے، اور عادل بنایا ہے۔ اور یہی (اُمَّةً وَّسَطًا) کا حقیقی معنی ہے کہ وہ تمام اُمتوں میں سے پسندیدہ ہیں، اور اپنے اقوال اور اعمال و نیات میں عادل و سچے ہیں۔ لہٰذا وہ اس بات کے مستحق ٹھہرے کہ اللہ کے نبی ﷺ ان کے لیے اور پوری امت پر قیامت کے دن گواہ ہوں۔ اسی لیے رب تعالیٰ نے ان کی تعریف کی، اور ان کے ذکر کو بلند کیا، اور ان کو بعد میں آنے والوں کے لیے امام و رہنما اور لیڈر بنایا۔ اللہ رب العزت کے اس فرمان کے مطابق ﴿وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۝﴾ (الفرقان: ٧٤) ''اے ہمارے رب! ہمیں متقین کا امام بنادے۔'' کوئی بھی اس وصف، کردار و شناخت کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ مستحق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے اُن کو پاک رضی اللہ عنہم اجمعین بنایا ہے، اور ان کی خود تعریف کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:......شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ﴿اُمَّةً وَسَطًا﴾ کا طریقہ یہ ہے کہ اس چیز کا اہتمام کریں، عقیدہ وعمل اور بات چیت کے لحاظ سے جس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تھے، ﴿اُمَّةً وَسَطًا﴾ کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ وہ اس چیز کو حلال قرار دیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کہا ہے، اور گانے (سگریٹ، بیڑی، پان، نسوار، نچی، چرس، افیون، بھنگ وغیرہ) فجور وخرافات کو مباح وحلال سمجھیں، یہ ﴿اُمَّةً وَسَطًا﴾ کا عمل نہیں، بلکہ یہ تو اس کے برعکس ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

چوتھی دلیل:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣعَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٠٨﴾ (یوسف: ۱۰۸)

"آپ کہہ دیجیے کہ میری راہ یہی ہے، میں اور میرے فرمانبردار پورے یقین و اعتماد کے ساتھ اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔"

وجہ استدلال:

اس آیت سے استدلال کچھ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ یقین واعتماد اور کامل بصیرت کے ساتھ اللہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ لہٰذا جو اللہ کی طرف یقین واعتماد کے ساتھ بلاتے ہیں تو ان کی اتباع و پیروی کرنا واجب ہے، رب ذوالجلال والاکرام کے اس فرمان کی وجہ سے بھی جو کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے قول کے بارے میں بیان کیا ہے:

﴿يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ﴾ (الاحقاف: ۳۱)

"(تو قرآن سننے والے جن بولے) اے ہماری قوم! اللہ کے بلانے والے کا کہا مانو، اور اس پر ایمان لاؤ۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر ﷺ اللہ کی طرف یقین اور اعتماد کے ساتھ بلاتے ہیں، وہ حق کو اچھی طرح جانتے ہوئے اس کی طرف بلاتے ہیں۔ اور عقیدہ و شریعت اور منہج و طریقہ کار کے لحاظ سے دین کی طرف دعوت دینا یہی تو (دعوۃ الی اللہ) ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیا، لہٰذا جب وہ اللہ کی طرف دعوت دیں تو ان کی پیروی بھی لازم ہے۔

پانچویں دلیل:

حدیث مبارکہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ .)) ❶

''سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں، پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس زمانہ کے بعد ہوں گے، پھر ان کے بعد والے۔''

وجہ استدلال:

اس حدیث سے استدلال اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے بتایا، مطلق طور پر ہر لحاظ سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے تو یہ چیز اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس زمانہ کو خیر و برکت کے ہر کام و معاملہ میں مقدم رکھا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر زمانہ نبوی بعض لحاظ سے بہتر نہیں ہوگا، پس اس کو مطلق طور پر ''خیر القرون'' سمجھنے میں ہی عافیت ہے۔

چھٹی دلیل:

سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ، قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: ٢٥٣٣، ٢٥٣٤، ٢٥٣٥، ٢٥٣٦، عن عبدالله عمر، وابى هريرة، وعمران بن حصين وعائشة رضي الله عنهم .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نُصَلِّیَ مَعَهُ الْعِشَآءَ ، قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ: مَا زِلْتُم هَاهُنَا؟ قُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ! صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَآءَ ، قَالَ: اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ ، وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ ، فَقَالَ: النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَآءِ ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوعَدُ ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ ، وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي ، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ .)) ❶

’’ہم نے ایک دن آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی تو ہم نے کہا: کیوں نہ ہم بیٹھ جائیں، اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء بھی پڑھ لیں تو ہم بیٹھ گئے، چنانچہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کب سے یہاں پر ہو؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب پڑھی، پھر ہم نے کہا کہ بیٹھ جاتے ہیں، یہاں تک کہ آپ کے ساتھ نمازِ عشاء بھی پڑھ لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا ہے، اور تم نے (اجر) کو پالیا ہے، اور آسمان کی طرف سر کو اُٹھایا، اور آپ ﷺ اکثر آسمان کی طرف سر کو اُٹھایا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ ستارے امن ہیں، آسمان کے لیے، جب ستارے چلے جاتے ہیں تو آسمان پر وہ چیز آجاتی ہے جس کا اس کو وعدہ دیا گیا ہے۔ (یعنی دن، یا پھر ﴿إِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ﴾ قیامت کی طرف اشارہ ہے۔) میں امن ہوں اپنے صحابہ کے لیے، اور جب میں چلا جاؤں گا تو صحابہ پر وہ چیز آجائے گی، جس کا انھیں وعدہ دیا گیا ہے۔ اور میرے صحابہ امن ہیں میری اُمت کے

❶ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، رقم: ۲۵۳۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے، جب وہ چلے جائیں گے تو اُمت پر وہ چیز آ جائے گی، جس کا ان کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔'' (یعنی فتنے اور آزمائشیں)

وجہ استدلال:

اس حدیث سے استدلال یہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ان کے بعد میں آنے والوں کے لیے وہ حیثیت دی جو حیثیت اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے لیے بیان فرمائی۔ اس تشبیہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اُمت پر واجب ہے کہ وہ صحابہ کرام سے ہدایت حاصل کریں جس طرح انھوں نے اللہ کے نبی ﷺ کی پیروی کی، اور ہدایت حاصل کی۔ اور اسی طرح جیسے اہل دنیا ستاروں کے ذریعے راستہ معلوم کرتے ہیں، اس طرح اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ذریعے صراطِ مستقیم کی طرف راہ پائیں، اور جس طرح ستارہ اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ ابھی رات باقی ہے، اور آسمان سلامت ہے، اسی طرح صحابہ کرام کا وجود اس بات کی ضمانت ہے کہ ابھی شر و فساد اور اس کے اسباب وقوع پذیر نہیں ہوئے۔ اور اگر بالفرض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین کے کسی معاملہ میں غلطی کھا جائیں، اور بعد میں آنے والے اس خطاء و غلطی سے بچ جائیں تو پھر یہ بعد میں آنے والے صحابہ کے لیے امن و ضمانت ہوئے نہ کہ صحابہ کرام ان کے لیے۔ اور یہ بات ناممکن و محال ہے۔

ساتویں دلیل:

سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِيْ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدِثَاتِ الْأُمُوْرِ .)) [1]

''تم پر میری سنت وطریقہ کار پر چلنا لازم ہے، اور میرے بعد میرے ہدایت

---

[1] مسند أحمد: ٤/١٢٦، ١٢٧۔ سنن ابو داؤد، کتاب السنة، رقم: ٤٦٠٧۔ سنن ترمذي، کتاب العلم، رقم: ٢٦٧٦۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٤٢. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یافتہ خلفاءِ راشدین (خلفاءِ اربعہ، ابوبکر، عمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین) کی سنت و طریقہ کار لازم ہے، ان کو تم اپنی داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رکھو، اور تم (بدعات) دین میں نئے کام گھڑنے سے بچو۔"

وجہ استدلال:

اس حدیث سے استدلال اس طرح کیا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاءِ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت کو اپنی سنت کے ساتھ ملایا ہے، اور ان کی اتباع کو اپنی اتباع کے ساتھ بیان کیا ہے، اور پھر اس میں بہت تاکید بیان کی اور فرمایا کہ اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ و یعنی اسی پر ڈٹے رہو۔

آٹھویں دلیل:

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ ثُمَّ نَظَرَ فِيْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَهُمْ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَنُصْرَةِ دِيْنِهِ.)) ❶

"رب تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کی طرف دیکھا ان دلوں میں سب سے بہتر دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پایا تو ان کو اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا، اس کے بعد (دوبارہ) بندوں کے دلوں کی جانب دیکھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے دلوں کو سب سے بہتر پایا۔ پس ان کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اپنے دین کی نصرت و مدد کے لیے چن لیا۔"

❶ مسند أحمد: ۱/ ۳۷۹۔ مسند ابو داؤد، طیالسی، رقم: ۲۴۳، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجۂ استدلال:

اس حدیث سے اس طرح استدلال ہے کہ یہ بات ناممکن ہے کہ وہ دل حق کو پانے سے رہ جائیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر ہونے کا فیصلہ دیا ہے، اور ان کے بعد میں آنے والے حق کو پا کر کامیابی سے ہم کنار ہو جائیں۔ (یہ احمقانہ سوچ ہے، اللہ تعالیٰ کے فیصلے بدلا نہیں کرتے۔)

نویں دلیل

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((مَنْ كَانَ مُتَأَسِّيًا فَلْيَتَأَسَّ بِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا أَبَرَّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قُلُوْبًا ، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا ، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا ، وَأَقْوَمَهَا هَدْيًا ، وَأَحْسَنَهَا حَالًا ، قَوْمٌ إِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَإِقَامَةِ دِيْنِهٖ ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْا آثَارَهُمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ .)) [1]

"اگر کوئی کسی کو آئیڈیل ونمونہ بنانا چاہتا ہے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا آئیڈیل بنائے، کیونکہ وہ دلوں کے لحاظ سے اس امت کے پاکیزہ ترین لوگ تھے، اور گہرے علم والے، ان میں تکلف بہت کم تھا، ہدایت کے لحاظ سے پختہ ترین تھے، اور اچھے حال والے تھے، یہ وہ گروہ تھا جس کو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لیے چنا تھا، اور انھیں اپنے دین کو قائم کرنے کے لیے پسند فرمایا تھا۔ (تو پھر نتیجتاً) تم ان کی فضیلت کا اعتراف کرو، اور ان کے آثار وسیرت اور طریقہ کی پیروی کرو، وہ صحیح ہدایت اور صراط مستقیم پر تھے۔"

وجۂ استدلال:

اس اثر سے استدلال اس طرح ہے کہ یہ بات ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی امت کے

---

[1] التمهيد، لابن عبدالبر: ٢/ ٩٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ اور نیک ترین دلوں والے اور گہرے اور پختہ علم والوں اور صحیح ہدایت والوں اور اچھے حال والوں کو احکام میں صحیح بات سے محروم رکھے، اور بعد والوں کو اس کی توفیق عطا کرے، اور ان کو صحیح راستہ دکھائے جس سے صحابہ محروم رہے (یہ نہیں ہوسکتا)

سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''لوگ کوئی بھی بدعت ایجاد نہیں کرتے مگر (اس کے نتیجے میں) وہ چیز چلی جاتی ہے جو دلیل اور معتبر ہوتی ہے۔ (یعنی بدعت کے آجانے سے دلیل و معرفت چلی جاتی ہے، اور دیکھا دیکھی اس قوم میں بدعت رائج ہو جاتی ہے) اور سنت وہ ہے جس پر علم کے ذریعے چلا جائے (اور اس سنت کے برعکس جو چیز ہو) وہ غلطی، گمراہی اور بیوقوفی ہے۔ تو اپنے آپ کو اس چیز پر راضی کریں جس پر (قوم۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے آپ کو راضی کیا تھا) ایک اور فرمان ہے: وہیں رک جاؤ، جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین رُک گئے تھے (معاملات اور احکام میں) اور وہی کہو جو صحابہ نے کہا، اور اس چیز سے خاموش رہو، جس سے صحابہ کرام نے خاموشی اختیار کی۔ (یعنی جس بارے صحابہ نے کلام نہیں کیا تم بھی نہ کرو) بے شک وہ علم کی بنیاد پر اس بات سے رکے ہیں، اور گہری نظر سے توقف اختیار کیا ہے، (جن مسائل پر تم نے کلام کیا ہے) وہ ان کو کھولنے پر زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ اور اگر یہ فضیلت ہوتی تو وہ اس کے زیادہ مستحق تھے۔ اور اگر (بالفرض) ہدایت وہ ہے جس پر تم ہو، تو تم ان سے اس ہدایت کی طرف سبقت لے گئے ہو۔ اور اگر تم یہ کہو کہ (انھوں نے ان مسائل پر اس لیے گفتگو نہیں کی) یہ ان کے بعد پیش آئے، اور گھڑے گئے ہیں۔ تو ان کو صرف اس نے گھڑا ہوگا جو ان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے راستہ کے علاوہ اور راستہ پر چلنے والا ہوگا، اور اپنے آپ کو ان سے بے رغبت و بے زار سمجھنے والا ہوگا۔ یہ صحابہ کرام ان سے ہر خیر و برکت میں سبقت لے گئے ہیں۔ جناب ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں) فرماتے ہیں:

((لَوْ بَلَغَنِي عَنْهُمْ أَنَّهُمْ لَمْ يُجَاوِزُوْا بِالْوُضُوْءِ ظُفْرًا مَا جَاوَزْتُهُمْ بِهِ، وَكَفٰى عَلٰى قَوْمٍ وِزْرًا أَنْ تُخَالِفَ أَعْمَالُهُمْ أَعْمَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنَبِيِّهِمْ ﷺ .))

''اگر مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے یہ بات پہنچے کہ انھوں نے ایک ناخن سے زیادہ وضو نہیں کیا تو میں ان کے عمل سے تجاوز نہیں کروں گا۔ (یعنی ایک ناخن کے برابر وضوء کروں گا) اور کسی قوم کے لیے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ ان کے اعمال ان کے نبی ﷺ کے اعمال کے مخالف ہوں۔'' ❶

---

❶ شرح أصول اعتقاد اهل السنة ، للألكائي.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر حاضر میں بعض دینی جماعتوں سے توحید محو ہونا اور منہج سلف سے منحرف ہونا

آپ کو بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو کہتے ہیں کہ توحید اصل میں توحید حاکمیت، یعنی شریعت کو حدود و معاملات اور وسائل تجارت وغیرہ میں نافذ کرنا۔ دورِ حاضر میں شریعت و سیاست ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، گویا ان کے نزدیک شریعت سیاست ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ اس توحید کے معنی میں تحریف ہے، جس توحید کا اللہ کے بندوں کو حکم دیا ہے اور اس طرح شرک کے معنی میں بھی تحریف ہے، جس سے اللہ ڈراتا ہے۔ اس کے جواب تو کئی طرح سے اور بہت سارے ہیں، جن کو شمار کرنا مشکل ہے، لیکن میں چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

پہلا جواب:

اس طرح کہ دعوت کا طریقہ کار ثابت ہے وہ تبدیل نہیں ہوگا۔ جب ثابت ہے تو (دعوت الی اللہ) عبادت ہے، اور عبادت کے لیے ضروری ہے کہ اس میں ان باتوں کا اہتمام کیا جائے جو شریعت میں کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول اور صحیح ثابت ہیں۔ زمانوں اور افراد کے مختلف ہونے سے وہ تبدیل نہیں ہوئیں اور نہ ہوں گی۔

دوسرا جواب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہمارے لیے بعض رسولوں کے واقعات کو بیان فرمایا ہے، سیّدنا نوح علیہ السلام سے لے کر ہمارے پیغمبر محمد ﷺ تک پیغمبروں کی جگہیں، زمانے اور ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوموں کے رہنے کے مقامات جداجدا اور الگ ہیں، لیکن ان کی رسالت کی بنیاد اور ان کی دعوت کا ابتدائی نقطہ اللہ کی طرف سے ایک بار بھی تبدیل نہیں ہوا۔ (یعنی دعوت کی ابتداء انھوں نے ایک ہی بات سے کی ہے، اور وہ توحید ہے۔)

تیسرا جواب:

تمام انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کی دعوت کی ابتداء ایک اللہ کی عبادت کو ثابت کرنے اور اس کے علاوہ سب کی نفی کرنے کے ساتھ ہوئی ہے، اور یہی معنی " لا الـٰـه الا اللّٰـه " کا مقصود ہے۔ جیسا کہ اللہ ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝۲۵﴾ (الانبیاء: ۲۵)

" تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجے ان کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔"

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ یہ بات بتائی کہ نوح، ھود، صالح اور شعیب علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم سے کہا:

﴿اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ﴾ (الاعراف: ٦٥)

" اسی ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا اور کوئی معبود نہیں۔"

تو مشرک سمجھ گئے کہ رسالت کا مقصود اکیلے اللہ کو ہی معبود جاننا ہے یعنی (تـوحـیـد العبادۃ) اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ نے قوم عاد کے بارے میں فرمایا کہ انھوں نے کہا تھا:

﴿اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا﴾

(الاعراف: ۷۰)

" اے ھود! تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے تاکہ ہم اکیلے اللہ کی عبادت کریں، اور ان کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے۔"

اور کفارِ مکہ نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا﴾ (ص: ٥)

''کیا اس (محمد ﷺ) نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا۔''

اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ اللہ نے اس اُمت کے لیے توحید کو بطور شریعت بنایا ہے اور توحید وہ چیز ہے جس کی سیّدنا نوح اور سیّدنا محمد ﷺ، سیّدنا ابراہیم، سیّدنا موسیٰ، سیّدنا عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو وصیت کی گئی تھی، فرمایا:

﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ﴾ (الشوریٰ: ١٣)

''اللہ نے تمہارے لیے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا، اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیجا ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا، اس (دین) میں پھوٹ (فرقہ بازی) نہ ڈالنا۔''

وحدت واجتماعیت اور اتحاد کی دعوت بھی توحید کے ذریعے ہی ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾﴾

(البقرۃ: ١٣٦)

''اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی، اور جو چیز ابراہیم، اسماعیل اور اسحٰق اور ان کی اولاد پر اتاری گئی، اور جو کچھ اللہ کی جانب سے موسیٰ، عیسیٰ اور دوسرے (انبیاء علیہم السلام) دیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے، ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، ہم اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں۔''

چوتھا جواب:

بے شک انبیاء علیہم السلام کی دعوت توحید پر متفق ہے، اور احکام شریعت میں مختلف (یعنی توحید سب میں ایک ہے، اور احکام شریعت الگ الگ ہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ (المائدة : ٤٨)

''تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک (راستہ) دستور، اور ایک طریقہ مقرر کیا ہے۔''

اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

((نَحْنُ مُعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ وَدِيْنُنَا وَاحِدٌ .)) ❶

''ہم انبیاء کی جماعت ہیں، ہم آپس میں علاتی بھائی ہیں اور ہمارا دین ایک ہی ہے۔''

یہ تو ہوسکتا ہے کہ ایک عمل ایک شریعت میں جائز ہو، اور وہ دوسری شریعت میں ناجائز ہو تو اس لحاظ سے توحید کی تفسیر حاکمیت کے ذریعے کرنا صحیح نہیں ہے۔

پانچواں جواب:

اللہ ربّ العزت اپنے بندوں کو پیدا کرنے والا، اور ان کے احوال کو جاننے والا ہے، اور اس چیز کو بھی جانتا ہے، جو ان کے لیے ہر حال میں بہتر اور فائدہ مند ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ منہج توحید، تمام رسولوں اور تمام ان لوگوں کے لیے متعین کیا، جن کی طرف یہ رسول بھیجے گئے۔ تو اب کسی انسان کے لیے یہ لائق وزیبا نہیں کہ وہ اللہ کے متعین کردہ منہج وراستے کو تبدیل کردے، یا اپنے یا کسی اور کے لیے اس منہج اور طریقہ کے علاوہ اصلاح و ہدایت کی خاطر کوئی دوسرا طریقہ ومنہج اختیار کرے۔

---

❶ زاد المسیر، لابن الجوزی: ۲/ ۳۷۳۔ تفسیر طبری: ۵/ ۳۹۶۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: ۲۳۶۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا جواب:

ہمارے لیے یہ بات بھی لائق وزیبا نہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقہ سے باہر نکلنے کو جائز اور صحیح سمجھیں۔ (یعنی دوسرا طریقہ اختیار کریں) اللہ کی طرف دعوت دینے کے لیے اس بات کا سہارا لیتے ہوئے کہ اب زمانہ بدل چکا ہے، یا یہ بہانہ کریں کہ لوگ تکرار سے فائدہ اُٹھا چکے، یا یہ عذر پیش کریں کہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اب دعوت کے طریقہ کار کو زمانے کے تقاضے کے مطابق بدلا جائے، یا پھر یہ بات کہی جائے کہ ہماری دعوت تو مسلمانوں کو ہے اور مسلمانوں میں شرک کا وجود نہیں ہے۔ (تو اب توحید کی دعوت کس کے لیے) اس جیسے بہانے باز کی نیت کے صحیح ہونے کے باوجود یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت ہے، اور مومنین کے راستہ سے انحراف ہے (دیکھیے جناب!) سیّدنا نوح علیہ السلام اور محمد ﷺ کے دور، زمانہ اور جگہیں مختلف ہیں لیکن جو ان کی طرف بھیجے گئے، ان کے منہج میں اصولی طور پر کوئی فرق نہیں ہے۔

دوسرا شبہ کہ زمانہ کے اور حالات کے تقاضے کے مطابق دعوت کے طریقہ کار میں تبدیلی لائی جائے، یہ بھی واضح طور پر باطل ہے۔ کیونکہ ہمارے اس زمانہ اور ہر زمانے میں جو اہم تقاضا ہے، وہ ہے جس کے لیے اللہ نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا ہے، وہ اللہ کی خالص عبادت ہے۔ اور اس مستقبل کی تیاری کرنا جس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں، موت برحق ہے، اور قبر کے سوال و جواب بھی برحق ہیں، جزا و بدلہ، قیامت کے لیے اُٹھنا اور حساب کتاب ہر زمانے کا تقاضا بشمول ہمارے زمانے کے ہے۔

ساتواں جواب:

یہ بات صحیح نہیں کہ کوئی ایسا شخص جس نے اپنے دن اور راتیں دعوت الی اللہ میں لگا رکھے ہیں وہ یہ سمجھے کہ اب مسلمانوں کو توحید کی طرف بلانے اور شرک سے ڈرانے کی ضرورت نہیں رہی (تو یہ اس کی غلطی ہے) کہ آپ ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات اس طرح تھے جس طرح بعثت (یعنی رسالت ملنے کے وقت تھے) شیخین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کی وفات کا وقت قریب تھا۔ آپ ﷺ نے چادر کا ٹکڑا منہ پر ڈال رکھا تھا، اور جب ہوش آیا تو اس کو اپنے چہرے مبارک سے ہٹایا اور فرمایا:

((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ .)) ❶

''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو قبر پرستی سے ڈرایا۔ یہ آپ ﷺ کی آخری وصیت تھی، جو آپ نے اپنے اہل بیت (گھر والوں) اور اپنے خلفاء کو کی، جو کہ مسلمانوں کے لیے تا قیامت اُسوۂ ونمونہ ہیں۔

آٹھواں جواب:

کسی مسلمان کے لیے یہ بات بھی جائز نہیں کہ وہ عذر پیش کرے (مسلمانوں کو دعوت دینے میں کہ ان میں تو اب شرک نہیں، لہٰذا ان کو میں توحید کی دعوت کیوں دوں۔)

ہمیشہ شرک مسلمانوں میں نیک نیتی، اور تقرب الی اللہ کے نام پر پھیلا ہے، یا پھر جہالت کی بنیاد پر۔ اللہ نے ابتدائی مشرکین کی ایسی ہی صفات کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں فرمایا:

﴿إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾﴾ (الاعراف: ٣٠)

''ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے، اور خیال یہ رکھتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔''

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ

---

❶ صحيح الجامع الصغير، رقم: ٥١٠٨ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ٥٣١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زُلۡفٰىٓ﴾ (الزمر : ۳)

''اور جن لوگوں نے اس (اللہ) کے سوا اور حمایتی بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی و قرب کے مرتبہ تک ہماری رسائی کر دیں۔''

﴿قُلۡ هَلۡ نُنَبِّئُكُمۡ بِالۡاَخۡسَرِيۡنَ اَعۡمَالًا ۝ اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ۝﴾

(الکهف : ۱۰۳۔۱۰٤)

''کہہ دیجیے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمھیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں کہ جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہو گئیں، اور وہ اس گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔''

نواں جواب:

اس بات کا اعتراف کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ دورِ حاضر کے مسلمان یا تو وہ خود اس کے مرتکب اور اس میں ملوث ہیں، یا پھر وہ شرک کرنے والوں کو اس سے ڈرا نہیں رہے۔ اور اس سے بڑھ کر اکثر خطباء، واعظین اور وہ لوگ جن کو مفکرین اسلام کہا جاتا ہے، یا تو وہ حقیقتِ حال سے ہی بے خبر ہیں، یا پھر وہ اپنی پارٹی و جماعت کی شہرت کے ماند پڑ جانے سے ڈرتے ہیں (کہ اکثر وہ شرک کی مذمت کریں گے، اور اس کی حقیقت کو واضح کریں گے تو اہل شرک ان کے اور ان کی پارٹی و جماعت کے مخالف ہو جائیں گے اور جو وہ دعوت دینا چاہتے ہیں، نہیں سنیں گے) اور ''خیر القرون'' کے بعد اکثر لوگوں کا دین بدعت ہی ہے (یعنی اکثریت اہل بدعت کی ہے) اسی طرح اللہ کی عبادت، اور تقرب و نزدیکی کے نام سے بت پرستی مسلمانوں کے شہروں میں لوٹ آئی، اور اللہ اور اس کے نبیوں اور نیک لوگوں کی محبت کے نام پر شرک واپس آ گیا۔

چنانچہ شیطان نے دھوکہ دیتے ہوئے اس بت پرستی کو خوب صورت انداز میں پیش کیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انھوں نے ان چیزوں کا نام جن کی پوجا کرتے ہیں، بت رکھنے کی بجائے ان بتوں کے نام انھوں نے مقدس قبریں، زیارت گاہیں، مشاہد، مزارات رکھا۔ اور وہاں ایسا خشوع و خضوع اور عاجزی وانکساری کرنے لگے جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر کے اندر بھی نظر نہیں آتی، جو مقامات شرک سے بالکل پاک اور صاف ہیں۔

اور بہت سارے نام نہاد مسلمان اپنے اپنے شہروں میں قبروں کا طواف کرتے ہیں، اور قبر والوں کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں اور کچھ بدبخت تو ایسے ہیں کہ جو جنوں کے شر سے بچنے کے لیے ویران گھروں اور نئے گھروں کی چوکھٹ پر جانور ذبح کرتے ہیں، اور کچھ لوگ مصیبتوں سے بچنے کے لیے نئی گاڑی کے آگے جانور ذبح کرتے ہیں، اور کچھ لوگ شادی کی رات دروازے کے سامنے جوتی کا ٹکڑا اور تھوڑا سا آٹا رکھتے ہیں، اور کچھ لوگ گاڑی کے پیچھے ہاتھ اور آنکھ کی تصویر بناتے ہیں (اور بعض جوتا باندھ دیتے ہیں، اور بعض کالا کپڑا) حسد، مصیبت اور نظرِ بد سے بچنے کے لیے اور کچھ سر پھرے بغیر تکبیر پڑھے جانور ذبح کرتے ہیں تاکہ بچہ زندہ رہے اور لمبی زندگی پائے۔ اور بعض (بے عقل، دین سے دور) نجومی کے پاس جاتے ہیں، اس سے اپنی قسمت و مستقبل کا حال پوچھتے ہیں، اور پھر جو کچھ وہ بتاتے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ أَتَىٰ كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ .))

''جو شخص نجومی کے پاس گیا، اور اس کی تصدیق کی تو اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔''

اور یہ سب شرک ہے، اور اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

تو اس صورت میں کیا صرف ہمارا اسلام کا نام لیوا ہونا ہمیں شرک کے ہولناک انجام سے بچالے گا؟ جبکہ وہ شرک (توحید کے ساتھ) خلط ملط ہو چکا ہے۔ ہمارے دلوں میں، ہمارے گھروں میں حتی کہ ہماری مسجدوں میں اور کیا ہم اپنے آپ کو مومن کہنے اور کلمہ توحید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اقرار سے حقیقی مؤمن بن جائیں گے؟ نہیں، نہیں!

دسواں جواب:

(اگر شرک صرف سیاسی وحکومتی ہوتو) اللہ کے نبی ﷺ کے عیسائیوں کو دعوت دینے کے انداز کو دیکھیے، حالانکہ وہ تمام لوگ رومی حکومت کے ماتحت تھے، اور اس حکومت کے اپنے قوانین وضوابط تھے، جوکہ شریعتِ الٰہی کے مخالف مصادر میں سے ایک مصدر ہے۔ اور قرآن میں عیسائیوں کے ساتھ اکثر جو اختلاف کیا ہے وہ ان کے عقیدہ کے بارے میں ہے جوکہ وہ سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں رکھتے تھے۔ جبکہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنی دعوت کی ابتداء ان کے حکومتی وسیاسی شرک سے نہیں کی حالانکہ ان کا وتیرہ تو یہ تھا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جو اللہ کے لیے ہے، وہ اللہ ہی کے لیے چھوڑ دو، اور جو قیصر وکسریٰ کے لیے ہے وہ ان کے لیے ہی رہنے دو۔ یہی دین وسیاست میں فرق ہے۔

گیارھواں جواب:

یقیناً جب آپ اسلاف کی طرزِ زندگی، اور ان کے معاملات کی طرف دیکھیں گے تو ان کو ان کے طرز کے مطابق پاؤ گے، جو پیچھے ہم نے ذکر کیا ہے کہ توحید کی طرف بلانے کے لیے ان کا اہتمام کرنا، اور ان کی دعوت کی ابتداء اس سے ہوتی یعنی وہ پہلی دعوت دعوتِ توحید پیش کرتے۔ تو ایسا شخص کون ہے جو یہ کہے کہ جمہور اسلاف بغیر کسی عقیدے کے ایک حکومت پر مجتمع تھے؟ اللہ کی قسم! یہ جملہ صرف مغربی افکار کے حامل لوگ (جوکہ سیکولر لوگ ہیں) ہی کہہ سکتے ہیں۔ (اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور بھی ہے) تو اس کو اللہ سے ڈرنا چاہیے، امت محمدیہ کے بارے میں جو اس چیز میں ملوث ہو چکا ہے، وہ اُمت محمدیہ کو ان کے دین سے نہ پھیر دے، اور ان کو سیاسی، بشری تصورات کی وجہ سے ان کے نبی محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستہ سے نہ روکے یعنی اپنی سیاست چمکانے کے لیے اور اعتدال پسند اور روشن خیال کہلوانے کے لیے اور جمہوریت کو ثابت کرنے کے لیے اُمت محمدیہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین سے دور نہ کردے۔

بارھواں جواب:

بہت عرصہ سے عالم اسلام میں کلمہ توحید کے معنی سے ناواقفیت، اور دین حق کے قاعدہ " لا الہ الا اللہ " سے جہالت کی بناء پر فساد اپنی جڑیں مضبوط کر چکا ہے، اور مسلمانوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ مقصدِ توحید کی ابتداء وانتہاء یہ ہے کہ اللہ کو اکیلا رزق دینے والا، پیدا کرنے والا، زندہ کرنے اور مارنے والا مانا جائے یعنی صرف اور صرف توحیدِ ربوبیت کو ہی توحید سمجھ بیٹھی ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو اللہ مشرکین قریش کا ردّ نہ کرتا، انھوں نے کہا تھا:

﴿أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا﴾ (ص : ٥)

''کہ محمد نے بہت سارے معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ہے۔''

تیرھواں جواب:

عقلمند وذہین اور زیرک مسلمانوں کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کا جو سب سے پہلا مقصد ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ کو حاکمیت میں اکیلا جاننا (یعنی فیصلوں اور حکومتی معاملات میں) اگر معاملہ اس طرح ہوتا تو اللہ کفارِ قریش کا ردّ نہ فرماتا۔

اور یہ بات (کہ عبادت کے معاملات سے ہٹ کر صرف حکومت کے معاملات میں اللہ کو حاکم ماننا) مشرکین مکہ کے لیے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے مال و دولت اور حکومت پیش کرنے، اور '' لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ '' کے مقابلہ میں میدانِ جنگ میں اترنے سے زیادہ آسان تھی۔ (اور اس طرح اگر معاملہ یہی ہوتا تو نہ اللہ کے رسول ﷺ ان کی مخالفت کرتے، اور نہ ہی وہ اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے۔) اللہ کے رسول ﷺ اور مشرکین مکہ کا اختلاف مال اور حکومت کے بارے میں نہ تھا، لیکن جس شخص نے کتاب وسنت کو سمجھا اور آپ ﷺ کی سیرت کو پڑھا، اس کے لیے شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ '' لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ '' کا معنی ان سب چیزوں سے بلند وبالا ہے، جو یہ سمجھ رہے ہیں۔

خبردار! (لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) کا معنی ہے '' اللہ کو اکیلا معبود جاننا اور اس کے علاوہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبودوں کا انکار کرنا۔'' یقیناً ابوجہل اور دوسرے مشرکین عرب نے اس معنی کو سمجھا اور کلمہ توحید کو ٹھکرا دیا کیونکہ کلمہ توحید نے ان سب چیزوں کو ختم کر دیا تھا، جس پر انھوں نے اپنے آباء واجداد کو پایا تھا، وہ خالق ومخلوق کو عبادت میں جمع کرنا تھا (یعنی دونوں کی عبادت کرنا اور ان دونوں کو ایک دوسرے کا شریک بنانا)

چودھواں جواب:

اگر (الحاکمیة) حاکمیت کے تمام معنوں کو لیا جائے تو ضروری ہے کہ وہ دینی اور دنیاوی دونوں قسم کے معاملات کو شامل ہو، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، اور اللہ کی طرف بلانا اور تبلیغ کرنا یہ عبادت ہے لیکن قبولیت عبادت کی دو ضروری شرطیں ہیں: (1) اخلاص۔ (2) وہ عمل جو سنت کے مطابق ہو۔

اگر کوئی کام خالصتاً اللہ کے لیے ہو لیکن نبی کریم ﷺ کے طریقہ وسنت کے موافق نہ ہو تو وہ عمل قابل قبول نہیں، بلکہ مردود ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ .)) ❶

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا قول وعمل نہ ہو تو وہ مردود اور نا قابل قبول ہے۔''

اسی طرح بہت سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہ قول مشہور ہے:

((اِقْتِصَادٌ فِي سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِجْتِهَادٍ فِي بِدْعَةٍ .)) ❷

''سنت پر میانہ روی سے عمل کرنا بدعت کے مطابق بہت زیادہ عمل کرنے سے بہتر ہے۔''

ہم ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس معاملہ (توحید) میں، اور اس کے علاوہ دیگر معاملات

❶ صحيح بخاري، كتاب الصلح، رقم: ٢٥٥٠۔ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: ١٧١٨، عن عائشه رضی اللہ عنہا.

❷ السنة۔ للمروزي، رقم: ٧٧۔ مستدرك حاكم: ١/ ١٨٤۔ كتاب الزهد، لأحمد، ص: ١٥٩۔ سنن الكبرىٰ، للبيهقي: ٣/ ١٩۔ اعتقاد أهل السنة، للالكائي، رقم: ١٣، ١٤، ١١٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کو فیصل مانیں، اور ہم زیادہ حقدار ہیں کہ شریعت اسلامیہ کے ذریعہ فیصلے کریں مگر یہ بات ہرگز صحیح نہیں کہ ہم لوگوں کو شریعت کے حکم ماننے کے لیے بلائیں، اور پھر سیاسی وفکری قوانین کو حاکم مان کر اس کے مطابق فیصلے کریں۔ اگر ہم نے شریعت الٰہی کو حاکم نہ بنایا، اور اس کے مطابق فیصلے نہ کیے تو ہمارا یہ عمل مردود ہے، اگرچہ ہم مخلص ہی کیوں نہ ہوں۔

⊙ امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَهُـمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَمَنْ لَمْ يَأْخُذْ عَنْهُمْ ، فَقَدْ ضَلَّ وَابْتَدَعَ ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَـلَالَةٌ ، وَالضَّلَالَةُ وَأَهْلُهَا فِي النَّارِ .))

''صحابہ کرام ہی اہل السنہ والجماعت ہیں، جو ان سے دین کے معاملات میں رہنمائی نہیں لیتا، وہ گمراہ ہوگیا، اس نے بدعت گھڑی ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور گمراہی اور گمراہ دونوں جہنمی ہیں۔''

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''تمام علوم سے (علم نافع) فائدہ مند علم یہ ہے کہ کتاب وسنت کی نصوص (آیات واحادیث) کو یاد کرنا اور ان کے معانی کو سمجھنا ہے۔ اور قرآن کی آیات کے معانی میں جو چیز صحابہ کرام وتابعین عظام اور تبع تابعین سے منقول اور ثابت ہے، اس پر اکتفا کرنا۔ جو ان سے حلال اور حرام، زہد وتقویٰ اور پرہیز گاری اور معرفت الٰہی وغیرہ کے مسائل ملتے ہیں، ان میں پہلے نمبر پر یہ کہ ان میں سے ضعیف کو صحیح سے الگ کرنا، دوسرے نمبر پر پھر انہی معانی پر اکتفا کرنے کی کوشش اور ان کے معانی کو سمجھنا، یہ چیز اس شخص کے لیے کافی ہے، جس نے علم نافع کو اپنا مقصود بنایا اور اس کو سمجھنے کی کوشش کی اور اس میں مشغول رہا۔ تو جس نے اس پر اکتفاء کیا اور اپنی نیت کو اللہ کے لیے خالص رکھا، اور اس سے مدد طلب کی تو اللہ اس میں اس کی مدد کرے گا، اور اس کی رہنمائی کرے گا، اور ہدایت عطا فرمائے گا (اس کو) یہ علم سمجھنے کی توفیق دے گا، اور اس علم کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دل میں ڈال دے گا تو اس وقت علم کا خاص فائدہ حاصل ہوگا، اور وہ اللہ جل تعالیٰ کا ڈر ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓؤُا ﴾ (فاطر : ٢٨)

''اللہ کے بندوں میں سے ڈرنے والے علماء ہی ہیں۔'' ❶

جو شخص سلف کے کلام سے منہ موڑتا ہے، اور ان کی کتب و تالیفات سے علم حاصل نہیں کرتا تو وہ شخص ایسی تمام قسم کی بھلائیوں سے محروم رہے گا۔ تو ظاہری بات ہے کہ وہ سلف کے بعد آنے والوں کی پیروی کرے گا، اور جس طرح وہ باطل سنت رسول کی مخالفت میں پڑ گئے یہ بھی انھیں کی روش پر چل پڑے گا۔

---

❶ فضل علم السلف على علم الخلف، لابن رجب : ٤٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد و استدلال میں اہل سنت والجماعت کا منہج

اوّلاً:...... کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، اور دین کے اصولی (عقیدہ) وفروعی احکامات کو صرف انہی دو چیزوں سے حاصل کرنا، اور اختلاف کے وقت انہی دو (کتاب وسنت) کی طرف لوٹانا، اوران دونوں کے مقابلہ میں عقل، رائے، قیاس، وجد، کشف اور خواب وغیرہ کو پیش نہ کرنا۔

کتاب وسنت دو ایسے ترازو ہیں جن کے ذریعے (لوگوں کے) اقوال و اعمال اور اعتقادات کو تولا جاتا ہے۔ کتاب وسنت وہ حق ہے جس کی پیروی لازم ہے، اور انھی دونوں کے ذریعے حق و باطل میں فرق اور تمیز ہوتی ہے۔ لوگوں کی اس بات کو جو کتاب وسنت کے مطابق ہوگی، قبول کرلیا جائے گا، اور جو ان دونوں کے مخالف ہوگی، وہ قائل کے منہ پر ماردیا جائے گی۔ اور اہل السنہ والجماعۃ (اہل الحدیث) قرآن وسنت دونوں سے دلیل لیتے ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھتے، جس طرح کہ اہل بدعت کی حالت اور ان کا وتیرہ ہے (اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ) حدیث قرآن کی وضاحت اور تفسیر ہے۔

حدیث عقائد میں بھی اسی طرح حجت مانی جائیگی، جس طرح احکام میں حجت مانی جاتی ہے۔

دلیل صحیح وثابت، حدیث کے ذریعے قائم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے جو منہج سلف کے پیروکار ہیں، ان کو تم دیکھو گے کہ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ کو سیکھنے کا (قصد وارادہ کرتے ہیں) اہتمام کرتے ہیں، اور صحیح وضعیف کے فرق کے بڑے حریص ہوتے ہیں۔ اسی لیے سلف نے ضعیف اور موضوع احادیث کے متعلق ایسی کتابیں لکھی ہیں جو حدیث رسول ﷺ کی معاون ہیں کیونکہ ان کا دین، عقیدہ وشریعت اور منہج اسی حدیث رسول ﷺ پر قائم ہے، اور وہ کتابیں ہی ان کے منہج کی بنیاد ہیں۔

ثانیاً:...... کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے سلف صالحین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی طرف رجوع کرنا، کیونکہ وہ تمام لوگوں میں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مراد کو سمجھنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ حق دار ہیں، کیونکہ انھوں نے نزول قرآن کا زمانہ بھی پایا ہے، اور ان کی تربیت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں ہوئی ہے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمیشہ ساتھ رہے، ان کو رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کا پتہ تھا، اور وہ (فصیح اللسان) خوش بیان اور خوش کلام لوگ تھے۔ اور قرآن بھی انہی کی زبان میں نازل ہوا، اور خود اللہ ربّ العزت نے قرآن میں ان کو بہتر قرار دیا اور فضیلت عطا فرمائی ہے۔ تو ان کے بعد قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے واجب اور لازم ہے کہ وہ انھی کی پیروی کریں، انھی سے رہنمائی حاصل کریں اور انہی کے راستہ پر چلیں (اس کے دلائل پیچھے تفصیل کے ساتھ گزر چکے ہیں۔)

ثالثا: ...... اہل سنت دلیل کا التزام کرتے ہیں، اور تاویلات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ الفاظ ظاہری طور پر جس حقیقت ومعنی پر دلالت کرتے ہیں، اسی کو لینا (یعنی ظاہر الفاظ کا اعتبار کرنا) قرآن صحابہ رضی اللہ عنہم کی مادری زبان میں نازل ہوا ہے جو شخص اس کو سمجھنا چاہتا ہے وہ صحابہ کی زبانوں سے سمجھ سکتا ہے۔ (ان کے اقوال کے ذریعے)۔ قرآن کو دو طرح سے سمجھا جا سکتا ہے:

1: عربی لغت کے ذریعے۔

2: صحابہ وتابعین، تبع تابعین اور ان علماء کے اقوال کے ذریعے جو (قرآن کے) معانی کو سمجھنے اور متعین کرنے کے لیے صحابہ، تابعین کے طریقے پر ہیں۔

اور معانی قرآن وسنت کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مطابق متعین کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((فَالْمَقْصُوْدُ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ وَمَا أَرَادَهُ بِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيْثِ هُوَ أَصْلُ الْعِلْمِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّعَادَةِ وَالنَّجَاةِ.)) ❶

''مقصود یہ ہے کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ لے کر آئے (یعنی ان پر نازل ہوا) اور جو کچھ ان کا مقصد قرآن وحدیث کے الفاظ کے ساتھ تھا، وہی اصل علم وخوش بختی

❶ مجموع الفتاوی: ۱۷/ ۳۵۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نجات ہے۔''

لیکن وہ الفاظ جن کی مراد اور معانی و مطلب اللہ رب العزت نے اپنے رسول ﷺ پر واضح بیان کردیا ہے، چاہے وہ الفاظ قرآن کے ہوں یا حدیث کے (جب نبی ﷺ نے معنی کی وضاحت کردی) تو اب اس معنی کو سمجھنے کے لیے اہل لغت کے اقوال کی طرف رجوع اور التفات نہیں کیا جائے گا۔ اس صورت میں ان معانی کو سمجھنے کے لیے ہر حال میں اللہ کے اور اس کے نبی ﷺ کے بیان، اور وضاحت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

اس کی مثالیں جیسے ایمان، اسلام، کفر و نفاق، الصلوٰۃ (نماز) اور الصیام (روزہ) اور حج اور اس جیسے دوسرے الفاظ ہیں، ان سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت اللہ کے نبی ﷺ نے تسلی بخش فرمادی ہے، جو کہ کافی و شافی ہے۔

اور اس قاعدہ کی فروعات یہ ہیں کہ اہل سنت والجماعت نے عقائد کو بیان کرنے کے لیے شرعی الفاظ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ اور وہ اصطلاحات جو شرعی علوم کے اندر علم منطق و فلسفہ کی وجہ سے داخل ہوگئی ہیں ان کو استعمال نہ کرنا بلکہ سرے سے چھوڑ دیا ہے۔

رابعاً: ......اہل السنۃ (اہل الحدیث) کا یہ بھی منہج ہے کہ ایسے مجمل و مہمل الفاظ جن کو (اہل سنت کے علاوہ) اہل بدعت استعمال کرتے ہیں۔ ان میں جو حق و صحیح ہوتے ہیں ان کو برقرار رکھتے اور تسلیم کرتے ہیں۔ اور جو باطل و غلط ہوتے ہیں، ان کا انکار کرتے ہیں۔

ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالتَّعْبِيْرُ بِالْأَلْفَاظِ الشَّرْعِيَّةِ النَّبَوِيَّةِ الْإِلٰهِيَّةِ هُوَ سَبِيْلُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .))

''نبوی و الٰہی الفاظ کو بیان اور استعمال کرنا، اہل السنہ (اہل الحدیث) کا منہج و طریقہ ہے۔'' [1]

اسی وجہ سے عقیدہ اسلامیہ (یعنی عقیدہ توحید) کو لوگوں کے سامنے سلف صالحین رحمہم اللہ کے طرز پر قرآن و سنت کے اسلوب اور طریق کے مطابق پیش کرنا واجب اور ضروری

---

[1] شرح عقیدہ طحاویہ: ۲۱۸، ۲۲۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، نہ کہ ایک الگ انوکھے انداز میں بیان کرنا۔

خامسًا :......اہل السنہ (اہل الحدیث) کا یہ بھی منہج ہے کہ کسی مسئلہ کو بیان کرنے سے پہلے یا کسی چیز پر حکم لگانے سے قبل، اس بارے میں تمام دلائل کو دیکھنا یعنی پورے قرآن اور مکمل احادیث کو دیکھنا اور جمع کرنا، پھر اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موقف اور اقوال کو دیکھنا، اس کے بعد اس مسئلہ کو بیان کرنا اور اس چیز پر حکم لگانا۔ اور قرآن کی بعض آیات کو بعض (یعنی ایک آیت کو دوسری آیت) کے مخالف قرار نہ دینا، یہ تو یہودیوں کا طریقہ تھا کہ کتاب کے ایک حصہ کو مان لینا، اور دوسرے حصہ کا انکار کر دینا (تاویلات کے ذریعے) جس طرح کہ قرآن میں ذکر ہے:

﴿فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝٧٨﴾ (النساء: ۷۸)

''پھر ان لوگوں کو کیا ہے کہ قریب نہیں کہ کوئی بات سمجھیں۔''

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کے بارے منہج

1: عقائد کے بارے میں صرف قرآن وحدیث پر ہی اکتفا کرنا۔

2: اہل الحدیث (اہل السنہ) عقائد میں صحیح احادیث کو ہی حجت مانتے ہیں، اور اس بارے میں وہ متواتر اور آحاد کی کسی تقسیم وفرق کے قائل نہیں ہیں۔ اور بعض اوقات محدثین اہل السنہ اپنی کتب میں ایسی احادیث بیان کرتے ہیں، جن میں کلام ہوتا ہے، لیکن انہیں کو بحیثیت اصل ودلیل کے ذکر نہیں کرتے، بلکہ صرف اس کا ضعف بتانے کے لیے کہ کہیں اس سے کوئی دھوکہ نہ کھا جائے، اس لیے وہ اس کو سند کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ (تاکہ ضعیف راوی سامنے مذکور ہو۔)

3: ان کا نصوص کو سمجھنا، فہم صحابہ اور ان کے اقوال پر مبنی ومنحصر ہے۔

4: اس چیز کو مان لینا جو وحی کے ذریعے ثابت ہو، اور جو حقیقی طور پر غور وفکر کے بعد سمجھ میں آئے، کیونکہ دلائل بھی کبھی تو سماعی ہوتے ہیں (جو سنے جا سکتے ہوں) اور کبھی عقلی، اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، اور اس کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شرعی :......شرعی دلائل یا تو سمعی ہوں گے یا عقلی، شرعی دلیل میں یا تو یہ ہوتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت نے کسی چیز کو ثابت کیا ہے، اور اس کی طرف رہنمائی کی ہے۔ اور کبھی شرعی دلیل کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ شریعت نے اس چیز کو جائز و مباح قرار دیا ہے، اور اس کی اجازت دی ہے۔

سمعی :......شریعت میں سمعی دلیل اس کو کہتے ہیں جس کے جاننے کا ذریعہ صرف آپ ﷺ کا اطلاع دینا اور بیان کرنا ہے۔

عقلی :......دلیل عقلی یہ ہے کہ جس کی طرف شریعت نے دلالت اور رہنمائی کی ہو، اور اس پر متنبہ کیا ہو۔ [1]

5: علم کلام و فلسفہ کی طرف مائل نہ ہونا، اور غیب کے معاملات میں عقل کو دخل نہ دینا۔ (جیسے جنت و جہنم، قیامت کا علم وغیرہ) اور زبانی کلامی تاویل کو چھوڑ دینا۔

6: ایک مسئلہ کے متعلق تمام دلائل کو جمع کرنا۔

اسماء وصفات کے اثبات میں اہل سنت کا منہج:

یہ بھی سابقہ قواعد کے ساتھ ملحق ہے۔

1: اللہ کے لیے کوئی ایسی صفت بیان نہ کرنا، جو صفت اللہ نے خود اپنے لیے، یا پھر رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے لیے بیان نہ کی ہو۔

2: یہ بات قطعی ہے کہ جو صفات اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان کی ہیں، اس میں جمیع مخلوق کے ساتھ کوئی تشبیہ نہیں ہے۔

3: قطعی طور پر اس بات کو دل سے نکال دینا کہ صفات الٰہی کی کیفیت کو (ادراک) سمجھ میں سمویا جا سکتا ہے۔

4: بعض صفات میں بات کرنا گویا تمام صفات باری تعالیٰ میں کلام کرنے کے مترادف ہے۔

5: صفات میں کلام کرنا ذات کے متعلق کلام کرنے کی جنس سے ہے۔

6: اسماء وصفات کے متعلق شرعی الفاظ کو ہی تھامے رکھنا چاہیے، وہ کسی صفت کی اللہ سے نفی کے متعلق ہو یا کسی صفت کے اثبات کے متعلق۔

---

[1] درء تعارض العقل والنقل: ١/ ١٩٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ سلف صالحین رحمہم اللہ کی خصوصیات وانفرادیت

1: سلف کا عقیدہ چشمہ صافی سے حاصل کیا ہوا ہے، وہ چشمہ قرآن و حدیث ہے جو کہ خواہشات وشبہات کے گدلے دین سے پاک ہے، اور وہ منطق وفلسفہ جیسی بیرونی اثر انداز ہونے والی غلاظتوں سے بھی پاک ہے۔

2: عقیدہ دل میں اطمینان وسکون پیدا کرتا ہے، اور مسلمان کو شکوک وشبہات سے دور کرتا ہے۔

3: یہ عقیدہ کتاب وسنت کی وجہ سے مسلمان کے موقف کو مضبوط بنا دیتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس میں نجات کبریٰ (بڑی نجات) ہے، اور ایک منفرد خصوصیت یہ ہے اس کو صرف وہی جان سکتا ہے، جس کے پاس یہ نعمت نہ ہو۔

4: یہ عقیدہ مسلمان کو سلف صالحین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔

5: اس میں یقینی طور پر وہ خصوصیت ہے جس کے ذریعے اللہ راضی ہوتا ہے، اور وہ اللہ کو پسند بھی ہے۔ رب کے اس فرمان کے مطابق:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾﴾ (النساء: ٦٥)

"تیرے پروردگار کی قسم! یہ ایمان دار نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم وفیصل نہ مان لیں، پھر جو فیصلہ آپ کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔"

یہ عقیدہ اس آیت کے تناظر میں مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کر دے گا، اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلمہ کو جمع کر دے گا، (یعنی ان کی باتوں میں پھر کوئی اختلاف نہ ہوگا) کیونکہ یہ رب تعالیٰ کے اس فرمان کو بجالانا ہے کہ،

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران : ۱۰۳)

''اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور فرقوں میں نہ بٹ جاؤ۔''

6: جو اس عقیدہ کے ساتھ منسلک ہوگیا، اس کے لیے سلامتی ہے، اور وہ نبی ﷺ کی بشارت کا مصداق ہوگا۔ جس میں اللہ کے نبی ﷺ نے (اس گروہ کو) دنیا میں مدد و غلبہ اور آخرت میں نجات اور کامیابی کی بشارت دی ہے۔

7: اس عقیدہ کے ساتھ منسلک ہونا دین پر ثابت قدم رہنے کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ہے۔

8: اس عقیدہ کے حامل شخص کا اخلاق وسلوک یقیناً بہت متاثر کن ہوتا ہے۔

9: اس کے ساتھ ساتھ یہ اس کے دین پر قائم رہنے کے اسباب میں سے بہت بڑا سبب ہے۔

10: یہ اللہ کی رضا مندی، اور قرب کا بھی ایک بڑا سبب ہے۔

اہل السنہ والجماعۃ کی خصوصیات وانفرادایت:

: حق پر قائم رہنا، اس سے پیچھے نہ ہٹنا، جس طرح کہ خواہش پرست لوگوں کی عادت ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَبِالْجُمْلَةِ فَالثُّبَاتُ وَالْاِسْتِقْرَارُ فِي اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالسُّنَّةِ، أَضْعَافُ أَضْعَافِ مَا هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْكَلَامِ وَالْفَلَاسَفَةِ .))

''من جملہ اہل الحدیث اور اہل السنہ کے اندر جو استقامت و پائیداری ہے، وہ اہل کلام و فلسفہ کے علماء سے کہیں بڑھ کر ہے (یعنی ان کے علماء میں اتنی استقامت نہیں ہے جتنی عام اہل الحدیث کے اندر ہے)۔'' ❶

❶ مجموع الفتاوی: ٤ / ٥١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے اندر یہ استقامت، معرفت اور یقین ان کی توحید کے صحیح ہونے اور اتباع و اطاعت رسول ﷺ کی وجہ سے ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَالْمَقْصُوْدُ أَنَّ مَا عِنْدَ عَوَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعُلَمَائِهِمْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَالْيَقِيْنِ وَالطُّمَأْنِيْنَةِ وَالْجَزْمِ الْحَقِّ وَالْقَوْلِ الثَّابِتِ، وَالْقَطْعِ بِمَا هُمْ عَلَيْهِ، أَمْرٌ لَا يُنَازِعُ فِيْهِ إِلَّا مَنْ سُلِبَ الْعَقْلُ وَالدِّيْنُ.)) ❶

''مقصد یہ ہے کہ عام مؤمن اور ان کے علماء ''اہل السنہ والجماعۃ'' میں جو یقین و معرفت، اطمینان اور حق پر یقین بالجزم اور قطعی ثابت قدمی ہے، یہ ایسا معاملہ ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں، ہاں، اس کو اختلاف ہوسکتا ہے، جس کی عقل ختم کردی گئی ہو، اور دین اس سے چھین لیا گیا ہو۔''

2: وہ زمان و مکان کے مختلف ہونے کے باوجود عقائد کے بارے میں متفق و متحد ہیں۔

ابوالقاسم اسماعیل بن محمد الاصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''جو چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہل الحدیث ہی اہل الحق (حق والے) ہیں، اور حق پر ہیں۔ (وہ یہ ہے کہ) اگر تم ان کی کتب مصنفہ (جو انھوں نے لکھی ہیں) کا اوّل سے آخر تک مطالعہ کیا جائے، خواہ وہ قدیم (پرانے زمانے کے) اہل الحدیث کی ہوں، یا پھر زمانہ حال کے اہل الحدیث کی ہوں، باوجود اس کے ان کے شہر الگ الگ، زمانے الگ الگ، اور ان کے درمیان کی مسافتوں کا فاصلہ اتنا زیادہ کہ زمانے بھر کے سفر کے بعد ان کے پاس پہنچا جائے (یعنی لمبا عرصہ) مگر عقائد کے بارے میں تم ان کو ایک ہی طریقہ اور راستہ و منہج پر پاؤ گے، یہ ایک ہی راستے پر چلتے جاتے ہیں، اس سے ہٹتے نہیں، اور نہ ہی ادھر اُدھر مائل ہوتے ہیں۔'' ❷

---

❶ مجموع الفتاوى: ٤ / ٤٩.

❷ الحجة في بيان الحجة، لقوام السنة: ٢ / ٢٢٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدے کے بارے میں ان کی ایک ہی بات ہوگی، اور سب نے ایک ہی بات نقل کی ہوگی۔ اس میں تم کوئی اختلاف نہیں دیکھو گے، اور نہ ہی کوئی فرق اگرچہ وہ فرق تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، (یعنی تھوڑا سا بھی فرق محسوس نہیں کرو گے، بلکہ اگر ان باتوں کو جمع کرو گے جو ان کی زبانوں سے نکلی ہوں، اور انھوں نے اپنے اسلاف سے نقل کیں ہوں تو ان کو ایسا پاؤ گے گویا وہ ایک ہی دل سے آئی ہیں، اور ایک ہی زبان سے نکلی ہیں۔ تو کیا حق پر کوئی اس سے بھی بڑھ کر دلیل ہو سکتی ہے؟

3: اہل السنہ کا یہ عقیدہ ہے کہ سلف صالحین کا طریقہ کار ہی سادہ، صحیح، سالم، زیادہ محکم اور پختہ ہے، نہ کہ اصحاب اہل الکلام کی طرح (یوں کہتے ہیں) کہ سلف کا طریقہ اسلم، صحیح و سالم ہے، اور ان کا (اصحاب اہل الکلام) کا (اپنا) طریقہ زیادہ (اعلیٰ علم والا اور زیادہ محکم ہے)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس بہتان کا ردّ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''تحقیق انھوں نے طریقہ سلف پر جھوٹ باندھا ہے، اور وہ گمراہ ہو گئے ہیں، طریقہ خلف کی تصدیق کرنے میں، وہ واضح طور پر جہالت پر جمع ہیں، طریقہ سلف کے ذریعے سلف پر جھوٹ باندھنے میں اور خلف کے طریقہ کی تصدیق کے ذریعے ان کی جہالت و گمراہی واضح ہوگئی ہے۔'' [1]

اور اسی طرح فرماتے ہیں: ''یہ مخالفین سلفِ متکلمین، جب ان پر کسی معاملہ کو ثابت کر دیا جاتا ہے نہ تو ان کے پاس حقیقی علم ہوتا ہے، اور نہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں اور نہ ہی کی معرفت کے بارے میں کوئی خالص (خبر) حدیث ہوتی ہے، اور نہ وہ اس بارے میں قرآن کی کسی آیت سے واقف ہوتے ہیں، اور نہ ہی کسی حدیث سے۔ تو پھر یہ پردہ میں ہوں گے (یعنی قیامت کے دن اللہ کا دیدار ان کو نصیب نہیں ہوگا) (یہ متکلمین) جو حیران و پریشان ہیں، اور صراطِ مستقیم سے ہٹنے والے ہیں، کیسے اسماء و صفات کے بارے میں زیادہ علم والے (عالم) ہو سکتے ہیں؟ اور کیسے اللہ کی ذات اور نشانیوں کے بارے میں زیادہ احکم و محکم ہو سکتے ہیں؟

[1] مجموع الفتاویٰ: ۵/ ۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابقین اوّلین (سب سے پہلے ایمان لانے والے) مہاجرین وانصار سے، اوران لوگوں سے جنھوں نے ان کی پیروی اچھے طریقہ کے ساتھ کی جو کہ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، اور رسولوں کے خلفاء ہیں یہ ہدایت کی نشانی اور اندھیرے میں چراغ ہیں، جن کے ذریعے (اللہ نے) اپنی کتاب کو قائم و نافذ کیا۔ یہ اسی کتاب کو پکڑ کھڑے ہوئے، اور انھی کے بارے میں کتاب نے (ان کی فضیلت کو) بیان کیا اور اس کتاب کو ہی انھوں نے بیان کیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو رب نے علم و حکمت عطا کی، اور اس علم و حکمت کے ذریعے، ان کو تمام انبیاء علیہم السلام کے متبعین (پیروکاروں) پر فضیلت اس سے بڑھ کر ان امتوں پر فضیلت دی جائے، جن کے پاس سرے سے کوئی کتاب ہی موجود نہیں۔

انھوں نے ظاہر و باطن کے حقائق تو جانے، مگر ان کے غیر کی حکمت کو (یعنی متکلمین کی فہم وفراست کو) نہ جانا، اگر ان دونوں مناہج کے درمیان موازنہ کیا جائے تو جو ان دونوں گروہوں کے درمیان مقابلے کے خواہاں ہیں، ان کو ضرور شرم و حیا آ جائے گی۔ (ان کی معرفت اور حقائق بینی کو دیکھ کر)۔'' [1]

4: سلف صالحین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال و اقوال اور افعال زیادہ جاننے والے تھے، اسی وجہ سے وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر سنت سے محبت کرنے والے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو سب سے زیادہ محبوب جانتے تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر (مکمل اخلاق والے) تھے۔ اور حقائق کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، اور بات اور حال کے اعتبار سے سب سے زیادہ قوی تھے۔ تو اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے سب سے زیادہ علم رکھتا ہو، وہ مخلوق میں سب سے بڑا عالم ہوگا، اور مخلوق میں (تمام انسانوں سے) زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت و اقتدا اور پیروی کرنے والا ہوگا، تو مخلوق میں یہ سب سے افضل ترین ہوگا۔ (اور یہ سارے

---

[1] مجموع الفتاوی: ۵/ ۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوصاف صحابہ میں ہیں) اور یہ سارے اصول اہل الحدیث کے ہیں۔'' ❶

اس سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ لوگوں میں سے یہی لوگ اس بات کے زیادہ مستحق و لائق ہیں کہ یہی ''طائفہ منصورہ'' اور ''فرقہ ناجیہ'' (۷۳ فرقوں میں نجات پانے والا فرقہ) ہوگا۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ''اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اہل الحدیث ہی تمام لوگوں میں اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ وہ ''فرقہ ناجیہ'' کے مصداق ہوں۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا کوئی ایسا متبوع نہیں جس کی یہ بڑی پختگی کے ساتھ پیروی کرتے ہوں، مگر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (یعنی وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔) اور یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کو سب سے زیادہ جانتے ہیں، اور صحیح وضعیف کا علم بھی سب سے زیادہ یہی رکھتے ہیں۔ اور ان کے آئمہ اس میں فقاہت و سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، اور اس کے معانی و مطالب کو جاننے والے ہیں، اور سنت کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اس کی تصدیق و محبت و عمل کے ذریعے وہ ان سے بھی محبت رکھتے ہیں، جو سنت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو، اور وہ ان کے دشمن ہیں جو سنت کے دشمن ہیں۔''

5: اور یہ صحیح عقیدہ اور سیدھے وصحیح دین کی نشر و اشاعت پر بہت زیادہ حریص ہیں، وہ دین جو اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر بھیجا۔ اسی طرح اہل سنت والجماعت لوگوں کو دین سکھانے، اور دین حق کی طرف رہنمائی کرنے، اور ان کی خیر خواہی کرنے کے بھی بہت حریص ہیں وہ لوگوں کی خیر خواہی اور مخالفین اور بدعتی لوگوں کا ردّ کرتے ہیں۔

6: اہل الحدیث باقی فرقوں اور گروہوں میں سے درمیانہ رو اور معتدل ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((أَهْلُ السُّنَّةِ فِي الْإِسْلَامِ كَأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي الْمِلَلِ الْأُخْرٰى .))

''اہل اسلام میں وہ حیثیت رکھتے ہیں جو حیثیت اسلام کی دوسرے ادیان کے

---

❶ مجموع فتاوی: ٤/ ١٤٠، ١٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ میں ہے۔'' ❶

ایک اور جگہ (وسطیہ) درمیانی راہ اختیار کرنے کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ: ''اہل حدیث، اہل السنہ نے صفات کے بارے میں ''معطلہ''، ''جہمیہ'' اور '' مشبهة ''کی بنسبت ان دونوں میں سے درمیانی راہ اختیار کی ہے، اور اللہ کے افعال کے بارے میں ''قدریہ'' اور '' جبریہ'' کے درمیان ہیں۔ اور اللہ کی وعید و عذاب کے متعلق اہل السنہ ''وعیدیہ'' مرجیہ اور ''قدریہ'' وغیرہ سے درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔ ایمان اور دین کے بارے میں مروریہ، ''معتزلہ'' اور ''مرجیہ''، و''جھمیہ'' سے درمیانی راہ اختیار کی ہے، اور اصحاب رسول ﷺ کے متعلق روافض (شیعہ) وخوارج سے درمیانی راہ اختیار کی ہے۔'' ❷

7: اہل السنہ اجتماعیت ومحبت کے حریص ہیں اور یہ لوگوں کو اس کی دعوت دیتے اور ان کو اس اتحادِ اجتماعیت پر ابھارتے بھی ہیں۔ اور یہ اہل توحید (اہل عقیدہ) کے درمیان اختلاف وفرقہ واریت کو چھوڑ دیتے ہیں (یعنی پسند نہیں کرتے) اور لوگوں کو بھی فرقہ واریت اور اختلاف سے ڈراتے ہیں، اور ان کا مشہور ترین نام اور پہچان '' اہل السنہ والجماعۃ'' ہے۔ یہ ساری باتیں ان میں کیوں نہ ہوں؟ جبکہ ان کے امام محمد رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمادیا تھا کہ:

((إِنَّ اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا: فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا ، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا .)) ❸

''اللہ تمہارے لیے تین باتوں کو پسند کرتا ہے، اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ یعنی شرک نہ کرو، اور تم اللہ کی

---

❶ مجموع الفتاوى: ٧/ ٢٨٤.

❷ مجموع الفتاوى: ٣/ ١٤١.

❸ صحيح مسلم، باب في قضية هند، رقم: ٤٣٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔‘‘

اور ان سے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾

(آل عمران: ۱۰۵-۱۰۶)

’’تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا (فرقہ واریت کو ہوا دی)، اور اختلاف کیا انہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے، اور بعض سیاہ ہوں گے۔‘‘

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ’’اہل السنہ کے چہرے سفید ہوں گے، اور اہل بدعت کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے۔‘‘ ❶

❶ فتح القدیر، للشوکانی: ۱/۳۰۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بدعت کا منہج استدلال

گزشتہ سطور میں اہل سنت والجماعت کا طرزِ استدلال اور منہج بیان کیا گیا ہے، اب ضروری ہے کہ اس جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والے، اہل بدعت کا منہج بھی بیان کیا جائے۔

1: اہل بدعت استدلال میں شرعی دلیل پر اکتفا نہیں کرتے، بلکہ یہاں تک کہ وہ عقائد میں بھی اس کا اہتمام نہیں کرتے۔ بلکہ وہ بے سند اور من گھڑت قصے کہانیوں سے اس طرح استدلال کرتے ہیں جیسے وہ عقلیات کے نام پر منطق وفلسفہ سے استدلال کرتے ہیں۔ اور وہ دین کے بارے میں لوگوں کے اقوال سے اور جھوٹے آثار و واقعات اور موضوع ومن گھڑت احادیث، اوران چیزوں (سے جس کو وہ کشف وذوق کا نام دیتے ہیں) تک سے استدلال کرتے ہیں۔

2: اہل السنہ کے نزدیک استدلال کے معتبر اصولوں کا یہ اعتبار و پاس نہیں رکھتے، بلکہ یہ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں، اور متشابہہ کو محکم کی طرف نہیں لوٹاتے اور مجمل سے استدلال کرتے ہیں۔

مبیّن (جس کا معنی واضح ہو) کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ اور یہ بشارت ووعید (عذاب) کی آیات کے درمیان اور نہ ہی آیات نفی و اثبات کے درمیان اور نہ ہی عموم وخصوص کے درمیان تطبیق وجمع کرتے ہیں۔

نوٹ:...... یہ اس منہج کی ایک مثال ہے، اللہ کے نبی ﷺ کی صحیح حدیث ہے کہ

((لَا یُفْلِحُ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً .))

''وہ قوم کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے اپنے معاملات (حکومت) کو عورت کے سپرد کردیا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس منہج کے بعض لوگ اس حدیث کا ردّ انکار کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ملکہ سبا اپنی قوم کی حاکم وحکمران تھی کیونکہ اس کے اندر حسن تدبیر و معاملہ فہمی تھی، جس کی وجہ سے اس کی قوم، سیّدنا سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں محفوظ رہی۔ لہٰذا عورت حاکم بھی ہوسکتی ہے اور پارلیمنٹ کی صدر بھی۔

ان کی یہ بات غلط اور مردود ہے کیونکہ وہ لوگ کافر تھے، اور یہ (ملکہ سبا) بھی اس وقت کافرہ تھی، اور اگر بالفرض اس کی حکومت صحیح وشرعی ہوتی تو سیّدنا سلیمان علیہ السلام اس کی حکومت کو ختم نہ کرتے، بلکہ اس کو حاکم رہنے دیتے، اور اس کی حکومت برقرار رکھتے۔ ❶

3: یہ لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کی تفسیر، ان کے آثار واعمال اور ان کی سیرت وطریقہ اور ان کی نصوص کو سمجھنے میں فہم وفراست سے ہر کسی پر اعتماد نہیں کرتے، بلکہ وہ اس سے دور رہتے ہیں۔ اور مومنوں کے راستے کے علاوہ دوسرے راستے کی پیروی کرتے ہیں۔

4: ان کی خواہشات اور ان کے اصولِ شرعی نصوص کے موافق ومطابق نہیں ہیں۔

5: یہ عقائد میں بھی تاویلات پر اعتماد کرتے ہیں، اور اللہ کی شان میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اس کے شایانِ شان نہیں ہیں۔ یہ فتنوں کی راہ ڈھونڈتے ہوئے، متشابہات کی تفسیر کے درپے ہوتے ہیں۔

6: یہ لوگ نصوصِ شرعیہ کی تفسیر اپنی خواہشات سے کرتے ہیں، اور یہ قرآن کی ایک آیت کی تشریح دوسری آیت سے کرنا صحیح قرار نہیں دیتے ہیں، اور ایسے ہی لغوی معنی پر بھی اعتماد نہیں کرتے۔

7: تقدیر اور صفات باری تعالیٰ اور دوسری ایسی سماعی نصوص جن کی گہرائی میں جانے سے شریعت نے منع کیا ہے، یہ اس کی گہرائی میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

8: یہ صفات باری تعالیٰ کے بارے میں بدعی الفاظ پر اعتماد کرتے ہیں، جیسے جسم ہے، جوہر ہے، عرض ہے۔

---

❶ از تعلیقات ابن باز.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9: ان کے منہج کی بنیاد باطل وفضول قسم کی بحث وتمحیص اور اختلافات وجھگڑے پر ہے۔

10: ان لوگوں کو خواہشات اور لوگوں کی رائے (آراء الرجال) اور موضوع احادیث پر بھروسہ واعتماد کرنے کی وجہ سے سند کی کوئی پرواہ اور فکر نہیں ہے۔

11: یہ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ شریعت وعقل ایک دوسرے کے مخالف ہیں، اور حقیقت و شریعت اور ان کے اصول اور شریعت کے درمیان اختلاف ہے۔

پھر یہ اپنی خواہشات وعقلیاتِ (منطق) فاسدہ کو حاکم بناتے ہیں، اور ان کو شریعت پر ترجیح دیتے ہیں۔

اہل بدعت اور فتنہ پرور لوگوں کا عمومی منہج:

اوّلاً: ...... یہ حق و باطل کو آپس میں خلط ملط کر دیتے ہیں۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اہل بدعت کی حالت کو بیان کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں:

''یہ لوگ کتاب وسنت (قرآن وحدیث) کو اپنی عقلیات (منطق، فلسفہ) کے ساتھ ٹکراتے ہیں، وہ عقلیات جو حقیقت میں جہلیات ہیں۔ یہ اپنے معاملہ کی بنیاد ایسے مشتبہ ومحتمل اقوال پر رکھتے ہیں، جس میں کئی معنی کا احتمال واندیشہ ہو، اور ان کے معانی میں اشتباہ ہوتا ہے، اور لفظ میں اجمال (بات واضح نہ کرنا) ہوتا ہے جو کہ حق و باطل دونوں کو شامل ہوتا ہے۔''

تو پھر جس میں حق ہوگا اس کو قبول کر لیا جائے گا، اور جو باطل ہوگا اس کو ردّ کر دیا جائے گا، یہ اشتباہ والتباس کی وجہ سے علم کا فائدہ نہیں دیتا۔ پھر اس میں جو باطل معنی ہوتا ہے اس کو وہ نصوصِ انبیاء علیہم السلام (اقوال انبیاء) کے ساتھ ٹکراتے ہیں۔ یہی گمراہی کے پیدا ہونے کا سبب ہے، اور ہم سے پہلی امتیں بھی ایسے ہی گمراہ ہوئیں۔

اور بدعات بھی اسی طریقہ سے ہی پیدا ہوتی اور وجود میں آتی ہیں۔ اور اگر یہ بدعت ہو، اور ہو بھی باطل محض تو اس کو قبول نہیں کیا جائے گا، بلکہ اس کو ردّ کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، اور اس کا انکار کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس معنی میں حق ہو تو یہ بدعت نہیں ہوگی بلکہ موافقِ سنت صحیحہ ہوگی، لیکن اگر یہ حق و باطل دونوں پر مشتمل ہو، اور حق و باطل آپس میں خلط ملط ہو چکے ہوں، جس طرح کہ رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾

(البقرة: ٤٢)

''حق کو باطل کے ساتھ گڈ مڈ، خلط ملط نہ کرو، اور حق کو مت چھپاؤ اس حال میں کہ تم حق کو جانتے ہو۔''

تو اللہ نے حق کو باطل کے ساتھ ملانے اور حق کو چھپانے سے منع فرمایا ہے، اور اسی لبس، سے تلبیس ہے، اور یہ تدلیس ہے۔ تدلیس اس دھوکے کو کہتے ہیں جس کا ظاہر کچھ اور، باطن کچھ اور ہو۔ اسی طرح حق و باطل کو خلط ملط کر دیا جائے تو گویا (اس حق کو باطل کے ساتھ ملانے والے نے) باطل کو حق کی صورت میں ظاہر کیا۔ (اور لوگوں کو حق بنا کر پیش کیا، حقیقت میں باطل یہ ہوتا ہے۔) تو اس نے تدلیس کی جو کہ مذموم فعل ہے۔

اشتباہ و اجمال کی وضاحت:

اجمالِ لفظی :...... ایسا لفظ بولنا کہ جس کے دو معنی ہوں: ایک صحیح ہو اور دوسرا غلط۔ سننے والا سمجھے کہ اس نے صحیح معنی مراد لیا ہے، حالانکہ اس کی مراد باطل و غلط معنی ہوتی ہے۔

معنی میں اشتباہ:...... معنی میں اشتباہ کی دو صورتیں ہیں، ان میں سے ایک حق ہو، اور دوسری باطل و غلط۔ یہ دوسروں کو وہم دلاتا ہے کہ اس نے صحیح کا ارادہ کیا ہے حالانکہ اس کی مراد باطل معنی ہوتی ہے۔

بنی آدم کے گمراہ ہونے کی اصل وجہ و بنیاد مجمل الفاظ اور مشتبہ معانی ہیں، خاص طور پر جب ان الفاظ کو جنونی قسم کے ذہن مل جائیں۔ (اس سے بڑھ کر) اس وقت کیا حالت ہوگی جب خبط، جنون و پاگل پن کے ساتھ تعصب اور خواہش پرستی بھی ہو۔ تو اس وقت دلوں کو ثابت رکھنے والی ذات (اللہ) سے سوال کر کہ وہ تیرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ان اندھیروں میں گرنے سے بچا لے۔ ❶

ثانیاً :......ان کا یہ دعویٰ ہے کہ نصوص دین کے لیے کافی نہیں، اور نہ ہی نصوص (آیاتِ قرآنیہ اور احادیث مبارکہ) حیات انسانی کو منظّم رکھنے کے لیے کافی ہیں۔ اس بارے میں ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں:

(1) کچھ لوگ یہ بات واضح طور پر کہتے ہیں۔

نوٹ :......جس طرح ترابی نے واضح طور پر یہ بات کہی ہے کہ وہ عقیدہ جو محمد ﷺ نے پیش کیا وہ اس زمانے میں نہیں چل سکتا، اور جو احکام اللہ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائے ہیں، وہ اسی زمانے کے لیے صحیح وکارگر تھے، دورِ حاضر میں وہ کفایت نہیں کرتے۔ یہ ترابی وہ شخصیت ہے جس کو بڑے (نام نہاد) اسلامی لیڈروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلك) ❷

(2) کچھ لوگ یہ بات واضح طور پر تو نہیں کہتے، مگر ان کے مذہب کے لوازمات سے یہی سمجھ آتی ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"بعض ان اہل کلام وغیرہ کے جواب میں جو یہ منہ شگافی کرتے ہیں کہ نصوص مکمل شریعت کے لیے کافی نہیں ہیں، یا جو یہ کہتے ہیں کہ نصوص تو شریعت کے دسویں حصہ کے لیے بھی کافی نہیں ہیں (یعنی شریعت کا دسواں حصہ بھی نصوص میں موجود نہیں) یہ قول اہل کلام اور اہل الرائے کے ایک گروہ کا ہے جیسے کہ ابوالمعالی وغیرہ۔ ان کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ بات وہ صحیح ہے جو مسلمان آئمہ دین نے کہی ہے کہ نصوص بندوں کے اکثر افعال کے لیے کفایت کر جاتی ہیں۔ اگرچہ اس بات کا کچھ لوگوں نے انکار کیا ہے، انھوں نے انکار صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ وہ اکثر نصوص کے معانی کو نہ سمجھ سکے جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اقوال ہیں، اور وہ اقوال بندوں کے اکثر احکام کو شامل کیے ہوئے ہیں۔

❶ الصواعق المرسلة: ۳/ ۹۲۶، ۹۲۷۔ ❷ از تعلیقات ابن باز رحمہ اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل بات یہ ہے کہ اللہ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ''جوامع الکلم'' دے کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ ایک ایسا مختصر اور جامع کلمہ بولتے جو ایک مضبوط اور عام اصول ہوتا تھا، اور وہ کلمہ بے شمار عمومی مسائل کو شامل ہوتا تھا۔ اس توجیہہ کے اعتبار سے نصوص بندوں کے احکام کو گھیرے ہوئے ہیں۔'' ❶

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ بات (روزِ روشن کی طرح) ثابت ہے کہ نبی ﷺ کو اس وقت تک موت نہیں آئی کہ جب تک انھوں نے ان تمام دینی و دنیاوی امور کو بیان نہیں کر دیا، جن کی طرف (بندہ) محتاج ہو سکتا ہے، اور اہل السنہ میں سے اس کی مخالفت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر معاملہ اس طرح مانیں، جس طرح بدعتی لوگ کہتے ہیں تو گویا وہ اپنی زبان حال یا واضح طور پر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ شریعت مکمل نہیں ہے، بلکہ شریعت میں کچھ ایسی چیزیں باقی رہ گئی ہیں، جن کا جاننا واجب یا مستحب ہے۔ کیونکہ اگر ان کا یہ عقیدہ ہوتا کہ شریعت مکمل و اکمل اور اتم ہے تو یہ دین میں بدعتیں نہ گھڑتے، اور نہ ہی استدراک کی ہر لحاظ سے کوشش کرتے (استدراک کہتے ہیں کسی امر کی تلافی کرنا، کمی پوری کرنا) جو شخص یہ بات کہتا ہے، وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک چکا ہے۔''

ابن ماجشون فرماتے ہیں:

''میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سنا کہ جو شخص اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے، وہ (بزعم خویش) اس کو اچھا سمجھتا ہے، گویا اس کا یہ ذہن ہے کہ محمد ﷺ نے دین پہچانے میں خیانت کی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ﴾ ''میں نے آج کے دن تمہارے لیے دین کو مکمل کر دیا ہے۔''

جو اس دن دین نہیں تھا، وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتا۔ ❷

❶ مجموع الفتاویٰ: ۱۹/ ۲۸۰۔ ❷ الاعتصام، للشاطبی: ۱/ ۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً:...... یہ اپنے ہی بنائے ہوئے قواعد کے ذریعے وحی الٰہی کا ردّ کرتے ہیں۔ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تیسری بات یہ ہے کہ یہ لوگ شریعت کے مخالف اور دشمن ہیں۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے بندے کے لیے مخصوص مطالب وطرق خاص وجوہات کی بنا پر متعین کیے ہیں، اور اللہ نے اپنے اوامر اور نواہی کے ذریعے، اور وعد (جنت کی بشارت) اور وعید (عذاب سے ڈرانے کے ذریعے) اپنی مخلوق کو مکلّف کر دیا ہے، اور پھر بتا دیا کہ خیر اس میں ہے اور شر اس سے آگے بڑھ کر دوسروں کی طرف متوجہ ہونے میں ہے، کیونکہ اللہ ذوالجلال والاکرام جانتا ہے، ہم نہیں جانتے۔ اور اس (اللہ) نے اپنے رسول ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے، مگر بدعتی ان تمام باتوں کو ٹھکرا کر یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے علاوہ کچھ اور بھی یہاں طرقِ خیر (خیر کے راستے) موجود ہیں۔'' [1]

امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اپنی عقل اور آراء کے ذریعے وحی کا ردّ کرنے والوں نے چار بڑی باتوں کا ارتکاب کیا ہے:

1: انھوں نے نصوص انبیاء علیہم السلام کو ردّ کیا ہے۔

2: وحی کے بارے میں انھوں نے برا گمان رکھا کہ یہ عقل کے منافی و معارض ہے۔

3: موافقِ عقل نصوص کو ردّ کر کے انھوں نے اپنی عقلوں کے ذریعے گناہ کیا ہے، کیونکہ جن نصوص کو وہ بزعم خویش معارض عقل سمجھتے ہیں، وہ واضح طور پر عقل کے موافق ہوتی ہیں۔

4: جو ان کے خود ساختہ اصولوں کی مخالفت کرتا ہے، اس کو یہ کافر و گمراہ اور بدعتی کہتے ہیں۔ حالانکہ جو اقوال انھوں نے گھڑے ہیں، وہ عقل اور نقل (شرعی) دونوں کے مخالف

---

[1] الاعتصام، للشاطبی : ١/ ٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جو نقل (قرآن وحدیث) کو یا ان کے مخالف کی رائے کو لے یہ اس کی رائے کو کمزور اور نیچا سمجھتے ہیں، اور جو اس رائے کو اختیار کرے جو ان کے موافق ہو اس کو یہ کشادہ ورسیع الرائے کہتے ہیں۔ اور یہ ساری چیزیں ان لوگوں میں رائج ہیں، ان کے لیے اللہ نے کوئی نور ہدایت نہیں بنایا، اور ان کے دلوں تک نور نبوت کی کرنیں نہیں پہنچیں۔'' ❶

رابعاً: ...... ان کے منہج میں یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اسلام کے دشمنوں کے لیے شکوک و شبہات کا دروازہ کھولتے ہیں۔ امام ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ان کے لیے یہ بات لائق وزیبا نہیں تھی کہ وہ اپنے لیے قرآن وسنت کے رد کے ہر دروازہ کو کھولنا پسند کر لیتے، کیونکہ اسلام دشمنوں کے لیے یہ دروازہ کھول کر انھوں نے ان کو نفی اور تعطیل (اللہ کو صفات سے عاری سمجھنا) سے واقف کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ انھوں نے اس دروازہ کو کھولا اور ان کے لیے کتاب وسنت کی مخالفت کرنے کا راستہ ہموار کیا، جب وہ (دشمنان اسلام) ان کے (کھولے ہوئے) دروازے سے داخل ہو گئے، اور انہی کے ہموار کیے ہوئے راستے پر چل پڑے تو یہ بھی ان کے ساتھ ہو گئے، اور وحی کی مخالفت کے لیے ان کا اتحاد و اجتماع ہو گیا، اور دعویٰ یہ کیا (کہ وحی) عقل کے مخالف ہے۔

اہل باطل کا رد ہر اعتبار سے سنت پر عمل کر کے ہی کیا جا سکتا ہے، ورنہ انکا رد کرنا ممکن نہیں، اگر بندہ کچھ معاملات میں سنت کی پیروی کرے، اور کچھ معاملات میں سنت کی پیروی چھوڑ کر اس کی مخالفت کرے تو وہ جس قدر سنت کی مخالفت کرے گا، اہل باطل اتنی بات کو ہی لے کر اس پر حجت قائم کر دیں گے، اور اس پر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے۔ اس بات سے جو حق کے زیادہ قریب ہے، ان کی حجت کا پایا جانا، یہ اس چیز سے بچنا ہے، جس نے حق سے کسی چیز کو چھوڑ دیا، جس کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، اور اس پر اپنی کتاب نازل

❶ الصواعق المرسلة: ٢/ ٩٨٨، ٩٩٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی، پس جس نے حق کو چھوڑ دیا تو یہ اہل باطل کی ان پر بہت بڑی حجت ہے۔
اور آپ اہل علم اور اہل کلام میں سے اکثر کو پائیں گے کہ وہ کبھی تو ان کے ساتھ جھگڑنے میں موافقت کرتے ہیں، اور کبھی وہ ان کی حق میں مخالفت کرتے ہیں، پس یہ حق کی مخالفت کر کے اہل حق پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو کہ ناممکن ہے۔ کیونکہ الحمد للہ، جو شخص ہر طرح سے سنت کی پیروی کرتا ہے، اس پر اہل باطل کسی بھی طرح حجت قائم نہیں کر سکتے۔ (ہاں!) اگر وہ بندہ چیونٹی کے برابر بھی سنت سے نکل جائے تو اہل باطل اس پر مسلط و حاوی ہو جائیں گے۔ گویا سنت اللہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ (الأنفال: ۳۳)

"اللہ تعالیٰ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا، جب تک آپ ان میں موجود ہیں۔"

صراطِ مستقیم وہ راستہ ہے جو اس پر چلے گا وہ اللہ کو پا لے گا، اور یہ واضح دلیل ہے جو اس سے روشنی حاصل کرے گا، ہدایت پا جائے گا۔ جس شخص نے (معطل) باطل پرست کی تھوڑی سی بھی موافقت کی (کہ وہ اس موافقت کے ذریعے) اس کو باطل کی نفی کی طرف لے جائے گا۔ ایسے شخص کے لیے اہل علم نے ایک مثال بیان کی ہے، جو بالکل اس کے مطابق ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حق کی مثال ایک سیدھے اور وسیع راستے کی سی ہے جس کے ارد گرد ڈاکو اور چور ہیں، اور ان ڈاکوؤں کے پاس لڑکیاں ہیں، جن کو انھوں نے زیورات اور جھالر دار چادروں کے ذریعے دیکھنے والوں کے لیے سجایا ہوا ہوتا ہے، جب آدمی وہاں سے گزرتا ہے تو وہ اس کے سامنے آ جاتی ہیں، اگر وہ (آدمی) ان کی طرف مائل ہوتا ہے تو وہ اس سے بات کرنے کا ارادہ ظاہر کرتی ہیں، اور اس کو کچھ باتیں کہتی ہیں۔ اور اگر یہ ان کی طرف لوٹ جاتا ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی بات کو قبول کر لیتا ہے تو وہ اس کو قتل گاہ کی طرف لے جاتی ہیں، پھر جب موت اس پر داخل ہو جاتی ہے تو یہ ان کے ہاتھوں قیدی بن جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے۔

تو وہ ایسی قوم سے کیسے لڑے گا جن کے قبضے میں، ہتھیاروں کے سائے میں قیدی بنا پڑا ہے؟ بلکہ یہ تو ان کے مددگاروں میں سے ایک مددگار بن جائے گا، ڈاکوؤں میں ایک ڈاکو بن جائے گا۔

اس مثال کو صرف وہی سمجھ سکتا ہے جو راستے کے قزاقوں اور ڈاکوؤں کے مکر وفریب اور حیلوں سے واقف ہو۔" (وباللہ التوفیق واللہ المستعان) ❶

امام بربہاری رحمہ اللہ کی اسی بات کہ:

((فَمَنْ لَمْ يَأْخُذْ عَنْهُمْ فَقَدْ ضَلَّ وَابْتَدَعَ .))

"جو ان سے ہدایت ورہنمائی نہیں لیتا، وہ گمراہ ہو گیا اور بدعتی بن گیا۔"

سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ یہ چیز اہل سنت کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ہے جو اس کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "وہ گمراہ و بدعتی ہو گیا" اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں، ایسے ہی لازم وملزوم ہیں، جیسے بدعت اور فرقہ پرستی۔

ان کا کہنا ہے کہ ہر بدعت ضلالت و گمراہی ہے، ان کی یہ بات حدیث رسول ﷺ سے ماخوذ ہے۔

((كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ .))

"ہر بدعت گمراہی ہے۔" ❷

---

❶ الصواعق المرسلة: ٤/١٢٥.

❷ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: ٢٠٠٥.

19563

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي ضَلَالَةٍ رَكِبَهَا حَسِبَهَا هُدًى، وَلَا فِي هُدًى تَرَكَهُ حَسِبَهُ ضَلَالَةً، فَقَدْ بُيِّنَتِ الْأُمُورُ، وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ، وَانْقَطَعَ الْعُذْرُ.)) ❶

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کسی سے کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا کہ وہ ہدایت سمجھ کر گمراہی کو اختیار کرلیتا ہے، اور گمراہی سمجھ کر ہدایت کو چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ امور کی وضاحت کردی گئی ہے۔ اور حجت و دلیل ثابت و قائم ہوچکی (لہٰذا) عذر بھی منقطع وختم ہو چکا۔''

یہ اثر اگرچہ سند کے لحاظ سے منقطع ہے، مگر اسی کے معنی اور قریب اللفظ ایک اور اثر بسند صحیح سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہی موجود ہے کہ آپ نے فرمایا:

((إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ، وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ، اللَّهُ يُحَاسِبُ سَرِيرَتَهُ، وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ: إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ.)) ❷

''اللہ کے نبی ﷺ کے زمانہ میں وحی کے ذریعے لوگوں کا مواخذہ کیا جاتا تھا، اب چونکہ وحی منقطع ہوچکی ہے لہٰذا ہم لوگوں کے ظاہری اعمال کے ذریعے مواخذہ کریں گے، جو ہمارے سامنے ہیں۔ ہمارے سامنے جس کے ظاہری اعمال اچھے ہیں، ہم اس پر اعتماد کریں گے، اور اس کو اپنے قریب کریں گے، ہمیں اس کے پوشیدہ معاملات سے کوئی سروکار نہیں، پوشیدہ تنہائی کے معاملات کا

---

❶ الإبانة الکبریٰ، لابن بطة، رقم: ١٦٢ ـ السنة ، للمروزي، رقم: ٩٥.

❷ صحیح بخاري، کتاب الشهادات، رقم: ٢٦٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب اللہ ہی لے گا۔ اور ہمارے سامنے جس کے ظاہری اعمال صحیح نہیں، ہم اس پر بالکل بھروسہ نہیں کر سکتے اگرچہ وہ یہ کہے کہ اس کے پوشیدہ معاملات بہت اچھے ہیں، اور نہ ہی ہم اس کی تصدیق کریں گے۔''

اس اثر سے منہج کے بارے میں کئی مسائل ثابت ہوتے ہیں:

۱: سب سے پہلے ان تمام متحرک تنظیموں کا ردّ ہوتا ہے، جن کی دعوت کی بنیاد کتاب وسنت اور آثارِ صحابہ پر نہیں ہے۔ (ان کی جس بات کا رد ہوتا ہے وہ بات یہ ہے) ہم ان باتوں پر ایک دوسرے سے اتحاد کرتے ہیں جن باتوں پر ہم (دونوں فریق) متفق ہیں، اور جن معاملات میں ہمارے ایک دوسرے سے اختلافات ہیں۔ ہم ان معاملات میں ایک دوسرے سے معذرت کر لیتے ہیں۔ ان کا یہ قاعدہ قرآن وسنت کے برعکس ہے۔ قرآن میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾﴾

(المائدة: ٧٩)

''وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے، روکتے نہیں، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے۔ یقیناً وہ بہت برا تھا۔''

﴿لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾﴾ (المائدة: ٦٣)

''انھیں ان کے عابد و عالم جھوٹ باتوں کے کہنے اور حرام چیزوں کے کھانے سے کیوں نہیں روکتے۔ بے شک برا ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

اور نبی ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ .)) ❶

❶ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٤٩، عن ابي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے جو کوئی بھی برا کام دیکھے، اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس میں اس کی طاقت نہیں تو زبان سے روکے، اگر وہ یہ بھی نہیں کرسکتا تو اس کو دل میں برا جانے، اور یہ (دل سے جاننا) کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔''

اس بارے میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ جس مخالفت کی مذمت و ردّ کیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ مخالفت ہے جو سلف صالحین کے منہج و عقیدہ کے خلاف ہو، مگر جو اختلاف مسائل و احکام کے بارے میں اہل علم کا آپس میں ہے۔ یہ اختلاف تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی پیدا ہو گیا تھا، یہ اختلاف کوئی مذموم اختلاف نہیں، بلکہ ان کے اس اختلاف پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صادق آتی ہے، جس کو سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے:

((إِنِ اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ ، وَإِنِ اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ .)) ❶

''اجتہاد کرنے والا اجتہاد کرتا ہے اگر تو اس کا اجتہاد صحیح ہے تو اس کو (ڈبل) دوہرا اجر ملے گا۔ اور اگر اجتہاد میں اس کو غلطی لگ جاتی ہے تو اس کو (سنگل) ایک اجر ملے گا۔''

اور یہ بات اس طرح بھی نہیں ہے کہ جو شخص کسی ایک معاملہ میں سلف کی مخالفت کرے اس پر گمراہ ہونے کا حکم لگا دیا جائے، بلکہ شریعت الٰہی کی مخالفت کبھی تو کفر تک لے جاتی ہے اور کبھی فسق (گناہ) تک لے جاتی ہے، اور کبھی صرف معصیت اور غلطی تک ہی پہنچاتی ہے۔ ان تمام لوگوں میں سے جو غلطی و خطا کرنے والا ہے، وہ شخص سلف کے قواعد و اصول کی تعظیم تو کرتا ہے، مگر اس کا اپنا اجتہاد یا پھر اس پر اُس کتاب کا اثر ہو جاتا ہے، جو اس نے پڑھی ہوتی ہے، یا وہ اپنے استاد کا اثر قبول کر لیتا ہے۔ ان باتوں میں کسی ایک بات کی وجہ سے وہ اس معاملہ میں سلف کی مخالفت کرتا ہے۔

❶ صحيح بخاري، كتاب الاعتصام، رقم: ٦٩١٩ـ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: ١٧١٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری یہ رائے ان لوگوں کے بارے میں ہے جو فوت ہو چکے ہیں۔ مگر جو زندہ ہیں وہ فتنہ سے بچ نہیں سکتے۔ (جو لوگ فوت ہو چکے ہوں) ان میں سے امام نوویؒ، ابن حجرؒ اور بعض سلف کے بارے میں یہ بھی ملتا ہے کہ انھوں نے بعض ''صفات الٰہی'' میں تاویل کی ہے، جس طرح کہ مجاہد وغیرہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ یہ سچے اور کھرے لوگ تھے۔ ان اصولوں کی پاسداری و تعظیم کرنے والے تھے، جن اصولوں پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمانا: '' رَكِبَهَا '' (وہ اس گمراہی کو ہدایت سمجھ کر اختیار کر لیتا ہے) یہ اس اجتہاد کی طرف اشارہ ہے، جو اجتہاد سنت کے مخالف ہو۔

اس بارے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اہل کلام ظن و تخمین اور کمزور رائے اور ان چیزوں کی پیروی کرتے ہیں جو نفس امارہ چاہتا ہے۔ یہ چیزیں (خواہشات) انسان کو اس مرتبہ سے بھی گرا دیتی ہیں جس کا وہ مستحق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص (اہل کلام میں سے) اس طریقہ پر جدوجہد کرتا ہے جو طریقہ ان کے غیر (اہل السنہ) کا نہیں ہے تو مطلق کثرت جدوجہد میں کوئی فضیلت کا پہلو نہیں ہے۔''

بلکہ فضیلت تو اس میں ہے کہ آدمی سیدھی راہ پر چلے، اور ہدایت کی پیروی کرے، جس طرح کہ ایک اثر میں مذکور ہے:

((مَا ازْدَادَ مُبْتَدِعٌ اجْتِهَادًا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا .)) ❶

''بدعتی بدعت میں جتنی زیادہ کوشش اور اجتہاد کرتا ہے، وہ اللہ سے اتنا ہی زیادہ دور ہو جاتا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے بارے میں فرمایا:

((يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ ،

❶ الحلية ، لأبي نعيم : ٣/ ٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَقِرَاءَ تَهُ مَعَ قِرَاءَ تِهِمْ ، يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ .)) ❶

''ان کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، اور ان کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو حقیر جانو گے، اور ان کی قرأت قرآن (قرآن پڑھنے) کے سامنے اپنی قرأت کو حقیر سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔''

اہل بدعت جو ہمارے ہی قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، جیسے (شیعہ روافض، قدریہ، جہمیہ وغیرہ کے اندر علم و عمل کے بارے میں وہ جدو جہد دیکھی جاتی ہے جو اہل السنہ میں نظر نہیں آتی، اور اس طرح کی تحریک و حرکت بہت سارے اہل کتاب (یہودی، عیسائی) اور مشرکین میں بھی دیکھی جاسکتی ہے، لیکن اس میں ان کی نیت و ارادہ بھی نیکی و اچھائی کا ہوتا ہے، جس طرح کہ (قاضی) فضیل بن عیاض رحمہ اللہ اللہ کے اس فرمان کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (الملك : ٢)

''تاکہ وہ (اللہ) تم کو آزمالے کہ تم میں کون اچھے عمل کر کے لاتا ہے۔''

اور ''احسن'' کا معنی ''اخلص'' خالص اللہ کے لیے، اور ''اصوب'' کا معنی صحیح سنت کے مطابق ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: اے ابوعلی! ''اخلص و اصوب'' کا کیا مطلب؟ انھوں نے فرمایا کہ کبھی عمل خالص اللہ کے لیے تو ہوتا ہے مگر ''اصوب'' یعنی صحیح سنت کے مطابق نہیں ہوتا تو وہ قبول نہیں کیا جاتا، اور اسی طرح کبھی ''اصوب'' یعنی سنت کے مطابق تو ہوتا ہے، لیکن وہ خالص اللہ کے لیے نہیں ہوتا تو بھی قبول نہیں ہوتا۔ عمل اس وقت تک قبول نہیں

---

❶ صحيح بخاري، كتاب المناقب، رقم : ٣٤١٤۔ صحيح مسلم، كتاب الزكوة، رقم: ١٠٦٤، عن ابی سعيد الخدری رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا، جب تک ''اخلص اور اصوب'' دونوں شرطیں بیک وقت اکٹھی نہ ہوں۔ ❶

سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ((حَسَبِهَا هُدَى)) کہ ''وہ اس (گمراہی) کو ہدایت سمجھتا ہے، قرآن مجید سے ماخوذ ہے:

﴿ يَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴾ (الاعراف: ۳۰)

''وہ (گمراہی پر ہوتے ہوئے بھی) سمجھتے ہیں کہ وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ ﴾

(الکهف: ۱۰۳۔۱۰۴)

'' (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ کہہ دیجیے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمھیں بتادوں کہ باعتبارِ اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ جن کی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہوگئیں، اور وہ اس گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔''

دوسرا مسئلہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے: وہ اس من گھڑت اور خود ساختہ قاعدے کا ردّ ہے جس کا لب لباب یہ ہے کہ جو لوگ عقیدہ (توحید) اور (معاملات) میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں ان کا ردّ اور انکار نہ کیا جائے۔

(یہ قاعدہ اس لیے باطل ہے کہ) اس ردّ و انکار کا مقصد کسی خاص شخص اور اس کی ذات کا ردّ مقصود نہیں ہوتا، بلکہ اصل مقصد اللہ کے راستے میں اس کی شریعت و منہج کو ہر فضول شئے سے پاک و ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ اور کتاب و سنت سے اس کے درج ذیل دلائل ہیں:

قرآنِ مجید میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي

❶ التسعينية، لشيخ الاسلام: ۹۲۶.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴿۱۰۴﴾﴾

(الكهف: ۱۰۳ـ۱۰۴)

''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمھیں بتادوں کہ باعتبارِ اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ جن کی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہوگئیں، اور وہ اس گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ﴾ (النساء: ۹٤)

''جب راستے میں تم کو کوئی سلام کرے تو اس کو تم یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے! تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو، اللہ تعالیٰ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں، پہلے تم بھی (تو) ایسے ہی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا تم ضرور تحقیق و تفتیش کرلیا کرو۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ﴾

(آل عمران: ۱۵۲)

''تم میں سے بعض دنیا چاہتے ہیں، اور بعض آخرت کا ارادہ رکھتے ہیں (اپنے اعمال کے ذریعے)۔''

نیز فرمانِ خداوندی ہے:

﴿وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ﴾ (التوبة: ٤٧)

''اور تمہارے اندر ان کے (تمہارے دشمن) جاسوس ہیں۔''

احادیث نبویہ:...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِيْنِنَا شَيْئًا .))

''میں نہیں سمجھتا کہ فلاں فلاں شخص ہمارے دین کو کچھ سمجھتا ہو۔''

سیدنا لیث بن سعد رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں، فرماتے ہیں:

((كَانَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ .)) ❶

یہ دونوں شخص منافقین میں سے تھے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''فتح الباری'' میں فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظن و گمان وہ نہیں تھا جس سے شریعت نے منع کیا ہے، بلکہ یہ تو ایک قسم کا ڈرانا تھا، لہٰذا جس شخص کی کیفیت ان دونوں شخصوں جیسی ہو، ان کے بارے میں ایسے خیالات کا اظہار کرنا منع نہیں ہے، ہاں! جس ظن و گمان سے منع کیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ ایک شخص دیندار ہے، اس کے بارے میں ایسے خیالات کا اظہار نہ کیا جائے، تاکہ اس کا دین و عزت دونوں سلامت رہیں۔'' ❷

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ اَبَا الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةَ خَطَبَانِي ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصَعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ ، وَاَمَّا اَبُو الْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ الْعَصَا عَنْ عَاتِقِهِ .)) ❸

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، میں نے عرض کیا کہ مجھے ابوجہم اور معاویہ نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ تو غریب آدمی ہے اس کے پاس تو مال و دولت ہی نہیں۔ اور رہی بات ابوجہم کی تو وہ اپنی لاٹھی کندھے سے اتارتا ہی نہیں۔''

---

❶ صحيح بخاري، كتاب الأدب، رقم: ٦٠٦٧.

❷ فتح الباری شرح صحيح البخاري: ١٠/ ٤٨٥.

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، رقم: ٢٢٨٤ - سنن نسائی، كتاب النكاح، رقم: ٣٢٤٥ ، عن فاطمة بنت قيس رضی اللہ عنہا. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ''صحیح مسلم'' کی روایت میں ہے کہ:

((وَأَمَّا أَبُوا الْجَهْمِ فَضَرَّابٌ .))

''ابوجہم عورتوں کو بہت زیادہ مارنے والا ہے۔'' ❶

یہ بات واضح ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و محاسن، اور ان کی نیکوکاری میں کسی کو کوئی شک نہیں ہے، مگر یہ مقام خیر خواہی اور مشورہ کے اعتبار سے ایسا مقام ہے، جہاں ڈرانا ہی مقصود تھا، لہٰذا مقصد و مطلب سے زیادہ (محاسن وغیرہ) ذکر نہیں کیے، اور یہاں محاسن اور خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی، کیونکہ اس سے ذہن میں تشویش و کرب پیدا ہوتا اور وہ ان کی غلطیوں سے نظر پھیر لیتی، اور ان کی غلطیوں کو بہت چھوٹا اور حقیر سمجھتی۔ اور اگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوبیاں ذکر کرتے تو شاید وہ ان خوبیوں کو لے لیتی اور ان کی غلطیوں و عیبوں کو بھول جاتی، تو اس سے اصل مقصد فوت ہو جاتا، جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں بیان کیا تھا، وہ مقصد ان دونوں صحابیوں کا ردّ تھا (کہ ان سے نکاح نہ کرو)۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ ، وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ .)) ❷

''ہند بنت عتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے وہ ہمیں اتنا خرچہ بھی نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو۔ ہاں! البتہ (اس وقت ہمیں کافی ہوتا ہے) کیا میں اس کے مال سے کچھ لے لوں اور اس کو اس بات کی خبر تک نہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنا اس کے مال سے لے لو، جس سے تمہارا اور تمہارے بچوں کا گزارہ

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الطلاق، رقم: ٤٧.

❷ صحيح بخاري، كتاب النفقات، رقم: ٥٣٦٤ ، عن عائشة رضي الله عنها.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے۔''

یہ دلائل کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر کی چند بوندیں تھیں، ورنہ اس بارے میں دلائل بہت ہیں۔ خاص طور پر کتب جرح وتعدیل تو اس موضوع سے بھری پڑی ہیں۔ مثال کے طور پر چند واقعات پیش خدمت ہیں:

(1) ابراہیم بن یزید النخعیؒ:

ان کے بارے میں امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:'' یہ وہ شخص ہے جو مسروق رحمہ اللہ سے روایت بیان کرتا ہے لیکن اس نے مسروق سے کچھ نہیں سنا۔''

انہی کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:'' یہ صحیح طرح عربی نہیں جانتا تھا، اور کبھی کبھار اعرابی غلطی بھی کر جاتا تھا۔ ان کا ایک اور عیب بھی جرح وتعدیل میں محدثین بیان کرتے ہیں کہ یہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ کہتا تھا۔'' [1]

کیا آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ ابراہیم بن یزید النخعی رحمہ اللہ جو اہل علم میں سے ہے (اس کے باوجود) اس کی کوئی خوبیاں اور فضیلت نہ ہو؟

کیوں نہیں! ضرور ہیں، مگر یہاں راوی میں ضعف والی چیزیں بیان کرنا مقصود تھیں، اس کے علاوہ دوسرا کوئی مقصد نہ تھا۔

(2) شعیب بن میمون الواسطی:

ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"فيه نظر "......''اس پر کلام ہے۔''

ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" يَروِى الْمَنَاكِيْرَ عَنِ الْمَشَاهِيْرِ "......'' یہ مشہور راویوں سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" ضَعِيْفٌ عَابِدٌ "......''ضعیف عابد ہے۔'' [2]

---

[1] ميزان الاعتدال: ١/ ٨٤.

[2] تهذيب التهذيب: ٢/ ٩٠٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد آپ ان سوالات کو تلاش کریں، اور ان پر غور کریں جو سوال شاگردوں نے اپنے شیوخ واساتذہ سے (دوسروں کے بارے میں) کیے ہیں۔

(3) عبدالرحمٰن بن عبداللہ العمری:

چنانچہ ابوعبید الاجری فرماتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ العمری کے بارے میں سوال کیا، تو ابوداود رحمہ اللہ نے فرمایا: ((لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ.)) ''اس کی بیان کردہ حدیث مت لکھو۔''

(4) خالد بن عمر السعیدی:

اور کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد ہی سے سنا وہ خالد بن عمر السعیدی کے بارے میں فرماتے ہیں: ((لَيْسَ بِشَيْءٍ)) ''یہ کچھ بھی نہیں'' (یعنی رواۃ حدیث میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے)۔

(5) عبدالقدوس الشامی:

ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد سے عبدالقدوس الشامی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ((لَيْسَ بِشَيْءٍ وَابْنُهُ شَرٌّ مِنْهُ)) ''یہ کچھ بھی نہیں، اور اس کا بیٹا اس سے بھی بدتر ہے۔''

آئمہ کا ان لوگوں پر تنقید کرنا دفاعِ دین کے لیے تھا، اور اس بات کی دعوت تھی کہ ہر راوی کو وہ مقام دو جس کا وہ لائق وحقدار ہے۔ یہ ان کی دینی حمیت وغیرت تھی اور اُمت کے لیے خیرخواہی اور حق کا اقرار تھا، وہ اس بارے میں کبھی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے باوجود اس بات کے کہ جن پر ان آئمہ نے جرح کی ہے وہ دیندار اور صاحب فضیلت لوگ تھے، اگر کوئی کتب تاریخ کو پڑھ کر دیکھے تو وہ ان کے بڑے فضائل ومناقب پائے گا، پھر وہ اس جرح اور ان عیوب کو بہت حقیر وکمزور سمجھے گا جو عصر حاضر کے علماء حق نے مخالفین پر (جو جرح) کی ہے۔

ان کے اور ان کی تنظیموں کے جو عیوب بیان کیے ہیں۔ ان باتوں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اہل بدعت اور غلط منہج پر چلنے والے مسلمان لوگوں کی نیکیوں کو رائیگاں و باطل قرار دیتے ہیں، جس طرح بعض لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے، اور دشمنی کی وجہ سے ان علماء پر یہ الزام لگایا ہے، جو علماء منہج سلف پر چل رہے ہیں۔ بلکہ ہم تو انہیں یہ کہتے ہیں کہ ان کی نماز و روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے اعمالِ صالحہ ان کو فائدہ دیں گے، باقی ان کا معاملہ قیامت کے دن اللہ کے سپرد ہے۔لیکن دعاۃ (خطباء و واعظین) پر یہ بات لازم ہے کہ وہ لوگوں کو ان کی بدعتوں اور غلطیوں سے ڈرائیں۔

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَذٰلِكَ أَنَّ السُّـنَّةَ وَالْجَماعَةَ قَدْ أَحْكَمَا أَمْرَ الدِّيْنِ كُلِّهِ، وَتَبَيَّنَ لِلنَّاسِ، فَعَلَى النَّاسِ الْإِتِّبَاعُ .))

”یہ اس لیے کہ اہل سنت والجماعت کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے پورے طور سے واقف کرایا، اور لوگوں کے لیے ان کے سامنے اس کی وضاحت کی (تو اب) لوگوں پر (ان دونوں) کی اتباع و پیروی لازم ہے۔“

یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ دین اسلام صرف وہی ہے، جس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا تھے اور یہی دین ہے، جس کو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا اور چنا ہے۔ دین اسلام کے علاوہ اللہ کے ہاں کوئی دین قابل قبول نہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾ (۱۱۵)

(النساء: ۱۱۵)

”جو شخص باوجود راہِ ہدایت کے واضح ہو جانے کے، رسول کی مخالفت کرے، اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے اُدھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا۔ اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے اپنے بندوں کو اس چیز کی اتباع و پیروی کا حکم دیا ہے، جو اس نے اپنے رسول کریم ﷺ پر نازل فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ﴾

(الاعراف : ۳)

''تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں (دوستوں) کی اتباع مت کرو۔''

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ ، رَحِمَكَ اللّٰهُ! أَنَّ الدِّيْنَ إِنَّمَا جَاءَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمْ يُوْضَعْ عَلٰى عُقُوْلِ الرِّجَالِ وَآرَائِهِمْ وَعِلْمُهُ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهِ فَلَا تَتَّبِعْ شَيْئًا بِهَوَاكَ ، فَتَمْرُقَ مِنَ الدِّيْنِ فَتَخْرُجَ مِنَ الْإِسْلَامِ ، فَإِنَّهُ لَا حُجَّةَ لَكَ فَقَدْ بَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُمَّتِهِ السُّنَّةَ ، وَأَوْضَحَهَا لِأَصْحَابِهِ ، وَهُمُ الْجَمَاعَةُ ، وَهُمُ السَّوَادُ الْأَعْظَمُ ، وَالسَّوَادُ الْأَعْظَمُ ، اَلْحَقُّ وَأَهْلُهُ .))

''یہ بات جان لو، اللہ آپ پر رحم کرے، دین اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، یہ لوگوں کی عقلوں پر اور نہ ہی ان کی آراء واقوال سے تیار ہوا، اور اس (دین) کا علم بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کے پاس ہے، پس آپ ذرہ بھر بھی اپنی خواہشات کی پیروی واتباع نہ کرو (اگر ایسا کرو گے) تو دین سے نکل جاؤ گے، اور اگر دین سے نکل گئے تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے، پھر تمہارے لیے کوئی حیل وحجت نہیں رہے گی۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کے لیے سنت کو بیان کر دیا ہے، اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے اس کی وضاحت فرما دی ہے، اور صحابہ کی جماعت سوادِ اعظم ہے، اور سوادِ اعظم ہی حق اور اہل حق ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف رحمہ اللہ یہ بات بیان کر رہے ہیں کہ اللہ نے دین (اسلام) کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا ہے، چاہے وہ عقائد ہوں یا معاملات یا عبادات، احکامات و معاملات کے لحاظ سے ہو یا پھر سلوک و اخلاق کے لحاظ سے ہو، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے، اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے۔ اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔''

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک فوت نہیں ہوئے، جب تک اللہ نے ان کے ذریعے حجت قائم نہ کر دی، اور ان کے ذریعے دلائل بھی بیان کر دیئے، یہ ایک بڑی نعمت اور احسان عظیم ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمد والشکر والمنة.

اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس دین کی حفاظت کا ذمہ خود ہی لیا ہے (اللہ تعالیٰ نے) قرآن کو ہر قسم کی تحریف و تصحیف، اور ہر قسم کی کمی و زیادتی سے محفوظ رکھا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝﴾ (الحجر: ۹)

''یقیناً ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے، اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

قرآن کی حفاظت یہ بھی ہے کہ اس چیز کی حفاظت کی جائے جو قرآن کی وضاحت و تبیین کرتی ہے۔ یعنی تفسیر اور سنت (حدیث)۔ اس (حدیث) کے بغیر کسی ایک کے لیے بھی یہ بات ممکن نہیں کہ وہ عقائد کے بڑے بڑے مسائل کو جان سکے۔ اور حدیث کے بغیر بہت سارے مسائل حلال و حرام کو جاننا بھی ممکن نہیں، بلکہ اس (حدیث) کے بغیر کسی کے لیے یہ بات بھی ممکن نہیں کہ وہ یہ جان سکے کہ وہ اپنے رب کی عبادت کس طرح کرے گا، چاہے وہ عبادت نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا زکوٰۃ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب اللہ تعالیٰ کسی بات کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے اسباب بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

تو اللہ نے حفاظت قرآن وسنت کے لیے اسباب پیدا کیے ہیں، تو اس کے لیے اس مبارک گروہ کو چن لیا جو کہ صحابہ کا گروہ ہے، جس کو اپنے نبی ﷺ کی رفاقت کے لیے پسند فرمایا اور اپنے دین کی نشر واشاعت، اور ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) کے بعد والوں تک دین پہنچانے کے لیے چن لیا، اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور جسے چاہتا ہے، چن لیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے نبی پاک ﷺ سے اس عظیم نعمت کو ہر طرح سے حاصل کیا، اور اس اہم اور بڑے کام کو خوش اسلوبی سے ادا کیا، اور انھوں (صحابہ کرام) نے اپنی عظیم تر کوششیں اس میں صرف کر دیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا دور ختم ہو گیا۔ تو اس مقام پر ایک اور گروہ اس نعمت کو تھامنے کے لیے منتظر کھڑا تھا، جس کو اللہ نے اس دین کی حفاظت کے لیے پیدا کیا تھا، وہ گروہ تابعین کا گروہ ہے، جنھوں نے نبی ﷺ کے صحابہ سے علم حاصل کیا تو انھوں نے بھی دین کو بڑے اچھے انداز میں بلند و قائم کیا (یعنی وہ دین کو لے کر اُٹھے) اس طرح جب ایک گروہ ختم ہوتا تو دوسرا گروہ آ جاتا، جس کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط ایمان، علم نافع اور عمل صالح سے نواز رکھا ہوتا ہے، وہ اس عظیم کام کو مکمل اخلاص اور کوشش کے ساتھ اٹھا لیتا ہے، اپنے بعد والوں کی طرف بڑھا دیتا، اور ان کے ہاتھوں میں تھما دیتا ہے، یہی سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔

یہ اللہ کا اس اُمت پر فضل واحسان ہے، اس کی وجہ یہ ہے ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی قرآن کے بعد کوئی اور کتاب نازل ہو گی۔ اور آپ ﷺ کی اُمت قیامت تک باقی رہے گی، کیونکہ یہ اُمتوں میں سے آخری اُمت ہے، تو اللہ کی وسیع رحمت نے یہ تقاضا و فیصلہ کیا کہ اس نے ہر زمانے میں ایسے لوگ پیدا کر دیئے جنھوں نے دفاعِ دین کی خاطر اپنی تمام تر صلاحیتیں اس پر صرف کر دیں۔ کتاب و سنت کے توسط سے (یعنی کتاب وسنت کا علم حاصل کر کے) اس کو لوگوں تک پہنچا دیا، تا کہ لوگوں کے لیے اللہ کے رسولوں کے آ جانے کے بعد کوئی حجت و دلیل نہ رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بربہاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((فَتَمْرُقَ مِنَ الدِّيْنِ فَتَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ .))

''جو دین سے نکلے گا تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔''

مناسب ہے کہ امام ابن جریر رحمہ اللہ کی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ذیل میں نقل کر دی جائے۔

﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾ (آل عمران : ۷)

''پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) ہے، وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔''

سیّدنا قتادہ رحمہ اللہ جب یہ آیت پڑھتے ﴿فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ﴾ تو فرماتے: اگر اس سے مراد حروریہ (خوارج اور سبائی) شیعہ نہیں تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اللہ کی قسم! اہل بدر اور اہل حدیبیہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے، مہاجرین و انصار میں سے لوگوں کے لیے ایک خبر ہے، جو اس خبر کو طلب کرے، اور ہر اس شخص کے لیے عبرت ہے، جو عبرت پکڑنا چاہتا ہے، اور اس شخص کے لیے بھی جو عقل و بصارت رکھتا ہے، جب خوارج کا ظہور ہوا، تو اس وقت مدینہ، عراق و شام میں کئی صحابہ کرام موجود تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی زندہ تھیں، ان میں سے نہ کوئی مرد اور نہ ہی کوئی عورت خارجی ہوا، اور نہ ہی انھوں نے اس چیز پر رضا مندی کا اظہار کیا، جس پر خوارج عمل پیرا تھے، اور نہ ہی کبھی ان کی طرف مائل ہوئے۔

بلکہ وہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ذریعے ان کے عیوب (جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے) بیان کرتے، اور ان کی نشانیاں و علامات ذکر کرتے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھیں۔

بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تو اپنے دلوں میں ان کے لیے بغض اور زبانوں کے ذریعے دشمنی رکھتے تھے، اور جب وہ میدان میں ایک دوسرے سے ملے تو اللہ نے صحابہ کے ہاتھوں ان پر سختی کی، اللہ کی قسم! اگر خوارج کا معاملہ صحیح ہوتا تو یہ متحد رہتے، جب کہ یہ گمراہ تھے، تبھی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقوں میں بٹ گئے۔

اور اس طرح ہر وہ معاملہ جو اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو، اس میں شدید قسم کا اختلاف ہوتا ہے، وہ اس چیز پر ایک لمبا عرصہ چمٹے رہے تو کیا وہ اس کے ذریعے کامیاب ہو گئے؟ یا پھر انھوں نے اس کے ذریعے نجات پائی؟ سبحان اللہ! اس قوم کے بعد میں آنے والے پہنوں سے عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟ اگر یہ لوگ ہدایت پر ہوتے تو ضرور اللہ ان کو غلبہ عطا کرتا، ان کو کامیاب کرتا، اور ان کی مدد کرتا، لیکن یہ باطل طریقے پر تھے۔ اللہ نے ان کو جھوٹا قرار دیا، (لوگوں کے ذریعے) اور ان کی دلیل کو باطل کر دیا۔

تم (غور وفکر کے بعد) دیکھو گے کہ جب کبھی بھی ان کا کوئی گروہ نکلا، اللہ نے ان کی باتوں کو جھٹلا دیا، اور ان کے خونوں کو لوگوں کے ذریعے بہا دیا، ان سے بچو، اللہ کی قسم! یہ ان کا برا دین ہے، اس سے دور رہو۔ اللہ کی قسم! یہودیت بدعت ہے، عیسائیت بدعت ہے، (حروریہ) خارجیت بدعت ہے، سبائیت (شیعیت) بدعت ہے۔ نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کتاب نازل فرمائی۔ (یعنی کتاب اللہ میں ان کے حق میں کچھ نہیں کہا) اور نہ ان کو نبی کریم ﷺ نے سنت قرار دیا ہے۔ (یعنی سنت میں بھی اس بارے میں کچھ نہیں کہا)

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَمَنْ خَالَفَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الدِّيْنِ فَقَدْ كَفَرَ .))

”جس نے دینی معاملات میں سے کسی ایک معاملہ میں بھی نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی مخالفت کی اس نے یقینی طور پر کفر کیا۔“

کفر کی دو قسمیں ہیں:

(1) کفر اعتقادی:...... اس کفر کی وجہ سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

(2) کفر عملی:...... کفر عملی کا مرتکب اس وقت تک دائرہ اسلام میں رہتا ہے، جب تک وہ ایسے اعمال سرانجام نہ دے جو کہ ایمان کے منافی ہوں۔ مثلاً بتوں کو سجدہ کرنا اور قرآنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید کی توہین کرنا وغیرہ۔

(نوٹ) ...... یہ تقسیم اہل علم کے ہاں مشہور و معروف ہے۔ یہ کوئی من گھڑت اور نئی تقسیم نہیں ہے۔ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں ایک اور قاعدہ ہے وہ یہ کہ کفر کی دو قسمیں ہیں:

1۔ کفرِ عملی۔

2۔ کفر (جحود) انکاری وعنادی کفر۔

کفر جحودی وانکاری ...... یہ ہے کہ انسان اس چیز کا انکار کرے، جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ یہ بات محمد ﷺ اللہ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اور اللہ کے اسماء وصفات اور افعال وکلام کا صرف ضد اور عناد کی بنیاد پر انکار کرے۔ پھر کفر عملی کی بھی دو اقسام ہیں۔

کفر عملی ......جس میں اس کا مرتکب ایسا کام کرے جو ایمان کے منافی ہو، جیسے بتوں کو سجدہ، قرآنِ مجید کی توہین، نبی کو قتل کرنا، اور نبی ﷺ کو گالی دینا وغیرہ۔

ہاں! جو شخص عقیدہ کے معاملات میں صحابہ کی مخالفت کرے تو اس سے کوئی تاویل وغیرہ قبول نہیں ہوگی، وہ کفر اکبر کا مرتکب ہوا ہے۔ اور جو شخص عقیدے کے علاوہ اور معاملات میں صحابہ کی مخالفت کرتا ہے تو وہ اہل السنہ (اہل الحدیث) کے زمرہ سے خارج ہوگا۔ مثلاً روافض (شیعہ) معتزلہ، اشاعرہ وغیرہ ہیں، جنھوں نے اسماء وصفات میں تاویل وتحریف کا ارتکاب کر کے منہج صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انحراف کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات سے اجتناب کرنا

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ! أَنَّ النَّاسَ لَمْ يَبْتَدِعُوْا بِدْعَةً قَطُّ حَتَّى تَرَكُوْا مِنَ السُّنَّةِ مِثْلَهَا ، فَاحْذَرِ الْمُحْدَثَاتِ مِنَ الْأُمُوْرِ ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَالضَّلَالَةُ وَأَهْلُهَا فِي النَّارِ .))

”یہ بات آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ جب کبھی بھی لوگ بدعت گھڑتے ہیں تو نتیجتاً وہ اس کے بدلے میں اس جیسی ایک سنت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو آپ من گھڑت امور سے بچیے کیونکہ ہر نیا کام من گھڑت اور بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی کا مرتکب (گمراہ) جہنم میں جائے گا۔“

ابواسماعیل الہرویؒ اپنی کتاب ” ذم الکلام واھلہ “ میں اپنی سند سے حسان بن عطیہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

((مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ فِي دِيْنِهِمْ بِدْعَةً إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِثْلَهَا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ لَا يَرُدُّهَا عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) ❶

”کوئی بھی قوم اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کرتی مگر (وہ بدعت ایجاد کرلیں تو) اللہ ان سے اس جیسی سنت کو اُٹھا لیتے ہیں، پھر اس سنت کو قیامت تک ان کے پاس نہیں لوٹاتے۔“

اور اسی طرح (ابواسماعیل الہروی) امام اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((إِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ عَنْ بِدْعَةٍ إِلَّا تَعَلَّقْتُمْ بِالْأُخْرَى هِيَ أَضَرُّ

❶ سنن دارمی، المقدمة ، رقم: ۹۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ مِنْهَا .))

''تم ایک بدعت کو چھوڑتے ہو اس کے بدلے اس سے زیادہ ہلاکت خیز بدعت کو اختیار کر لیتے ہو۔''

اسی طرح سفیان ثوری رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے، وہ کہتے ہیں:

((اَلْبِدْعَةُ أَحَبُّ إِلَىٰ إِبْلِيْسَ مِنَ الْمَعْصِيَةِ لِأَنَّ الْمَعْصِيَةَ يُتَابُ مِنْهَا ، وَالْبِدْعَةُ لَا يُتَابُ مِنْهَا .)) [1]

''شیطان کو بدعت نافرمانی و گناہ سے زیادہ محبوب و پسند ہے۔ کیونکہ گناہ و نافرمانی سے تو توبہ کر لی جاتی ہے مگر بدعت سے توبہ اکثر طور پر نہیں کی جاتی۔''

اسی طرح ارطاۃ بن منذر السکونی رحمہ اللہ سے منقول ہے، وہ کہتے ہیں:

((يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَئِنْ يَكُوْنَ ابْنِيْ فَاسِقًا مِنَ الْفُسَّاقِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ صَاحِبُ هَوًى .))

''اے ابو محمد! میرا بیٹا فاسق و فاجر ہو جائے مجھے یہ تو پسند ہے، مگر یہ چیز پسند نہیں کہ وہ خواہش پرست، بدعتی ہو جائے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان لوگوں کا ردّ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''جو طلب اصلاح کے لیے قرآن سننے اور قصوں کے سننے میں کوئی فرق نہیں سمجھتے، اسی وجہ سے شریعت نے اس شخص کا ردّ بڑے جزم (اہتمام) کے ساتھ کیا ہے، جو بدعت ایجاد کرتا ہے، اور اگر کوئی شخص اس سے دامن بچا لیتا ہے، مکمل طور پر نہ تو اس کو ترک کرتا ہے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی کوئی ثواب ہے۔

بظاہر یہ معاملہ (بدعت) ایک ہلکا و معمولی معاملہ معلوم ہوتا ہے، مگر لازمی طور پر یہ دل اور دین میں فساد پیدا کرتا ہے، جو کہ اس کے اندر شریعت کی منفعت کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوگا، کیونکہ دل بیک وقت عوض (سنت) اور معوض (بدعت) کے

---

[1] شرح السنة ، للبغوی.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے وسیع نہیں ہو سکتا۔''

مغربی فضلاء (مفکرین) میں سے کسی ایک کا قول ہے کہ ''ایسی کتابوں سے سیرابی وغذا (روحانی) حاصل کرنا جو نہ تو کتاب وسنت سے ماخوذ ہوں اور نہ ہی آثار صحابہ سے، بلکہ ان کا ماخذ انسانی سوچ اور تجربہ ہو، تو ایسی کتابیں علم اور سیرت صحابہ سے فائدہ اُٹھانے سے مانع ہوتی ہیں۔ (لہٰذا ایسی کتابوں کا پڑھنا صحیح نہیں ہے) کیونکہ متضاد غذاؤں کا جمع ہو جانا ناممکن ہے، ہم نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں (جو مذکورہ بالا کتابیں پڑھتے ہیں) میں آثار مرض آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔

پہلے پہل تو وہ اپنے آپ میں قید ہو جاتے ہیں، اور چپ ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ بزعم خویش وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تبدیلی ان کے اندر جماعتی زندگی کو چھوڑنے کی وجہ سے ہے۔ پھر وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ یہ آئمہ حکومتی مولوی اور عمال ہیں، اور یہ وظیفہ خور اور تنخواہ دار امام ہیں۔ یہ ان پر شیطان کا پہلا وار ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ اس سے بڑی گمراہی میں واقع ہو جاتے ہیں۔ چند مہینے یا سال ہی گزرتے ہیں کہ وہ حکومت اور جو حکومت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوں ان کو کافر کہنا شروع کر دیتے ہیں، پھر بیماری اور بڑھتی ہے اور اپنے عروج کو پہنچتی اور مکمل ہو جاتی ہے، اس وقت وہ ان کو کافر قرار دے دیتے ہیں۔

ان کو اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ اپنے اس رویہ سے دشمنانِ دین یعنی یہود و نصاریٰ کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں، اور ان کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہی لوگوں کی وجہ سے دعوت اسلامیہ کو ہر شہر میں اس کے پھلنے پھولنے اور مضبوط ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا جاتا ہے۔ واقعات اس بات کے گواہ ہیں۔''

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَاحْذَرْ صِغَارَ الْمُحْدَثَاتِ مِنَ الْأُمُوْرِ، فَإِنَّ صَغِيْرَ الْبِدَعِ يَعُوْدُ حَتَّى يَصِيْرَ كَبِيْرًا.))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''چھوٹی چھوٹی بدعتوں سے بھی بچو، کیونکہ چھوٹی بدعتیں ہی چلتے چلتے بڑی ہو جاتی ہیں۔''

علامہ بربہاری کی یہ بات صحیح ہے، اور علماء اہل السنہ (اہل الحدیث) کی زبانوں پر مشہور ہے۔

سیّدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے ابھی مسجد کے اندر ایک چیز دیکھی ہے جو مجھے عیب دار لگی ہے، مگر الحمدللہ! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں خیر و بہتری ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ نے عشاء کی نماز یہیں پڑھی، تو آپ اس کو خود ہی دیکھ لیں گے۔ سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے مسجد میں چند ایک حلقے دیکھے ہیں، وہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہے تھے، ان کے ہاتھوں میں کنکریاں تھیں، اور ان میں سے ایک آدمی ان کو حکم دیتا کہ سو دفعہ ''اللّٰہ اکبر'' کہو، تو وہ سو دفعہ ''اللّٰہ اکبر'' کہتے ہیں، پھر وہ ان کو کہتا ہے کہ سو دفعہ '' لا اله الا اللّٰہ '' کہو، تو وہ سو دفعہ '' لا اله الا اللّٰہ'' کہتے۔ پھر وہ ان سے کہتا ہے کہ سو دفعہ ''سبحان اللّٰہ'' کہو، تو وہ سو دفعہ ''سبحان اللّٰہ'' کہتے۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے ان سے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ اپنی برائیاں اس طرح گنیں، اور ان کو آپ یہ ضمانت دیں کہ اس طرح کرنے سے ان کی نیکیاں ذرہ بھر بھی ضائع نہ ہوں گی۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، پھر عبداللہ بن مسعود چل پڑے تو ہم بھی ان کے ساتھ چل پڑے، یہاں تک کہ عبداللہ بن مسعود ان حلقوں میں سے ایک حلقے والوں کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا: تم یہ کیا کر رہے ہو؟ انھوں نے کہا کہ: اے ابو عبدالرحمٰن! یہ کنکریاں ہیں جن پر ہم '' اللّٰہ اکبر ، لا اله الا اللّٰہ '' اور ''سبحان اللہ'' کو گنتے ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تم ان پر اپنے گناہوں کو گنو، میں تم لوگوں کو ضمانت دیتا ہوں کہ اس طرح تمہاری نیکیاں ضائع نہیں ہوں گی۔'' اے امت محمد! افسوس تم ہلاکت کی طرف کتنی جلدی چل پڑے، ابھی تو تمہارے اندر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ زندہ ہیں، اور یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے ہیں جو ابھی پرانے نہیں ہوئے، اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برتن ابھی ٹوٹے نہیں۔

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک تم (اپنے زعم میں) ایسی ملت و دین پر ہو جو ملت دین محمد ﷺ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہے، یا پھر تم گمراہی کا دروازہ کھولنے والے ہو، ان لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہم تو صرف خیر خواہی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کتنے ہی خیر کا ارادہ و نیت رکھنے والے ہیں جو خیر کو پہنچ نہیں پاتے، بے شک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایسی قومیں آئیں گی کہ جو قرآن کو پڑھیں گی، مگر قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اُترے گا۔ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اکثریت تم میں سے ہے، پھر وہ وہاں سے پھرے اور واپس چلے گئے۔

عروۃ بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی اکثریت کو دیکھا کہ جنگ نہروان کے دن وہ ہم پر نیزے برسا رہے تھے۔ [1]

یہ اثر بدعت اور اہل بدعت کے خطرات کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور بدعت کا انجام یہ ہے کہ آخر کار اہل بدعت اہل توحید سے جنگ و جدل کرتے ہیں اور یہ کہ چھوٹی بدعت بڑھ کر بڑی ہو جاتی ہے۔

امام بربہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَكَذَلِكَ كُلُّ بِدْعَةٍ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، وَكَانَ أَوَّلُهَا صَغِيرًا يَشْبَهُ الْحَقَّ فَاغْتَرَّ بِذَلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيهَا ، ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعِ الْخُرُوجَ مِنْهَا ، فَعَظُمَتْ وَصَارَتْ دِينًا يُدَانُ بِهَا ، فَخَالَفَ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ، فَخَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ .))

''اسی طرح ہر وہ بدعت جو اس امت کے اندر پیدا ہوتی ہے وہ ابتداء میں چھوٹی تھی اور حق کے متشابہ تھی، جو اس میں داخل ہوا، اس نے اس سے دھوکہ کھایا، پھر اس بدعت سے نکلنے کی اس میں ہمت نہ رہی، پھر یہ بڑھتے بڑھتے ایک الگ

[1] سنن دارمی، المقدمة، رقم: ۲۱۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین بن گیا جس کو اس نے اختیار کیا تو (نتیجتاً) اس نے صراطِ مستقیم کی مخالفت کی اور اسلام سے نکل گیا۔''

اس بات پر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا وہ اثر دلالت کرتا ہے جو انہوں نے ایک آدمی کو خط لکھتے ہوئے تحریر فرمایا:

((سَلَامٌ عَلَيْكَ .))...... ''تجھ پر سلام وسلامتی ہو۔'' اس کے بعد میں تجھے اللہ کے دین پر انحصار اور آپ ﷺ کی سنت کی اتباع پر اکتفا کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، اور اس سے بچنے کی جسے بعد والوں نے گھڑا ہے، آپ کی سنت جاری ہو چکی، اور اس پر ہی تکلیف اُٹھانا کافی ہے، پھر یہ بات بھی تیرے ذہن نشین ہو جائے کہ جب بھی کوئی بدعت آتی ہے تو اس (بدعت) سے پہلے جو چیز معتبر ہوتی ہے وہ چلی جاتی ہے، کیونکہ سنت وہ چیز ہے جس پر وہ لوگ چلے جو یہ جانتے تھے کہ اس (سنت) کے برعکس اور مقابل و معارض گمراہی، غلطی، جہالت، اور حماقت و بے وقوفی ہے، اپنے نفس کو اس چیز پر راضی کر جس پر قوم (صحابہ) نے اپنے نفسوں کو راضی کیا، بے شک انہوں نے علم کی بنا پر توقف اختیار کیا اور گہری بصیرت کی وجہ سے رُکے رہے۔

اور معاملات کا پردہ چاک کرنے پر زیادہ قادر تھے، اور اگر اس میں فضیلت ہوتی تو وہ اس کے زیادہ مستحق وحق دار تھے، وہ تم سے پہلے گزرے ہیں۔ اور اگر ہدایت وہ چیز ہے جس پر تم ہو تو کیا تم ہدایت میں ان سے بھی سبقت لے گئے ہو (اور ایسا نہیں ہو سکتا) تو پھر تم عذر پیش کرو کہ یہ معاملات ان کے بعد پیش آئے ہیں، تو لامحالہ ان اُمور کو انہوں نے ہی گھڑا ہو گا، جو ان کے راستے کے علاوہ دوسرے راستے کی پیروی کرتے ہیں اور خود کو ان سے بیزار سمجھتے ہیں۔ پس تحقیق ہم نے صفات کے بارے میں کلام کیا جو ان کے کلام کے علاوہ تھا تو وہ تقصیر و کمی اور توہین ہے۔ اور کچھ ان سے آگے بڑھنے لگے یہ ان کے لیے قیامت کے دن حسرت ہو گی، اور کچھ لوگوں نے ان سے کمی کی تو وہ (صراطِ مستقیم پر) قرار نہ پا سکے، اور کچھ لوگوں نے ان سے نظریں پھیریں، تو انہوں نے غلو کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے باوجود کہ وہ صراطِ مستقیم پر تھے، اگر تو یہ کہے کہ فلاں فلاں آیت کہاں جائے گی؟ اور اللہ نے ایسے ایسے کیوں کہا؟ تحقیق انہوں نے بھی وہی پڑھا جو تم نے پڑھا، اور اس کی تفسیر کو جانا جس کی تفسیر و تاویل سے تم ناآشنا و جاہل ہو، پھر ان ساری باتوں کے بعد انہوں نے کہا: ''ہدایت یافتہ وہی ہوسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق دے، کیونکہ ہدایت کی توفیق دینا، اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اور وہی جانتا ہے کہ ہدایت کے قابل کون ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفین وحی الٰہی کا طریقہ ومنہج

جو لوگ وحی الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں، ان کے منہج میں ''ابتداع'' یعنی بدعت بھی شامل ہے۔

بدعت:

یہ ایک عظیم معاملہ ہے۔ اس بدعت کی وجہ سے ہی عقیدہ میں تبدیلی اور شریعت میں تغیر واقع ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ﴾

(الشوریٰ: ۲۱)

''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے ہیں) جنہوں نے ان کے لیے ایسے (احکام) دین میں مقرر کر دیے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔''

اسی لیے اللہ تعالیٰ کے نبی محمد ﷺ نے اپنے اس خطبہ میں بدعت سے ڈرایا جس کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ''گویا کہ وہ ہمیں الوداعی خطبہ محسوس ہونے لگا تھا۔''

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا، ایسا وعظ جس کی وجہ سے آنکھیں بہہ پڑیں، اور دل کانپ اٹھے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کسی الوداع کرنے والے کا وعظ لگتا ہے، ہمیں نصیحت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ تم پر کسی حبشی غلام کو بھی امیر کیوں نہ مقرر کر دیا جائے (اس کی بھی اطاعت کرو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک تم میں جو کوئی میرے بعد زندہ رہے گا، وہ بہت بڑا اختلاف پائے گا۔"

وہ اختلاف ہی بدعت ہے، اور یہ اُمت کو عاجز کر دینے والی بیماری ہے، جس کی دوا اور علاج اللہ کے نبی ﷺ نے بیان فرما دیا، آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم پر میری اور میرے بعد میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم وضروری ہے اس کو مضبوطی کے ساتھ اپنی داڑھوں میں جکڑ لو، خبردار! نئے اُمور سے بچنا، کیونکہ ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے۔" ❶

اور اللہ کے نبی ﷺ اپنے خطبہ مبارک میں بدعت سے ڈرایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ اَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ .))

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات گھڑی جو اس دین میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔" ❷

ہر وہ شخص جس نے کوئی نئی بات گھڑی، اور اس کو دین کی طرف منسوب کیا حالانکہ وہ دین کی بات نہیں ہے، اور نہ اس کی دین میں کوئی دلیل ہے تو وہ اس کی طرف لوٹ جائے گی، دین کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے، چاہے وہ اعتقاد وعقیدہ سے تعلق رکھتی ہو، جیسے قبر پرست لوگوں کی بدعات، یا پھر مؤولہ (صفات باری میں تاویل کرنے والوں) کی بدعات ہوں، یا مشبھۃ (خالق کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینے والوں) کی بدعات ہوں، یا پھر ان بدعات کا تعلق اعمال سے ہو جیسے آجکل کی بہت سی موجودہ بدعات (مثلاً عید میلاد النبی، شب جمعہ اور محرم کی بعض بدعات) یا پھر ان بدعات کا تعلق اقوال سے ہو، جیسے آج کل کے من گھڑت اذکار وغیرہ، جو آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب السنة، رقم: ٤٦٠٧، سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم: ٢٦٧٦۔ سنن ابن ماجه فی المقدمه، رقم: ٤٢۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلح رقم: ٢٦٩٧۔ صحیح مسلم، کتاب الاقضية، رقم: ١٧١٨، عن عائشة رضی اللہ عنہا.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے اس سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔'' ❶

اس صحابی نے اپنی ذاتی مصلحت کو شریعت کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا، اور یہی سلف صالحین رحمہم اللہ کا طریقہ کار تھا کہ وہ شریعت کے کسی حکم وامر کو چھوڑتے نہیں تھے، بلکہ تمام احکام واوامر پر عمل کیا کرتے تھے، اور سلف صالحین نہ ہی ان لوگوں میں سے تھے جو اپنی خواہشات کو اپنا الٰہ بنا لیتے ہیں کہ اگر شریعت کا کوئی معاملہ ان کی طبیعت کے موافق ہو تو عمل کر لیا، اور اگر خواہش کے مطابق نہ ہو تو چھوڑ دیا، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝﴾ (البقرہ: ۸۷)

''(کیا ایسا نہیں کہ) جب کبھی بھی تمہارے پاس رسول وہ چیز لائے جو تمہاری طبیعتوں کے خلاف ہو تو تم نے جھٹ سے انکار کیا۔ پس بعض کو تو تم نے جھٹلا دیا اور بعض (رسولوں) کو قتل کر ڈالا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تو اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع کر دیا تھا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

یزید بن عمیرہ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے، یہ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا معمول ذکر کرتے ہیں کہ وہ جب بھی محفل ذکر میں بیٹھتے تو فرماتے: اللہ حکمت اور عدل والا ہے، اور شک کرنے والے ہلاک ہو گئے، ایک دن سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے بعد بہت سارے فتنے ظہور پذیر ہوں گے، جن میں سے ایک فتنہ کثرتِ مال کا ہے اور قرآن کو کھول دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کو مومن و منافق، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے، غلام اور آزاد، سب دیکھیں گے، قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میری اتباع نہیں کرتے، حالانکہ میں نے قرآن ہی پڑھا ہے؟ وہ لوگ ہرگز ہرگز اس

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البیوع، رقم: ۱۵۴۸، عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیروی نہیں کریں گے، حتی کہ (اس قاری قرآن) کے علاوہ کوئی اور شخص ان کے لیے بدعت ایجاد کرے گا (یہ اس کی پیروی کریں گے) تم اس بدعت سے بچتے رہو جس کو وہ گھڑے گا، یقیناً جو اس نے بدعت ایجاد کی ہے، وہ گمراہی ہے، اور سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں حکیم (دانا) کے گمراہ کرنے سے ڈراتا ہوں، کیونکہ کبھی کبھار شیطان دانا آدمی کی زبان سے بھی گمراہی کا کلمہ کہلواتا دیتا ہے، اور کبھی کبھار منافق حق بات کہہ دیتا ہے؟ (یزید کہتے ہیں) میں نے سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم کرے، آپ ذرا مجھے پہچان کرادیں کہ دانا آدمی بھی گمراہی کا کلمہ کہتا ہے، اور منافق بھی کلمہ حق کہہ سکتا ہے؟ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیوں نہیں! دانا کے اس کلام سے بچ اور جس کے بارے اسے یوں کہا جائے کہ یہ کیا ہے؟ وہ اس گمراہی کو تیرے لیے حق سے علیحدہ بیان نہیں کرے گا، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے اس حکم سے رجوع کرلے، یا پھر جب وہ حق کو سنے تو اس کو قبول کرلے، یقیناً حق پرنور اور تابناک ہوتا ہے۔'' [1]

اس اثر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کبھی کبھار انسان کتاب وسنت کی طرف دعوت دینا صرف اس دلیل کی بنا پر ترک کردیتا ہے کہ لوگ تکرار کی طرف مائل ہوچکے ہیں، خاص طور پر جب یہ ان کا اپنا کیا دھرا ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جامع مانع قول یہ ہے کہ شریعت کو کبھی کسی خاص مصلحت کی وجہ سے نہیں چھوڑا جاسکتا، بلکہ اللہ نے ہمارے دین کو مکمل کردیا ہے، اور اپنی نعمت کو تمام کردیا ہے، جو بھی چیز جنت کے قریب لے جاسکتی تھی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ضرور بیان فرمادیا ہے، اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسی واضح وروشن شریعت پر چھوڑا ہے جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے، اس سے روگردانی کرنا ہلاک ہونا ہے۔

[1] سنن ابی داؤد، کتاب السنہ، رقم: ٤٦١١. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جس شخص نے صرف عقل کی بنا پر مصلحت کو اپنا عقیدہ بنا لیا ہو اگر چہ شریعت میں اس کے بارے کوئی دلیل وارد نہ ہوئی ہو، تو اس میں دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی:

1:...... یا تو اس بارے شریعت میں کوئی نص موجود ہوگی لیکن اس ناظر کو نہیں ملی ہو گی۔

2:...... یا تو پھر وہ سرے سے مصلحت ہی نہیں ہوگی اگر چہ یہ شخص بزعم خویش اس کو مصلحت سمجھتا ہو، کیونکہ مصلحت تو وہ ہوتی ہے جس میں اجتماعی فائدہ ہو، اور بہت سارے لوگوں کو کسی چیز کے بارے میں یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ چیز دین و دنیا دونوں کے لیے مفید ہے، حالانکہ اس میں فائدے کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿قُلْ فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا﴾ (البقرہ: ۲۱۹)

''آپ کہہ دیجیے کہ ان دونوں (شراب اور جوا) میں بہت بڑا گناہ اور لوگوں کا اس میں دنیاوی فائدہ بھی ہے، مگر ان کا فائدہ ان کے گناہ سے بہت کم ہے۔'' [1]

معاصرین علماء میں کسی ایک کا یہ قول ہے:

''دعاۃ (دعوتِ دین علی منہج السلف) پہنچانے والے کی قاموس (ڈکشنری) سے لفظ مصلحت نکال دو کیونکہ یہ جملہ گمراہ کرنے والا اور شیطان کو گھسنے کا موقع فراہم کرنے والا ہے، وہ (شیطان) ان کے پاس اس راستہ سے آتا ہے جو ان لوگوں کے ہاں بڑا قوی ہوتا ہے، وہ شخص کبھی مصلحت کا لبادہ اوڑھ کر آتا ہے۔ مصلحت تو کبھی یہ بھی تقاضا کرتی ہے کہ بندوں کی عبادت کی جائے۔ اور اس وقت دعاۃ اس اصل منہج کو بھول جاتے ہیں جس منہج کی بنیاد قرآن و حدیث اور

[1] مجموع الفتاوی: ۱۱/۳٤٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین رحمہم اللہ کی سوچ پر ہے، مختلف قسم کے دعاۃ (جن کی دعوت الگ الگ طرز پر ہے) پر لازم ہے کہ وہ اصل منہج کو تھامے رکھیں، ان دعاۃ کو ہر دم ایک ہی خطرے سے بچتے رہنا چاہیے، وہ خطرہ منہج سلف سے ہٹ جانے کا ہے، چاہے منہج سلف سے انحراف کا سبب کچھ بھی ہو، اور چاہے انحراف تھوڑا ہو یا زیادہ، دونوں صورتوں میں وہ خطرناک ہے۔'' واللہ اعلم!

ان دعاۃ میں سے کچھ لوگ مصلحت کا شکار ہو جاتے ہیں، حالانکہ وہ اس کے مکلّف نہیں ہیں۔ وہ ایک ہی بات کے مکلّف ہیں کہ وہ منہج سلف صالحین سے انحراف نہ کریں، اور ان کے طریقہ وراستہ کو نہ چھوڑیں۔

3:......نصوص وحی کی تیسری وجہ رائے ہے، جس کو قیاس فاسد کا نام دیا جاتا ہے، اس کے بارے میں فقہاء کہتے ہیں کہ نص کے مقابلہ میں قیاس کرنا صحیح نہیں ہے۔

سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بِـأَنَّـهُ سَـوْفَ يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ يُعَارِضُونَ النُّصُوصَ بِآرَائِهِمْ .))

''یقیناً آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو نصوص (قرآن وحدیث) کو اپنی آراء کے ساتھ ٹکرائیں گے۔''

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا .)) [1]

''اللہ تعالیٰ اس علم کو اس انداز سے نہیں اُٹھائے گا کہ اسکو علماء کے سینوں سے نکال دے، لیکن اللہ اس علم کو (اس دنیا سے) علماء کی وفات کے ذریعے اُٹھائے گا،

[1] صحيح مسلم، كتاب العلم، رقم: ١٠٠ ، عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہیں بچے گا، لوگ جاہلوں کو اپنا سردار و عالم بنا لیں گے۔ پس جاہلوں سے پوچھا جائے گا، اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے، دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

((لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ .)) ❶

''اگر دین عقل کا نام ہوتا تو موزوں پر مسح اوپر کی بجائے پاؤں کے نیچے سے کرنا زیادہ بہتر ہوتا۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

((عَجِبْتُ لِقَوْمٍ عَرَفُوْا الْإِسْنَادَ وَصِحَّتَهُ يَذْهَبُوْنَ إِلٰى رَأْيِ سُفْيَانَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور: ٦٣) أَتَدْرِي مَالْفِتْنَةُ؟ اَلْفِتْنَةُ الشِّرْكُ، لَعَلَّهٗ إِذَا رَدَّ بَعْضَ قَوْلِهٖ أَنْ يَقَعَ فِي قَلْبِهٖ شَيْءٌ مِنَ الزَّيْغِ فَيُهْلِكَ .))

''مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے، جو اسناد (سند حدیث) کو بھی جانتے ہیں، اور اس کی صحت کو بھی، اس کے باوجود سفیان رحمہ اللہ کی رائے کی طرف رجوع کرتے ہیں، باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ (النور: ٦٣)

''سنو جو لوگ رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرانا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب (نہ) پہنچے۔''

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، رقم : ١٦٢. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیا تو جانتا ہے کہ فتنہ کیا چیز ہے؟ فتنہ سے مراد شرک ہے۔ جب وہ بعض آیات کو ٹھکراتا ہے تو شاید کہ اس کے دل میں کچھ کجی و ٹیڑھا پن پیدا ہو جائے، اور وہ ٹیڑھا پن اس کو ہلاک کر دے۔''

رائے کے ذریعے مخالفت و معارضت کے کئی مناہج اور طریقے ہیں، ان میں سے ایک طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ بعض لوگوں کے اندر زبردست قوت خطابت ہوتی ہے جس کا اسلوب و طریقہ کتاب و سنت کے مخالف و معارض ہوتا ہے، اس لحاظ سے کہ وہ اپنے زورِ خطابت اور اندازِ بیان کے ذریعے حق کو باطل اور باطل کو حق کا رنگ دے دیتے ہیں، انہی کے بارے میں رب العزت نے خبردار فرمایا ہے:

﴿يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا﴾ (الانعام: ۱۱۲)

''ان میں سے بعض بعضوں کو (ایک دوسرے کو) چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے ہیں، تاکہ وہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں۔''

﴿وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ۖ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ﴾

(المنفقون: ٤)

''جب آپ انہیں دیکھیں تو ان کے جسم آپ کو خوشنما معلوم ہوں، یہ جب باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتوں پر اپنا کان لگائیں۔''

باطل ہمیشہ چکنی چپڑی باتوں اور چرب زبانی کا محتاج رہتا ہے، اللہ ذوالجلال والاکرام کا ارشاد ہے:

﴿وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ﴾ (محمد: ۳۰)

''اور یقیناً آپ انہیں ان کی باتوں کے انداز و ڈھنگ سے پہچان لیں گے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا ، فَاخْتَصَمُوا إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضَىٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ، فَقَالَ حَمَلُ ابْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.)) ❶

''قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر مارا تو وہ خود بھی مرگئی، اور جو اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ بھی مرگیا۔ یہ لوگ اپنا جھگڑا لے کر اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے اندر موجود بچہ کی دیت ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے، اور عورت کی دیت قاتلہ کے ماں باپ کے ذمہ لگادی اور (مقتولہ) کا وارث اس کے بیٹے، جو اس کے ساتھ تھے، ان کو بنادیا۔ تو حمل بن نابغہ الہذلی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اس کی دیت کیسے ادا کریں جس نے نہ کھایا، نہ پیا، نہ بولا اور نہ چیخ ماری، اس جیسوں کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو نجومیوں کا بھائی لگتا ہے۔ یہ بات اللہ کے نبی ﷺ نے اس کے سجع کلام کی وجہ سے کہی تھی۔''

جاہل لوگ بھی نصوص کے ردّ میں ایسے ہی جواب دیتے ہیں، اور نبی ﷺ کی حدیث مبارکہ بھی ہے جس کو سیّدنا عبداللہ بن عمر اور سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْراً .)) ❷

''یقیناً بعض بیانوں میں جادو ہوتا ہے۔''

تو کسی چکنی چپڑی باتیں کرنے والے کی باتوں، اور ڈینگیں مارنے والے کی ڈینگوں،

❶ صحيح بخاری، كتاب الديات، رقم: ٦٩١٠ـ صحيح مسلم، كتاب القسامة، رقم: ١٦٨١.
❷ صحيح بخاری، كتاب النكاح، رقم: ٥١٤٦ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، رقم: ٨٦٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور منہ پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرنے والوں کی باتوں سے دھوکہ نہ کھایئے، بلکہ فرمانِ باری تعالیٰ کے مصداق بنئے:

﴿فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَ اسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَ قُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ﴾ (الشوریٰ: ۱۵)

''پس آپ لوگوں کو اسی (کتاب) کی طرف بلاتے رہیں، اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں، اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں، اور کہہ دیں کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔''

۴:.....نصوصِ وحی کی مخالفت کا چوتھا طریقہ بے جا نرمی ولطف وکرم ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مومن سے شریعت نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ مومنوں کے ساتھ تعلق رکھے، ان سے محبت کرے، ان پر غیرت کھائے اور اس سے شریعت اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ وہ مومنوں کا دوست ومددگار ہو، اور اگر وہ شیطان کا دشمن ہو اور اس کی محبت وبغض اور کینہ اور دشمنی اللہ کے لیے ہو۔ اور یہ بات بھی لازم وواجب ہے کہ اس کی محبت واُلفت اور نرمی علم وعقل کے بعد ہونی چاہیے اگر بالفرض محبت واُلفت کو علم وعقل پر مقدم رکھیں گے تو ہمارے طریقہ ومنہج میں بہت بڑا بگاڑ پیدا ہو جائے گا، اللہ عزوجل کے اس فرمان پر غور کیجیے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۲۴۶﴾ (البقرہ: ۲۴۶)

''کیا آپ نے سیّدنا موسیٰ کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا جب کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجیے، تاکہ ہم اللہ کی راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جہاد کریں، پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد کے فرض ہو جانے کے بعد تم جہاد نہ کرو، انہوں نے کہا: بھلا ہم اللہ کی راہ میں جہاد کیوں نہیں کریں گے، ہم تو اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں، اور اپنے بچوں سے دور کیے گئے ہیں، پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو ماسوائے تھوڑے لوگوں کے سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔''

اطاعت کی بناء پر اللہ آپ کی رہنمائی کرے، دیکھئے زبردستی اور جذبات محبت کا کیا نتیجہ ہوا کہ بہت تھوڑے، اور کم لوگوں کے علاوہ سب لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے، اور جب لشکروں کا آپس میں ٹکراؤ ہوا تو طالوت کے ساتھ بہت کم لوگ ثابت قدم رہے۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ اللہ نے چھوٹی سی جماعت کو بہت بڑی جماعت پر اپنی مدد کے ذریعے غلبہ عطا کیا۔

صلح حدیبیہ کے واقعہ کے بارے میں سیّدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: کیوں نہیں۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا ہم حق پر ہیں اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر ہم دین میں کیوں نرمی دکھائیں؟ آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا، وہی میرا حامی و مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ یہ بات بیان نہیں کرتے تھے، عنقریب ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ تو کیا میں نے تجھے یہ بھی کہا تھا کہ ہم اسی سال جائیں گے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بیت اللہ جائے گا اور اس کا طواف کرے گا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابوبکر کے پاس آیا اور میں نے کہا: اے ابوبکر! یہ اللہ کے سچے نبی ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا: ہم حق اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! میں نے کہا: تو پھر ہم دین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزوری کیوں دکھاتے ہیں؟ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے آدمی! وہ اللہ کے رسول ہیں وہ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی رب ان کا حامی و ناصر ہے، تم ان کی اطاعت کو لازم پکڑو۔ اللہ کی قسم! وہ حق پر ہیں، میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ نہ کہا کرتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ جائیں گے، اور اس کا طواف کریں گے؟ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا انہوں نے تمہیں یہ بھی کہا تھا کہ تم اسی سال جاؤ گے؟ میں نے کہا: نہیں، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو بیت اللہ میں جائے گا، اور اس کا طواف بھی کرے گا۔ میں نے اس لیے بہت سارے اعمال کیے ہیں۔ ❶

یعنی سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد بہت سارے اعمال صالحہ (نیک اعمال) کیے تاکہ یہ نیک اعمال اس چیز کا کفارہ بن جائیں کہ وہ اس معاملہ میں ابتدائی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کر سکے۔

اس پورے واقعہ میں دو متضاد مؤقف ہیں:

1۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا موقف، جو غیرت دینی، مسلمانوں کی محبت، جوش و جذبہ اور بہادری سے لبریز ہے، باوجود اس بات کے کہ اس حادثہ کے بارے میں ان کے علم میں پختگی نہ تھی۔

2۔ دوسرا مؤقف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ مؤقف شریعت کے عالم اور وحی الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے والے کا مؤقف تھا۔ ادھر وہ دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بنسبت مسلمانوں پر زیادہ نرمی اور محبت کرنے والے تھے، پھر صلح حدیبیہ کے بعد اللہ رب العزت نے اس کو فتح قرار دیا۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ①﴾ (الفتح: ۱)

''ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلی فتح دی۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الشروط، رقم: ۲۵۸۱، عن المسور بن مخرومة رضی اللہ عنہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی وجہ سے اس کے بعد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے عمر! تجھے تیری ماں گم پائے، تو نے تین دفعہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے پر اصرار کیا، وہ ہر دفعہ تجھے جواب دینا نہ چاہتے تھے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی، اور مسلمانوں کے سامنے آ گیا اور میں ڈر رہا تھا کہ کہیں میرے بارے میں قرآن کی آیت نازل نہ ہو جائے۔ میں ادھر ہی گھومتا رہا، یہاں تک کہ آواز دینے والے نے میرا نام لے کر آواز دی۔ (سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا کہ میرے بارے میں قرآن نازل ہو گیا، میں اس بات سے ڈرتے ڈرتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے آپ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ سُورَةٌ لَهِیَ أَحَبُّ إِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِینًا ①﴾ .....))

''میرے اوپر رات ایک سورت نازل ہوئی ہے، جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِینًا ①﴾ ..... ''یقیناً ہم نے آپ کو کھلی فتح دی'' ......'' [1]

یہ اثر عبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی سے بھی منقول ہے۔ امام خلال اپنی ''کتاب السنہ'' میں نقل کرتے ہیں کہ ''مجھے محمد بن ہارون اور محمد بن جعفر نے بیان کیا کہ انہیں ابو حارث نے بیان کیا: میں نے ابوعبداللہ (احمد بن حنبل) سے اس معاملے کے بارے میں سوال کیا جو بغداد میں پیدا ہو چکا تھا، اور لوگ خلیفہ کے خلاف خروج (بغاوت) کرنا چاہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ احمد بن حنبل! آپ لوگوں کی بغاوت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے اس کو بُرا جانا، اور وہ (احمد بن حنبل) فرماتے جا رہے تھے ''سبحان اللہ'' یہ خون کا معاملہ ہے، خون کا، میں نہ تو اس کو حق سمجھتا ہوں، اور نہ ہی اس کا حکم دیتا ہوں۔ صبر کرنا ہمارے لیے اس فتنہ سے بہتر ہے جس میں خون بہایا جائے، مال کو حلال سمجھا جائے، اور اللہ کی حرام کردہ حدود اور محارم کو پامال کیا جائے، امام احمد نے کہا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ فتنہ کے

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: ٤١٧٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں میں لوگ کس حالت میں تھے؟ میں نے کہا: آج لوگ فتنہ میں مبتلا نہیں ہیں؟ امام احمد نے فرمایا: ہاں! یہ فتنہ خاص ہے، مگر جب تلوار چلے گی تو یہ فتنہ و آزمائش عام ہو جائے گی، اور راستے کٹ جائیں گے، ان آزمائشوں پر صبر کرنا ہی بہتر ہے، اور یہ چیز تیرے لیے بہتر ہے۔ کہ تیرا دین بچ جائے۔''

امام احمد کی اس بات سے مجھے وہ حدیث یاد آ گئی، جس کو سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ'' ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا۔ ہم نے صبح صبح جہینہ قبیلے کے چھوٹے چھوٹے قبیلوں پر حملہ کر دیا۔ میرے وار کے نیچے ایک آدمی آیا، اس نے'' لا الہ الا اللہ '' کہا، مگر اس کے باوجود میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ میرے دل میں تھوڑا اشکال و تردد پیدا ہوا۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے'' لا الہ الا اللہ '' کہا، اور تو نے اسے قتل کر ڈالا؟ سیّدنا اُسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے تو یہ کلمہ اسلحہ کے ڈر سے کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کے بارے میں جانتا تھا کہ اس نے یہ دل سے نہیں کہا تھا بلکہ اسلحے کے خوف سے کہا تھا؟ اس بات کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک دہراتے رہے، حتیٰ کہ میں یہ تمنا کرنے لگا کہ کاش کہ میں آج مسلمان ہوا ہوتا۔''

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ'' میں اس وقت تک کسی شخص کو قتل نہیں کروں گا جب تک اس کو اُسامہ قتل نہ کریں۔'' یعنی اس کے بعد اُسامہ بہت زیادہ محتاط ہو گئے تھے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے (سیّدنا علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلاف کے دوران کہا) اے سعد! کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾

(الانفال: ۳۹)

'' تم ان سے اس حد تک لڑو کہ ان میں فساد عقیدہ نہ رہے، اور دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم نے تو قتال کیا یہاں تک کہ فتنہ نہ رہا، تو اور تیرے ساتھی اس لیے قتال ولڑائی کر رہے ہیں کہ فتنہ برپا ہو جائے۔'' ❶

اس کے بعد خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''مجھے علی بن عیسیٰ نے بتایا کہ میں نے ابن حنبل سے سنا کہ انہوں نے واثق کی خلافت کے بارے میں کہا کہ فقہاء بغداد ابوبکر بن عبید بن علی المطنجی وفضل بن عباس یہ سارے جمع ہو کر میرے پاس آئے، اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی، وہ اندر آئے اور انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اس معاملہ نے اپنے بازو پھیلا لیے ہیں یعنی عام ہو گیا ہے (ان کی مراد فتنہ خلق قرآن ہے) ان سے ابوعبداللہ نے کہا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس (واثق) کی امارت پر راضی نہیں ہیں، اور نہ ہی اس کی بادشاہت ہمیں بھلی لگتی ہے۔ آپ ایک لمحہ ان کی طرف دیکھتے رہے، پھر ان سے فرمایا: تم اس کو دل میں ضرور بُرا سمجھو لیکن اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ نکالو، اور مسلمانوں کی جمعیت کو نہ توڑو، اور اپنے ساتھ ساتھ مسلمانوں کا خون نہ بہاؤ اپنی عاقبت وآخرت پر نظر رکھو اور صبر کرو، یہاں تک کہ نیک لوگ سکون پائیں یا پھر فاجروں سے ان کو سکون دلایا جائے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَمَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ فَرَأَى مَا فِي النَّصِ وَالشَّرْعِ مِنَ الصلاحِ وَالْخَيْرِ ، وَإِلَّا فَعَلَيْهِ الْأَنْقِيَادُ لِنَصِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَيْسَ لَهُ مُعَارَضَتُهُ بِرَأْيِهِ وَهَوَاهُ .))

''جس کے دل کو اللہ نے علم سے منور کر دیا ہے، تو وہ نصوص شریعت میں مصلحت و اصلاح اور خیر کو دیکھتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں، یعنی وہ شخص عالم نہیں تو اس کی پیروی کرے، اس کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ ان نصوص کو اپنی رائے اور خواہشات کے ساتھ ٹکراتا رہے۔'' (اور انکار کرتا رہے)''

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۱۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعصب کی بنا پر نصوص کی مخالفت اس کی کئی قسمیں ہیں، وہ تعصب یا تو قوم و برادری کا ہوگا یا پھر یہ تعصب مذہبی ہوگا یا پھر جماعت اور گروہ کی بنا پر ہوگا۔

1:..... قوم و برادری کے تعصب کی مثال سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ" قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: "دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ."))

"ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکارا اور آوازہ کسا، تو انصاری نے کہا: اے انصاریو! اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (وہ اپنے اپنے قبیلوں اور برادریوں کو مدد کے لیے پکار رہے تھے) تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: "جاہلیت کے دعووں اور پکاروں کا کیا حال ہے؟" صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک مہاجر صحابی نے ایک انصاری کو دھتکارا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: چھوڑو، یہ بدبودار پکار اور دعوت ہے۔" [1]

2:..... رہی بات مذہبی تعصب کی تو یہ پہلی تین صدیوں کے بعد خاص طور پر چوتھی اور پانچویں صدی میں آیا ہے، ان دونوں زمانوں میں تعصب بہت سخت ہوگیا، حتیٰ کہ بعض نے شافعی کی حنفی سے حنفی کی شافعی سے شادی ممنوع قرار دے دی۔

اس لیے جو شخص کسی معین و خاص مذہب کا پیروکار ہے اس کے اندر دو باتوں میں سے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: ۳۳۳۰ و کتاب التفسیر، رقم: ۴۶۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، رقم: ۲۵۸۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بات ضرور ہوگی۔

1۔ یا تو وہ قرآن وسنت کو میزان وترازو قرار دیتا ہوگا (اپنے مذہب کے بارے میں وارد اقوال کے لیے) اگر یہ بات ہے (تو یہ صحیح ہے)

2۔ یا تو وہ اپنے مذہب کو قرآن وسنت کے لیے میزان قرار دیتا ہے تو یہ بات بہت ہی زیادہ غلط ہے۔

اور بعض لوگوں کی حالت تو یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے کہا کہ ہر وہ آیت یا حدیث جو ہمارے مذہب کے خلاف ہوگی یا تو اس کی تاویل کی جائے گی ورنہ اس کو منسوخ تصور کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ قَالَ: يَجِبُ اِتِّبَاعُ إِمَامٍ عَيْنِه فَإِنَّهُ يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ، وَمَنْ قَالَ يَنْبَغِي اِتِّبَاعُ فُلَانٍ فَإِنَّهُ جَاهِلٌ ضَالٌّ .))

''جو شخص یہ کہے کہ فلاں پر خاص امام کی اتباع واجب ہے تو اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا (اگر وہ توبہ نہیں کرے گا) تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں شخص کی اتباع کرنا بہتر ہے، وہ جاہل وگمراہ ہے۔''

پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم کے مطابق ہر شخص کے لیے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنا لازم، اور ضروری ہے۔

3۔ رہی جماعتی وتنظیمی تعصب کی بات تو یہ تعصب ہمارے زمانہ میں بہت ہے، اور اس پر وہ حدیث صادق آتی ہے جس کو امام احمد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے اس حدیث پر یہ باب قائم کیا ہے:

[بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوْجِ عَنْ دَعْوَى الْإِسْلَامِ]

''اسلام سے خارج ہونے کا دعویٰ کرنا کیسا ہے؟''

سیدنا حارث الاشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا مجھے رب نے حکم دیا ہے، وہ سننا اور اطاعت کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا، جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ جو جماعت سے ایک بالشت بھی نکل گیا، گویا اس نے اسلام کا پٹہ اپنے گلے سے اُتار دیا، الا یہ کہ وہ رجوع کر لے، اور جس نے جاہلیت کی پکار لگائی وہ جہنم کا ایندھن بنے گا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے؟ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اگر چہ وہ نماز بھی پڑھے، اور روزہ بھی رکھے۔ پھر فرمایا: اللہ کی پکار کی طرح پکار لگاؤ، اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اور مومن اللہ کے بندے ہیں۔'' [1]

جماعتی و تنظیمی تعصب کے ظاہر ترین دو طریقے ہیں:

پہلی وجہ :...... اس حق بات کو ٹھکرا دینا جس کو اس جماعت کے علاوہ کوئی اور بیان کرے، جس جماعت کی طرف وہ شخص منسوب ہے، یہ بعینہ وہ چیز ہے جس کے اندر یہودی واقع ہو گئے تھے، جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُؤْمِنُوٓا۟ إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ﴾ (آل عمران: ۷۳)

''اپنے دین پر چلنے والے کے علاوہ کسی اور کا اعتبار و یقین نہ کرو۔''

ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دو چیزوں سے بچ جاؤں، یعنی یہ خواہشات کے معارض حق کو ٹھکرانے سے اور تیرا مواخذہ دل کے راہِ حق سے پھرنے کے اعتبار سے ہی کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَنُقَلِّبُ أَفْـِٔدَتَهُمْ وَأَبْصَـٰرَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا۟ بِهِۦٓ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِى طُغْيَـٰنِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾﴾ (الانعام: ۱۱۰)

''اور ہم ان کے دلوں اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے، جیسا کہ یہ لوگ اس پر پہلی دفعہ ایمان لائے اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں حیران رہنے دیں گے۔''

[1] مسند أحمد: ۴/ ۱۳۰، ۲۰۲ ـ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۴۸۳. ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ﴾ (الانفال: ۲۴)

"اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجا لاؤ جب کہ رسول اللہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہیں، اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی کے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جایا کرتا ہے۔"

یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو رد کرنا اور قبول نہ کرنا، اس پر یہ بات مرتب ہوگی کہ اس کے دل اور حق کی پہچان کے درمیان آڑ بن جاتا ہے، تو پھر نہ ہی اس میں حق پہچاننے کی اور نہ ہی اس سے فائدہ حاصل کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

دوسرا طریقہ:...... وہ یہ کہ ایک دوسرے کو بے وقوف کہنا، اور حق پر نہ سمجھنا۔ یہ بھی یہودیوں کا ہی طریقہ تھا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ لَيْسَتِ ٱلنَّصَٰرَىٰ عَلَىٰ شَىْءٍ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَىٰ لَيْسَتِ ٱلْيَهُودُ عَلَىٰ شَىْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ ٱلْكِتَٰبَ﴾ (البقرہ: ۱۱۳)

"یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ (عیسائی) حق پر نہیں ہیں، اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں ہیں، حالانکہ یہ سب لوگ تورات پڑھتے ہیں۔"

یعنی تورات و انجیل کی شریعت کو جانتے ہیں، یہ دونوں کتابیں اپنے اپنے وقت میں مشروع تھیں۔ لیکن ان لوگوں نے کفر و عناد کی بنا پر (مقابلہ للفساد بالفساد) فاسد و غلط بات کا غلط بات کے ذریعے مقابلہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کا انکار کیا۔

جب تجھے اس بات کی ضرورت محسوس ہو کہ تو جماعتی و تنظیمی تعصب کی بدعت محرمہ کا ادراک کر سکے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بغور پڑھ:

﴿وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ ٱلَّذِينَ فَرَّقُوا۟ دِينَهُمْ وَكَانُوا۟ شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾﴾ (الروم: ۳۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔ ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، اور ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے، اس پر خوش ہے۔''

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾

(الانعام: ۱۵۹)

''بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

رہی بات شخصی تعصب کی تو اس پر یہ اثر صادق آتا ہے۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ بتاؤ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دین پر ہو یا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے دین پر؟

تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا:

((بَلْ أَنَا عَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) [1]

''(ان دونوں کے دین پر نہیں) بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے دین پر ہوں۔''

ایک اور مشہور اثر ہے کہ:

سیّدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ((أَضْلَلْتَ النَّاسَ))

''آپ نے تو لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔''

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عروہ وہ کیسے؟ عروہ بن زبیر نے کہا کہ آپ عشر ذی الحجۃ (ذوالحجہ کے پہلے دس دن) میں لوگوں کو عمرہ کرنے کا حکم دیتے ہیں حالانکہ ان دنوں میں عمرہ کرنا صحیح نہیں۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بات پر آپ اپنی والدہ (اسماء) سے کیوں نہیں پوچھ لیتے۔ عروہ نے جواب دیا کہ ابوبکر و عمر اس کام کو نہیں کرتے تھے۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ چیز (شخصی تعصب) تمہیں ہلاک کر دے گی، اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے یہ روش نہ چھوڑی تو عنقریب اللہ تمہیں اس جرم کی پاداش میں عذاب

---

[1] مصنف عبدالرزاق۔ مصنف ابن ابی شیبہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے گا۔ میں تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں، اور تم جواب میں سیّدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی باتیں کرتے ہو۔

یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ مخلوق میں شرک کی ابتداء کی اصل جڑ بھی نیک لوگوں کی تعظیم میں غلو ہے جس طرح کہ سیّدنا نوح علیہ السلام کے قصہ میں ہے۔

ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ ''قصیدہ نونیہ'' میں فرماتے ہیں:

والخوف کل الخوف فهو على الذی
ترك النصوص من اجل قولِ فلان

''جس شخص کے بارے میں بہت زیادہ ڈر ہے (عذاب کا، گمراہ ہونے کا) وہ ایسا شخص ہے جو نصوص (دلائل کتاب وسنت) کو کسی شخص کے قول کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اہل بدعت کی یہ عادت ہے کہ وہ کتاب وسنت اور آثار صحابہ وتابعین پر انحصار وبھروسہ نہیں کرتے، بلکہ ان کا اعتماد وبھروسہ عقل اور لغت عرب پر ہے، ان کا اعتماد ایسی کتب تفسیر پر نہیں ہوتا جو احادیث اور آثارِ صحابہ اور تفسیر بالماثور پر مشتمل ہیں، بلکہ اس کی بجائے ان کا بھروسہ کتب ادب وکتب کلام پر ہے جن کتب کو ان کے بڑوں نے لکھا ہے، یہ طریقہ تو ملحد و بے دین لوگوں کا ہے جو کتب فلسفہ وکلام اور کتب لغت کی باتوں کو تو لیتے ہیں، لیکن کتب حدیث وآثار صحابہ حتی کہ قرآن کی طرف بھی التفات تک نہیں کرتے، یہ لوگ نصوصِ انبیاء علیہم السلام سے بھی انحراف واعراض کرتے ہیں، بلکہ ان کے نزدیک تو یہ نصوص (بے فائدہ ہیں) علم کا فائدہ تک نہیں دیتیں۔''

امام بربہاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((فَاغْتَرَّ بِذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِيْهَا ، ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا .))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ شخص اُس بدعت سے دھوکہ کھا جاتا ہے جو بدعت حق کے متشابہ ہوتی ہے اس بدعت کو اختیار کر لیتا ہے لیکن اس سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں پاتا۔''

سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ وہ اہل بدعت اور خواہشات پرست لوگوں سے ڈراتے رہتے تھے، اور پھر ڈرانے کے کئی انداز تھے۔ کبھی تو تعلیم وتعلم کے ذریعے، اور کبھی اہل بدعت کا رد کر کے، کبھی ان سے قطع تعلقی اور ان پر سختی کر کے، اور کبھی ان کے خلاف تالیف وتصنیف کے ذریعے ڈراتے، اور ان کے شر سے آگاہ کرتے۔ اس بارے میں سلف کے بعض مشہور اقوال ملاحظہ فرمائیں:

علامہ اسماعیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَيَرَوْنَ أَهْلَ الْحَدِيْثِ مَجَانَبَةَ الْبِدْعَةِ وَالْآثَامِ وَتَرْكَ الْغِيْبَةِ إِلَّا لِمَنْ أَظْهَرَ بِدْعَةً وَهُوَ يَدْعُ إِلَيْهَا فَالْقَوْلُ فِيْهَا لَيْسَ بِغِيْبَةٍ عِنْدَهُمْ .)) [1]

''گناہ اور غیبت سے بچتے تھے، ہاں اس شخص کے بارے میں بات چیت کرتے جس کا بدعتی ہونا واضح ہو جاتا، اور وہ شخص اس بدعت کی دعوت بھی دیتا ہو، ایسے شخص (کی غیر موجودگی میں اس) کے بارے میں بات چیت کرنا اہل السنہ کے نزدیک غیبت نہیں ہے۔''

علامہ ابوعثمان الصابونی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''اہل سنت بدعتی اور گمراہ لوگوں سے دُور رہتے ہیں اور (دین کے مقابلہ میں) خواہش پرست اور جہالت کا مظاہرہ کرنے والوں سے دشمنی رکھتے ہیں، اور وہ (اہل السنہ) ان بدعتی لوگوں سے بغض ونفرت رکھتے ہیں جو دین میں ایسی چیز گھڑ کر داخل کر لیتے ہیں جو دین میں سے نہیں ہوتی۔

اہل سنت (اہل حدیث) ایسے لوگوں سے محبت نہیں رکھتے، اور ان کی صحبت کو

[1] اعتقاد آئمہ الحدیث : ۷۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار نہیں کرتے، ان کی باتوں کو نہیں سنتے، اور ان کی محفل میں نہیں جاتے، اور نہ ہی ان کے ساتھ دین کے بارے میں بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے ہیں، اہل سنت یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کان، ان باطل و غلط باتوں کی وجہ سے زنگ آلود ہو چکے ہیں جو اگر کانوں سے گزر جائیں، اور دلوں میں بیٹھ جائیں تو نقصان دیتی ہیں، اور دل میں عجیب قسم کے وساوس و خطرات پیدا کر دیتی ہیں، انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ﴾ (الانعام: ٦٨)

''جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہوں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں۔'' [1]

امام شوکانی رحمہ اللہ اس آیت ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ﴾ (الانعام: ٦٨) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس آیت میں اس شخص کے لیے ایک بہت بڑی اور عظیم نصیحت ہے جو شخص ان بدعتی لوگوں کی محفلوں میں بیٹھتا ہے جو کلامِ الٰہی میں تحریف کرتے ہیں اور کتاب و سنت کا مذاق اُڑاتے ہیں، اور ان کو توڑ موڑ کر اپنی گمراہ کن خواہشات اور بدعاتِ فاسدہ کی طرف لوٹاتے ہیں۔ جو ان پر نکیر ورد نہ کرے اور جس گمراہی میں وہ ہیں ان پر اس گمراہی کو بھی واضح نہ کر سکے تو پھر کم از کم ان کی مجلس و محفل سے اُٹھ جائے یہ کام اس کے لیے آسان ہے، کوئی مشکل نہیں۔

اس کی اس محفل میں موجودگی میں ایک خرابی و برائی تو یہ ہے کہ وہ منکرات سن کر خاموش رہا، اس کے علاوہ اس میں اور بھی برائیاں ہیں، وہ یہ کہ بدعتی لوگ عام لوگوں سے اس کی موجودگی اور چپ رہنے کا تذکرہ کر کے ان کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیں گے۔

---

[1] اعتقاد اصحاب الحدیث: ١٩٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی فرماتے ہیں: ہم نے ایسی لا تعداد اور ان گنت محفلوں میں شرکت کی ہے، اور ان میں ہم نے نصرت و مدد حق کے لیے کھڑے ہو کر (آواز بلند کی) اور ہم نے ان محفلوں میں جتنی ہمارے اندر طاقت تھی اسی مناسبت سے باطل کا ردّ بھی کیا، اور جو شخص شریعت مطہرہ کو اچھی طرح جانتا ہے اس کو اس بات کا علم و ادراک ہے کہ اہل بدعت کی محفلیں مفسدات و برائیوں سے لبریز ہوتی ہیں، ان لوگوں کی محفلوں سے بھی بڑھ کر ان میں مفسدات ہوتی ہیں جن میں کسی کام کو انجام دے کر حرمات الٰہی کو پامال کیا جاتا ہے۔...... (یہ جملہ معترضہ ہے)

(اصل بات یہ ہے کہ وہ عام لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیں گے) خاص طور پر اس شخص کو جسے کتاب و سنت کے علم پر رسوخ و پختگی نہ ہو تو اس پر کبھی کبھی ان کے جھوٹ و فریب اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ بات اس آدمی کے دل میں گھر کر جاتی ہیں، جس کا علاج کرنا بہت مشکل ہوتا ہے تو اپنی عمر عزیز کا ایک حصہ اس بدعت پر عمل کرتے ہوئے گزار دیتا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ یہ بات بھی حق ہے، حالانکہ وہ سب سے گمراہ ترین، اور منکر ترین کام ہوتا ہے۔" ❶

4۔ علامہ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"یقیناً اللہ کے نبی ﷺ نے اس اُمت کے فرقوں میں بٹ جانے اور ان میں خواہشات و بدعات کے پیدا ہو جانے کی بھی خبر دے دی ہے، اور نجات کا فیصلہ اس جماعت کے حق میں کر دیا جو نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلے گی، اب یہ بات ایک مسلمان پر لازم ہے کہ جب کوئی شخص بدعات و خواہشات کو عقیدہ بنا کر سرانجام دے، یا پھر وہ ایسا کام کرے جو سنت کو کمزور کر دے تو اس سے قطع تعلق کرے اور اس سے برأت و بیگانگی کا اظہار کرے، اور اس کو زندگی و موت دونوں صورتوں میں چھوڑ دے (یعنی اس کے خوشی و غمی کے

---

❶ فتح القدير، للشوكاني: ٢/ ٣٨١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات میں شریک نہ ہو) جب کبھی ملاقات ہو تو سلام بھی نہ کہے، اور اگر وہ پہلے سلام کہے تو اس کا جواب نہ دے یہاں تک کہ وہ اس بدعت کو چھوڑ کر حق کی طرف لوٹ آئے، امام بغوی نے اسکا جواب دیتے ہوئے کہا: تین دن سے زیادہ بات چیت چھوڑنا اس وقت حرام ہے جب اس کی وجہ سے محبت اور معاشرت پر منفی اثر ہو، مگر جب دین کے معاملہ میں ہو، اور دین کے حق میں ہو تو تب یہ گناہ نہیں بلکہ خواہشات پرست لوگوں سے اس وقت تک بات چیت بند رکھی جائے جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔" ❶

4۔ قاضی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کہ میں کسی یہودی یا عیسائی کے ہاں کھانا کھاؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کسی بدعتی کے ہاں سے کھانا کھاؤں، کیونکہ جب میں یہودی وعیسائی کے ہاں کھانا کھاؤں گا تو اس بات میں میری پیروی نہیں کی جائے گی، لیکن جب میں کسی بدعتی کے ہاں کھانا کھاؤں گا تو لوگ اس میں میری پیروی کریں گے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرے اور بدعتی کے درمیان لوہے کا قلعہ (یا پردہ) ہو، سنت کے مطابق تھوڑا سا عمل کرنا یہ بدعت کے (بہت سارے) اعمال سے بہتر ہے اور جو شخص بدعتی کے ساتھ بیٹھتا ہے تاکہ وہ اس بدعتی کو اللہ سے ڈرائے تو یہ صحیح ہے ورنہ اس کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں یہ بھی عذاب کی لپیٹ میں نہ آ جائے، اور بدعتی کو اپنے دین کے بارے میں نہ بتاؤ، اور اپنے معاملات میں اس سے مشورہ بھی نہ لو۔" ❷

5۔ ابن مفلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"متوکل نے اپنے دورِ حکومت میں فتویٰ پوچھنے کے لیے امام احمد رحمہ اللہ کے پاس

---

❶ شرح السنہ: ۱/ ۲۲۳، ۲۲۷۔

❷ حلیۃ الاولیاء، لابی نعیم: ۸/ ۳۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو بھیجا کہ ہم حکومتی کاموں کے لیے عیسائیوں کو مزدور، ملازم رکھیں یا پھر بدعتی اور خواہش پرست لوگوں کو ملازم رکھیں؟ امام احمد بن حنبل نے فتویٰ دیا کہ عیسائیوں کو ملازم رکھنا بدعتیوں کو ملازم رکھنے سے بہتر ہے، پھر جب متوکل کا قاصد چلا گیا تو امام احمدؒ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں نے آپ سے سوال کیا۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ یہود ونصاریٰ تو ذلیل ورسوا کیے ہوئے ہیں اور ان کی برائی واضح ہے۔ لیکن اہل بدعت لوگوں پر ان کے دین کو خلط ملط کرتے ہیں، اوران سے ان کے صحیح دین کو چھپاتے ہیں۔'' ❶

یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((إِذَا رَأَيْتَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فِي طَرِيْقٍ فَخُذْ فِي طَرِيْقٍ غَيْرِهِ .))

''جب آپ کسی بدعتی کو راستے میں دیکھو تو راستہ تبدیل کرلو۔''

امام احمد رحمہ اللہ اہل بدعت کی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((هُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِي الْكِتَابِ مُخَالِفُوْنَ لِلْكِتَابِ مُتَّفِقُوْنَ عَلَىٰ مُفَارِقَةِ الْكِتَابِ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالْمُتَشَابِهِ مِنَ الْكَلَامِ وَيَخْدَعُوْنَ جُهَّالَ النَّاسِ بِمَا يَلْبَسُوْنَ عَلَيْهِمْ .))

''یہ لوگ کتاب اللہ کے بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں، اور یہ کتاب اللہ کے مخالف اُمور سرانجام دیتے ہیں، اور یہ کتاب اللہ کو چھوڑنے پر متفق ہیں، یہ کتاب اللہ کے متشابہ بات کرتے ہیں، اور لوگوں کو (اپنی خلط ملط کی ہوئی باتوں کے ذریعے) دھوکہ دیتے ہیں۔'' ❷

لوگوں میں کچھ لوگ اہل بدعت اور اہل السنہ کے درمیانی راہ پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں، وہ تمام لوگوں کی مجالس میں شریک ہوتے ہیں، اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم کس طریقہ و

---

❶ الآداب الشرعية : ١٦٥.

❷ درء التعارض : ١/ ٤٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ پر ہو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تمام جماعتوں کو جمع کرنا چاہتے ہیں، کسی میں کوئی فرق نہیں کرتے، تو بات ہی تفریق وفرق کی جڑ ہے اور سلف کی سیرت وطریقہ سے دُوری ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''باطل و ناحق و غلط طریقہ سے (لوگوں کو) کافر قرار دینے والے لوگ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کو اس طرح نہیں جانتے جس طرح ان کو اس عقیدہ کو جاننا چاہیے، یا پھر بعض عقائد کو جانتے ہیں اور بعض سے ناواقف و جاہل ہیں۔ اور جن عقائد کو جانتے بھی ہیں، ان کو لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے، بلکہ ان کو (لوگوں سے) چھپاتے ہیں (حد یہ ہے) کہ نہ تو وہ بدعات (جو کہ کتاب وسنت کے مخالف ہیں) سے روکتے ہیں، اور نہ ہی ان کی مذمت اور ان کا تعاقب کرتے ہیں، بلکہ شاید وہ سنت اور اُصول دین کے ذریعے مطلق طور پر ہر کام کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ اس مذمت کے کرنے میں اس کلام کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے جو کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہو، اور اس کلام کے درمیان جو اہل بدعت اور فرقہ واریت کے دلدادہ لوگوں نے کہا ہو، وہ تمام مذاہب کو اپنی اپنی جگہ صحیح کہتے ہیں، جس طرح کہ علماء ان مواقع اجتہاد میں تمام لوگوں کے اجتہاد کو صحیح و درست قرار دیتے ہیں جہاں اختلاف کرنا جائز ہو، یہ طریقہ اکثر مرجیئہ اور زبردستی کے متفقہ اور صوفیا اور فلسفی لوگوں کا ہے، جس طرح کہ پہلا طریقہ اہل بدعت اور اہل ھویٰ اور اہل کلام پر غالب آچکا ہے، یہ دونوں طریقے کتاب وسنت سے ہٹ کر ہیں۔'' ❶

اسی طرح (شیخ الاسلام) فرماتے ہیں:

((إِنَّ أَهْلَ الْبِدَعِ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْمَعَاصِي الشَّهْوَانِيَّةِ بِالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، أَمَرَ بِقِتَالِ الْخَوَارِجِ، وَنَهَى عَنْ

❶ مجموع الفتاوی: ۱۲/ ٤٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قِتَالِ اَئِمَّةِ الظُّلْمِ .))

''سنت اور اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ اہل بدعت ان لوگوں سے بدتر ہیں جو شہوانی خواہشات کی وجہ سے معاصی و گناہ کرتے ہیں، کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے خوارج کے ساتھ قتال ولڑائی کا حکم دیا ہے مگر ظالم حکمرانوں سے لڑنے سے منع فرمایا ہے۔''

اور اس طرح ایک شرابی کے بارے میں فرمایا:

((لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ .))❶

''اس پر لعنت نہ بھیجو، اللہ کی قسم! میں یہ جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتا ہے۔''

اور اس کے مقابلہ میں ذوالخویصرہ کے بارے میں فرمایا:

((إِنَّ مِنْ ضِئْضِیءِ هٰذَا أَقْوَامًا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ .))❷

''اس شخص کی اولاد میں ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔''

پھر ان دونوں گروہوں میں ایک اور فرق ہے کہ گنہگار شخص نے تو ان گناہوں میں سے ایک گناہ کا ارتکاب کیا ہے جس سے اس کو منع کیا گیا تھا، مثلاً چوری، شراب نوشی اور ناحق طریقے سے لوگوں کا مال کھانا وغیرہ۔ جب کہ اہل بدعت کا گناہ یہ ہے کہ انہوں نے سنت کی اتباع اور جماعت المؤمنین کے ساتھ منسلک ہونے کو ترک کیا ہے، جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الحدود، رقم: ٦٣٩٨، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ.

❷ صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، رقم: ٣١٦٦۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم: ١٠٦٤، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَانْظُرْ رَحِمَكَ اللّٰهُ كُلُّ مَنْ سَمِعْتَ كَلَامَهُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِكَ خَاصَّةً فَلَا تَعْجَلَنَّ ، وَلَا تَدْخُلَنَّ فِي شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى تَسْأَلَ وَتَنْظُرَ: هَلْ تَكَلَّمَ بِهِ أَصْحَابُ زَمَانِكَ خَاصَّةً فَلَا تَدْخُلَنَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، أَوْ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ؟ فَإِنْ وَجَدْتَ فِيْهِ أَثَرَ أَعْنهُمْ فَتَمَسَّكْ بِهِ، وَلَا تَجَاوَزْهُ لِشَيْءٍ وَلَا تَخْتَارُ عَلَيْهِ شَيْئًا ، فَتَسْقُطَ فِي النَّارِ .))

''اے قاری! اللہ آپ پر رحم کرے، ہر وہ بات جو آپ سنیں خاص طور پر ہمارے دور کے لوگوں کی تو اس کی طرف جلدی نہ کیا کرو، اور نہ ہی اس پر اس وقت تک عمل کی کوشش کیا کرو جب تک علماء سے سوال نہ کرلو، اور اس پر غور و فکر نہ کرلو، کہ (یہ بات) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، یا پھر علماءِ حقہ میں سے کسی ایک نے کہی بھی ہے یا نہیں؟ اگر اس بارے میں آپ کو کوئی اثر و دلیل مل جائے تو اس پر مضبوطی سے جم جاؤ، اور اس پر تجاوز نہ کرو، اور اس پر کسی اور چیز کو ترجیح نہ دیں۔''

امام بربہاری رحمہ اللہ کی یہ بات ایک عظیم اُصول کے تحت ہے جس پر منہج اہل السنہ والجماعۃ کی بنیاد ہے، اور ایک سلفی طالب علم کو اس سے ناآشنا ہونا لائق و زیبا نہیں ہے، کیونکہ اُمت کے اندرونی دشمن بیرونی دشمن سے زیادہ خطرناک ہے، سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے، میں نے اس کا مشرق و مغرب دیکھا، یقیناً میری اُمت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹی گئی، اور مجھے سرخ و سفید خزانوں کی چابیاں دی گئیں، میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ میری اُمت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا، اور ان پر ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر مسلط نہ کرنا، جو ان کی جڑ کاٹ دے۔ میرے رب نے کہا: اے محمد!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو پھر اس کو بدلتا نہیں ہوں، میں تیری اس دعا کو قبول کرتا ہوں کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا، اور ان پر ان کے علاوہ کوئی اور ایسا دشمن بھی مسلط نہیں کروں گا جو ان کے اصل دین کو مٹا دے، اور اگر پوری دنیا کے کافر مل کر بھی ان پر حملہ کر دیں تب بھی وہ ان پر ایسا تسلط حاصل نہ کر سکیں گے، (مگر یہ ضرور ہوگا) مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے، اور قیدی بنائیں گے۔'' ❶

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کو اُمت کے بارے میں کسی بیرونی دشمن یہودی، عیسائی وغیرہ کا کوئی خوف نہ تھا، کیونکہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے جو بدلتا اور ٹلتا نہیں ہے۔ (یہودی وعیسائی) ہم پر اس وقت تک تسلط حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم خود ان کو راستہ مہیا نہ کریں۔ اور تکلیف و آزمائش اندرونی و داخلی دشمن کی وجہ سے آتی ہے، اور دشمن، گمراہ کرنے والے حکمران، اور شکوک وشبہات پیدا کرنے والے داعی ہیں۔ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ﴿١٤١﴾﴾

(النساء: ١٤١)

''اور اللہ ایمان والوں پر کافروں کو غلبہ ہرگز نہیں دے گا۔''

اس بارے میں کئی اقوال و آراء ہیں کہ اللہ رب العزت کافروں کو مومنوں پر کسی لحاظ سے غلبہ نہیں دے گا:

1۔ کفار کو اللہ حجت، دلائل و براہین کے لحاظ سے مومنوں پر غلبہ نہیں دے گا، بلکہ کفار کے دلائل اللہ کے ہاں باطل و جھوٹ ہیں۔

2۔ بات آخرت کے بارے میں ہے، رہی بات دنیا کی تو دنیا میں کفار مسلمانوں پر تکلیف و نقصان پہنچانے کے لحاظ سے غلبہ پالیں گے۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الفتن، رقم: ۲۸۸۹ ۔ سنن ابی داؤد، کتاب الفتن، رقم: ٤٢٥٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ اللہ ان کو مومنوں پر تسلط عطا نہیں کرے گا، بلکہ اگر وہ مومنوں پر ایک دور میں غلبہ حاصل کرلیں گے تو حالات ان کو دوبارہ شکست خوردہ کر دیں گے، اور مستقل مدد و نصرت الٰہی متبعین و پیروکارانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔

4۔ یہ آیت اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے، اور اس میں الحمد للہ کوئی اشکال بھی نہیں ہے، اللہ رب العزت نے اس آیت کے ضمن میں یہ فرمادیا کہ جب تک مومن لوگ ان چیزوں پر عمل پیرا رہیں گے، جن کا انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اور ان چیزوں سے رک جائیں گے، جن سے ان کو منع کیا گیا ہے، اور ہاں! جب وہ (مومن) بعض اوامر کو ترک کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے تھوڑا ہاتھ کھینچ لیں گے، اور نواہی کا ارتکاب کر کے ان کے لیے اپنے اوپر غلبہ و فتح کا دروازہ کھول دیں گے تو کفار اس دروازہ سے داخل ہو کر ان مومنوں پر غلبہ حاصل کرلیں گے، جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احد کے دن ان کفار کے لیے ایک سوراخ و راستہ چھوڑ دیا تھا، وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس حکم کی حفاظت نہ کرسکے جو آپ نے ان کو دیا تھا، تو کفار نے ان کے اوپر غلبہ پانے کا راستہ پالیا، اور وہ اسی راستہ کے ذریعے ان پر داخل ہو گئے۔" [1]

جب یہ بات واضح ہے اور اس پر اہل علم اور علماء کا اتفاق بھی ہے کہ بدعت گناہ و نافرمانی سے زیادہ ہلاکت خیز ہے تو ان لوگوں پر یہ بات لازم ہے، جن کا عقیدہ صحیح و سالم ہے وہ اہل بدعت اور فکری و تحریکی اور مغربی نظریات کی حامل تنظیموں کے کھوٹے پن کا پردہ چاک کریں، اور لوگوں کے سامنے انکا گھٹیا و باطل ہونا واضح کریں، اور اپنی صفوں پر داخلی دشمنوں کے خلاف اس طرح پہرے بٹھائیں جس طرح بیرونی دشمن کے سدباب کے لیے اس کا انتظام اور اہتمام کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْيَدَيْنِ تَغْسِلُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى ، وَقَدْ لَا يَنْقَلِعُ الْوَسْخُ إِلَّا بِنَوْعٍ مِنَ الْخُشُوْنَةِ ، لٰكِنْ ذٰلِكَ يُوْجِبُ مِنَ

[1] الصواعق المرسلة: ٤/ ١٣٩٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّظَافَةِ وَالنُّعُومَةِ مَا نَحْمَدُ اللّٰهَ مَعَهُ ذٰلِكَ التَّخْشِيْنُ .)) ❶

''مومنوں کی مثال آپس میں دو ہاتھوں جیسی ہے کہ ایک ہاتھ دوسرے کو دھوتا ہے، اور ہاتھ سے میل کچیل اس وقت تک نہیں اُتر سکتی جب تک اس میں کھردرا پن نہ ہو، یعنی صفائی ستھرائی کے لیے اس کا کھردرا ہونا ضروری ہے، تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے اس کے کھردرے پن کو ہمارے لیے مفید بنایا ہے۔''

اہل علم پر یہ بات لازم وضروری ہے کہ وہ حق پر پڑے پردوں کو ہٹائیں، اور اہل حق پر لگے الزاموں کو صاف کریں، اور اپنے علم و طاقت کے مطابق عوام میں بیداری پیدا کریں۔

یہ اہل علم کے اقوال میں سے چند مثالیں تھیں، داخلی و اندرونی دشمن بیرونی دشمن سے زیادہ خطرناک و ہلاکت خیز ہے۔ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو الوفا علی بن عقیل الفقیہ نے کہا کہ ہمارے شیخ ابوالفضل الہمدانی نے کہا:

''بدعتی ٹولہ اسلام کے لیے ملحدین سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ ملحدین دین کو بیرونی ذرائع سے بگاڑنا چاہتے ہیں جب کہ بدعتی ٹولہ دین کو اندرونی طور پر بگاڑنا چاہتا ہے۔ان کی مثال اس شہر والوں کی سی ہے جو شہر کے حالات کو بگاڑنا چاہتے ہیں، اور ملحدین کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو باہر سے آکر ان کا ساتھ دیتے ہیں، تو اہل شہر قلعوں اور شہر کا دروازہ کھولتے ہیں، (تاکہ بیرونی مددگار بھی اندر داخل ہوسکیں) لہٰذا یہ ٹولہ اسلام کے لیے اندرونی دشمن ہونے کی وجہ سے زیادہ خطرناک ہے (بلکہ یہ آستین کے سانپ ہیں)۔'' ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ خوارج کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''صحابہ نے ان کو کافر قرار نہیں دیا، اور صحابہ کے بعد بھی (ان کے بارے میں) مسلمانوں کا یہی طریقہ رہا، بلکہ نہ ہی ان لوگوں کی طرح ان کو مرتد تک کہا، جیسے زکاۃ کا انکار کرنے والے لوگوں سے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا تھا، باوجود اس بات کے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مجموع الفتاوی: ۲/ ۵۳، ۵٤. ❷ الموضوعات: ۱/ ۵۱.

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كِلَابُ النَّارِ شَرَّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ .)) ❶

''سب سے بہتر شہید وہ ہے جس کو خوارج قتل کریں، اور آسمان کی چھت کے نیچے سب سے بُرے مقتول خوارج ہی ہیں۔''

مقصد یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے لیے اوروں کی نسبت زیادہ نقصان دہ ہیں حتی کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں، کیونکہ یہ ہر اس مسلمان کے قتل کے درپے تھے جو ان کی موافقت نہیں کرتا تھا، بلکہ مسلمانوں کے قتل کو جائز سمجھتے تھے، اور ان کے مال کو اپنے لیے حلال اور ان کے بچوں کے قتل کو بھی صحیح سمجھتے تھے، اور مسلمانوں کو کافر کہتے تھے۔ اپنی جہالت اور گمراہ کن بدعت کی بنا پر اسی کو اپنا دین اور ایمان سمجھے ہوئے تھے۔'' ❷

یقیناً شریعت نے یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں کے پڑھنے سے منع کیا ہے، کیونکہ چربی کے ساتھ زہر بھی ملا ہوا ہے، سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ وَقَالَ: أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي .))

''سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک کتاب لے کر آئے جو ان کو اہل کتاب میں سے کسی سے ملی تھی، اللہ کے نبی ﷺ کو غصہ آ گیا، اور فرمایا کہ تم تعجب کرنے

---

❶ سنن ترمذي، كتاب التفسير، رقم: ٣٠٠٠ ـ سنن ابن ماجة، رقم: ١٧٦ . علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❷ منهاج السنة: ٥/ ٢٤٨، ٢٤٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہو، اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں تمہارے پاس اس سے بھی روشن چیز (دین) لے کر آیا ہوں، تم ان (اہل کتاب) سے کچھ نہ پوچھا کرو (کیونکہ کہیں یہ نہ ہو) وہ تمہیں حق بتائیں اور تم اسے جھوٹ کہو (اور جھٹلا دو) اور وہ تمہیں ناحق و باطل چیز بتائیں اور تم اس کی تصدیق کر بیٹھو، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔'' ❶

جب اہل کتاب کی منسوخ شدہ آسمانی کتابوں کا مطالعہ بغرض استفادہ حرام ہے، تو اہل بدعت کی کتابوں کا مطالعہ بالاولیٰ حرام ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ محمد بن عمر الزمخشری کے حالاتِ زندگی کے تحت رقم طراز ہیں:

((صَالِحٌ لٰكِنَّهُ دَاعِيَةٌ إِلَى الْاِعْتِزَالِ أَجَارَنَا اللّٰهُ فَكُنْ حَذْرًا مِنْ كَشَّافِهِ .))

''نیک تو تھے لیکن وہ معتزلی عقیدہ کی دعوت دیتے تھے، اللہ ہمیں اس سے پناہ میں رکھے، لہٰذا ان کی (کتاب) ''کشاف'' سے بچ کر رہو (یعنی نہ پڑھو)۔'' ❷

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ''بخاری کی شرح'' میں جب ان علماء کا تذکرہ کرتے ہیں جو اکثر اُمور میں غلطی پر ہیں، تو امام ذہبی کا یہ (مذکورہ) کلام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو زمخشری کی کتاب کے مطالعہ کو جائز قرار دیتے ہیں، اور زمخشری کو ابن عطیہ جیسے عظیم علماء پر ترجیح دیتے ہیں، اور اس کتاب ''کشاف'' کا نام تعظیم کے ساتھ لیتے ہیں۔ ابومحمد بن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ ''کشاف'' کا مطالعہ کرنے والا اگر اس زہر افشانیوں کو جانتا ہو تو اس کے لیے اس کا پڑھنا صحیح نہیں، کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ زہر اس میں داخل ہو جائے، اور اس کو پتہ بھی نہ چلے (تو تب وہ مرجوح چیز کو راجح پر فوقیت دے گا)۔

---

❶ سنن دارمی، رقم: ٤٣٥۔ شرح السنة، للبغوی، رقم: ١٢٦.

❷ میزان الاعتدال: ٣/ ٣٥١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر اس کو اس کی زہر افشانیوں کا پتہ ہی نہیں تو پھر اس کے لیے تو بالا ولی جائز نہیں کیونکہ یہ زہر اس کے اندر اس انداز سے داخل ہوگا کہ اس کو پتہ بھی نہیں چلے گا، اور وہ معتزلی و مرجئ ہو جائے گا۔'' واللہ الموفق! ❶

ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جو شخص گمراہ کن کتابوں کو جلا دیتا ہے اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے، امام مروزی نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ میں نے (کسی سے) ایک کتاب عاریتاً (چند روز کے لیے مانگ کر) لی ہے، اس میں چند ردّی قسم کی باتیں ہیں، کیا اسے میں جلا دوں یا پھر پھاڑ دوں؟ امام احمد نے فرمایا: اسے جلا دو کیونکہ اللہ کے نبی نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایسی کتاب دیکھی جس میں وہ چیزیں جمع تھیں جو قرآن کے موافق تھیں لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یہاں تک کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کتاب کو (جلتے) تندور میں ڈال دیا۔''

امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مقصود و مطلوبِ شریعت یہ ہے کہ آلاتِ موسیقی اور شراب کے برتنوں کو توڑنے کی بنسبت ان کتب کو جلانا، تلف کرنا اور ختم کرنا زیادہ افضل ہے، جن میں جھوٹ اور بدعات بھری پڑی ہیں کیونکہ ان کا نقصان ان سے زیادہ ہے۔ اور جس طرح آلاتِ موسیقی، شراب کی بھٹی اور برتنوں کے توڑنے پر کوئی کفارہ اور تاوان نہیں اسی طرح ان کتب کے ختم کرنے پر بھی کوئی کفارہ و تاوان نہیں ہے۔'' ❷

امام ذہبی فرماتے ہیں:

''حافظ سعید بن عمرو البروعی کہتے ہیں کہ میں ابو زرعہ رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا، اسی اثناء میں ان سے حارث المحاسبی اور اس کی کتابوں کے بارے میں پوچھا

---

❶ لسان المیزان: ٦/٦٥١.

❷ الطرق الحکمیة: ٢٨٤

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا، تو ابوزرعہ نے سائل کو کہا کہ ان کتابوں سے بچو، یہ بدعت وضلالت کا پلندہ ہیں، بلکہ ان کی بجائے تم قرآن اور حدیث رسول ﷺ کو پڑھو، ان میں ایسی تاثیر ہے جو دوسری چیزوں سے بے پرواہ کر دیتی ہے۔ تو ابوزرعہ سے کسی نے کہا: ان کتابوں میں عبرت انگیز باتیں بھی ہیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ جس کے لیے کتاب اللہ (قرآن) میں عبرت ونصیحت نہیں اس کے لیے ان کتابوں میں بھی کوئی نصیحت نہیں۔ تم تک یہ بات پہنچی ہے کہ ان کتابوں کو سفیان اور امام مالک اوزاعی رحمہم اللہ نے لکھا ہے، لوگ بدعت کی طرف کتنی جلدی جاتے ہیں، (امام ذہبی فرماتے ہیں کہ حارث ۲۴۳ھ میں فوت ہوگیا) اس کی کتابوں کے متعلق یہ حکم لگا رہے ہیں، اگر ابوزرعہ متاخرین میں سے ابو طالب کی ''القوت'' کو دیکھ لیتے تو کیا حکم لگاتے؟

''القوت'' جیسی کتب کہاں ہیں؟ اور اس طرح اگر ابوزرعہ ابن جہضم کی ''الاسرار'' دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ اور سُلمی کی ''حقائق التفسیر'' دیکھ لیتے تو ان کی جان ہی نکل جاتی، اور اگر ابوزرعہ ابو حامد الطوسی الغزالی کی ''احیاء العلوم'' (جس میں موضوعات کی بھرمار ہے) اور ''غنیة الطالبین'' شیخ عبدالقادر کی، اور ''فصوص الحکم و فتوحات مکیه'' (ابن عربی کی) جیسی کتابیں دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت و حالت ہوتی، اور ان کتابوں کے بارے میں وہ کیا حکم لگاتے؟ بلکہ جس زمانے میں حارث المحاسبی بدعتی ٹولہ قوم کا ترجمان تھا تو اس کے مقابلے میں اس زمانے میں حدیث کے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ جیسے سینکڑوں لوگ تھے لیکن جب حدیث کے امام ابن الدخمیسی اور ابن شیخانہ جیسے لوگ بن بیٹھے تو قطب العارفین صاحب ''فصوص الحکم'' (ابن عربی صوفی) اور ابن سفیان جیسے لوگوں نے ہی بننا تھا۔ ہم اللہ سے درگزر اور نرمی کے برتاؤ کا سوال کرتے ہیں۔ ❶

---

❶ میزان الاعتدال: ۱/ ۴۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کہتے ہیں کہ اگر ابو زرعہ ہمارے زمانے میں موجودہ گمراہ کن کتب و مقالات اور (ملفوظات) کو دیکھ لیتے جو مخالفین کی چکنی چپڑی باتوں کے ذریعے مخالف سنت اور فاسد عقیدہ کی کھلی دعوت ہیں تو ابو زرعہ کی کیا حالت ہوتی؟ یہ سارا کچھ (یہ کتب ضالہ اور گمراہ لوگوں کی جرأت) صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ تمام مسلمانوں کو جمع کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے اتحاد سے اللہ کی پناہ، جس سے اللہ ناراض ہو۔

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب کبھی بھی کوئی ایسا فرقہ وگروہ ظاہر ہو جو عوام اور بے علم لوگوں کو گمراہی کی دعوت دیتا ہو، اور اس گمراہی کو ان کے سامنے مزین کر کے بیان کرتا ہو تو یہ (لوگ) فرقہ مسلمانوں کے لیے اتنا ہی نقصان دہ ہے جتنا ابلیس، بلکہ یہ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ جب ان کے بارے میں شواہد مل جائیں کہ یہ فلاں گمراہ فرقہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (مثلاً قدریہ، جبریہ، مرجئہ، معتزلہ، خوارج وغیرہ) تو لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرو کہ یہ گمراہ اور بدعتی ہیں، اور ان جیسے لوگوں اور فرقوں کے عیوب و نقائص لوگوں کے سامنے بیان کرنا ضروری ہیں، کیونکہ جو نقصانات مسلمانوں کو ان لوگوں سے متنفر کرنے کی وجہ سے لاحق ہوں گے اس کی نسبت وہ نقصانات ان سے کہیں زیادہ ہیں جو ان لوگوں کے عیوب و نقائص بیان نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوں گے۔ خاص طور پر جب ان نقائص و عیوب کو صرف اس لیے نہ بیان کیا جائے اور ان لوگوں سے عوام کو متنفر اس لیے نہ کیا جائے کہ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں پھوٹ پیدا ہوگی، اور یہ لوگ بھی ہمارے دشمن ہو جائیں گے۔ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ مسلمانوں اور ان دعاۃ کے درمیان فرق کرنا آسان ہے کہ جن کے بدعتی ہونے کے شواہد واضح ہوں، اور ان پر دلائل کے ذریعے حجت قائم ہو چکی ہو۔ اس کے مقابلے میں ان دعاۃ اور مسلمانوں کے درمیان فرق کرنا آسان نہیں جو لوگ عام ہو چکے ہوں، اور ان کے متبعین بھی کافی ہوں، مگر جب دو نقصان دہ چیزیں جمع ہو جائیں تو ان میں سے آسان اور کم نقصان دہ چیز کو اپنانا بہتر ہوتا ہے، ایک نقصان دوسرے نقصان سے بڑھ کر ہوتا ہے، مثلاً گلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہاتھ کو کاٹ دینا اور ختم کر دینا یہ جان کو ختم کر دینے سے آسان و بہتر ہے، اور یہی آپ ﷺ کا طریقہ کار رہا کہ ایک معاملہ کے بڑے نقصان سے بچنے کے لیے کم نقصان کو اختیار فرمایا کرتے۔

نوٹ :...... شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ''ورقہ بن نوفل نے بھی آپ ﷺ سے کہا تھا کہ جو بھی یہ منہج اور دعوت لے کر آیا ہے اس سے دشمنی ضرور کی گئی۔اس طرح جو منہج رسول اللہ ﷺ پر چلے گا اس کو بھی دنیا میں اس مخالفت و دشمنی کا سامنا کرنا پڑے گا جس کا سامنا رسول اللہ ﷺ کو کرنا پڑا تھا (اور آخرت میں اجر بھی اس کے مطابق ملے گا) ان شاء اللہ

محمد بن حسین الآجری فرماتے ہیں:

((فلا ينبغي لمن رأى اجتهاد خارجي قد خرج على امام عدلا كان الامام او جائرا فخرج وجمع جماعة وسل سيفه واستحل قتال المسلمين فلا ينبغي ان يغتر بقراء ته للقرآن ولا بطول قيامه في الصلاة ولا بدوام صيامه ولا بحسن الفاظه في العلم اذا كان مذهبه مذهب الخوارج .))

''کسی (مومن) کے لیے یہ بات لائق وزیبا نہیں کہ وہ ایک خارجی شخص کو دیکھتا ہے کہ اس نے ظالم یا عادل حکمران کے خلاف بغاوت کی ہے، اور ایک جماعت کو اس نے اپنے گرد جمع کر لیا ہے، اور اپنی تلوار کو خلیفہ کے خلاف سونت لیا ہے، اور مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھا ہے، تو اسکو چاہیے کہ یہ اس شخص کی قرأتِ قرآن، نماز میں لمبے قیام اور روزوں پر ہمیشگی و دوام سے دھوکہ نہ کھائے، اور نہ ہی اس کے علمی الفاظ سے دھوکہ کھائے، خاص طور پر جب وہ شخص خارجیوں والا مذہب رکھتا ہو'' ❶

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ الشريعة: ١/١٤٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’آمدی اور اس جیسے دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے طریقہ کو عظیم طریقہ وراستہ قرار دیا ہے (یعنی فلاسفہ وغیرہ) اور انہوں نے (کتاب وسنت پر اپنی) ان کتابوں کو مقدم کیا جو انہوں نے بزعم خویش اسلام کی خاطر لکھی ہیں، جو ان جاہل لوگوں کی اصل بنیاد ہے، اور نفس انسانی کا اعلیٰ ہونا انہی کمالات کو حاصل کرنے سے ہے، جو معقولات کو اپنے احاطہ میں لاتا اور مجہولات کا علم حاصل کرتا ہے، اور جو ان کے طریقے پر چلے جو طریقہ جہالت، حیرت اور شک کا طریقہ ہے، تو اس طریقے سے نجات نہیں ہوگئی، مگر دین اسلام میں خوش بختی، صرف دین اسلام کی معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔‘‘ ❶

امام ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰـؤُلَـآءِ الْـمُعَارِضِيْنَ لِلْوَحْيِ بَنَوْ أَمْرَهُمْ عَلَىٰ أَصْلٍ فَاسِدٍ وَهُوَ أَنَّهُمْ جَعَلُوْا أَقْوَالَهُمُ الَّتِي ابْتَدَعُوْها وَجَعَلُوْهَا أُصُوْلَ دِيْنِهِمْ وَمُعْتَقَدَهُمْ فِيْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ الْمُحْكَمَةُ، وَجَعَلُوْا قَوْلَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ﷺ هُوَ الْمُتَشَابِهُ الَّذِيْ لَا يُسْتَفَادُ مِنْهُ عِلْمٌ وَلَا يَقِيْنٌ.))

’’ان مخالفین وحی نے بنیاد ایک فاسد وکمزور قاعدہ کو بنایا ہے، وہ اس طرح کہ انہوں نے خودساختہ اقوال کو ہی اپنے دین کا اُصول بنالیا ہے۔ اور (رب العالمین) کے بارے میں ان کا عقیدہ بھی واضح ہے، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اقوال کو ایسی متشابہ چیز بتایا ہے کہ جس سے علم اور یقین حاصل نہیں ہوتا۔‘‘ ❷

تقلید شخص حرام ہے:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا کہ:

((فَـانْـظُـرْ رَحِمَكَ اللّٰهُ كُلَّ مَنْ سَمِعْتَ كَـلَامَهُ مِنْ أَهْلِ زَمَانِكَ

---

❶ درء التعارض : ٣/٢٨٦.

❷ الصواعق المرسلة : ٣/٩٩٠، ٩٩١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَاصَّةً فَلَا تَعْجَلَنَّ ، وَلَا تَدْخُلَنَّ فِي شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى تَسْأَلَ وَتَنْظُرَ: هَلْ تَكَلَّمَ بِهِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، أَوْ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ؟ فَإِنْ وَجَدْتَ مِنْهُ أَثَرًا عَنْهُمْ فَتَمَسَّكْ بِهِ، وَلَا تَجَاوَزْهُ لِشَيْءٍ وَلَا تَخْتَارُ عَلَيْهِ شَيْئًا ، فَتَسْقُطَ فِي النَّارِ .))

"دیکھیے! اللہ آپ پر رحم کرے کہ ہر وہ بات جو آپ سنیں خاص طور پر ہمارے دور کے لوگوں کی تو اسکی طرف جلدی نہ کیا کرو، اور نہ ہی اس پر اس وقت تک عمل کی کوشش کیا کرو جب تک آپ علماء سے سوال نہ کرلو اور اس پر غور وفکر نہ کرلو، کہ (یہ بات) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ یا پھر علماء حقہ میں سے کسی نے کہی ہے کہ نہیں؟ یہاں تک کہ صحابہ کرام یا علماء میں سے کسی نے اس بارے میں کوئی بات کی ہو تو اس کو مضبوطی سے تھام لو، اور اس سے تجاوز نہ کرو اور اس پر کسی چیز کو ترجیح نہ دو۔ وگرنہ جہنم میں گر جاؤ گے۔"

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات ایک اہم مسئلہ کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے، وہ مسئلہ تقلید ہے۔ مسئلہ تقلید کے بارے میں شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

"ان بندگان خدا کو ڈرنا چاہیے جو ظالم اور جاہل لوگوں کے راستے پر چلتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ علماء کے راستے پر چل رہے ہیں، (ان کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ) جو چکی کی آواز تو سنتا ہے مگر اس میں آٹا نہیں دیکھتا، وہ جس کو علم کے اعلیٰ درجے پر سمجھتا ہے حالانکہ وہ صرف ظاہری دنیا کا علم رکھتا ہے، اور وہ اس علم کے قریب بھی نہیں پھٹکا جو علم اولادِ آدم کے سردار (محمد ﷺ) سے ورثہ میں ملا ہے۔"

اور وہ کثرت قیل وقال کے ذریعے لوگوں کی عزتوں اور مالوں تک پہنچ گئے، یہ ظالم اپنے کلام و بات میں جھوٹے علماء کے راستے پر چلا ہے، جو کہ لوگوں کے کلام کی طرح باتیں بیان کرتا ہے جو کہ عام گمراہ، قصہ گو اور جاہل لوگ بیان کرتے ہیں، بلکہ ان میں سے کسی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلام میں نہ تو کوئی صحیح بات ہوگی، اور نہ کوئی ایسی تحریر جو اس نے اہل باطل کے جواب میں لکھی ہو، جس طرح کہ ذو عقل اور اہل علم کا شیوہ ہے، اور نہ ہی ان کے اندازِ استدلال میں مجتہدین جیسی گہری سوچ وفکر ہے۔

بلکہ یہ تو اقوال آئمہ اور ان کے ماخذ کو نہ جاننے کی وجہ سے اچھی طرح اس کے قریب تک بھی نہیں پہنچ سکے جس کو متوسط درجے کے فقہاء جانتے ہیں۔ احکامِ شرعیہ کے بارے میں باطل کلام قبول نہیں کیا جائے گا، جو (کلام) ایسے گمراہ و بدعتی لوگ بیان کرتے ہیں جنہوں نے انوارِ نبوت ﷺ سے علم حاصل نہیں کیا، بلکہ درحقیقت وہ اپنی خواہشات و آراء کے مطابق (احکام بیان کرتے ہیں اور) کلام کرتے ہیں، یہ جھوٹ اور تحریف کے ذریعے بات کرتے ہیں، یہ دین میں وہ باتیں داخل کر دیتے ہیں جو درحقیقت دین نہیں ہوتیں، اگرچہ وہ اپنی گمراہی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی دین ہے، ان سے دور رہو، ان سے بچو، یہ دین اللہ کی حفاظت کی وجہ سے محفوظ ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ وَلَا مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ)) ❶

"میری اُمت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی، نہ تو ان کو ان کی مخالفت کرنے والے نقصان پہنچا سکیں گے، اور نہ ہی وہ لوگ جو ان کو ذلیل ورسوا کرنا چاہیں گے، وہ اسی طرح حق پر رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ (قیامت) آ جائے گا۔"

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِّيْنَ ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ ، وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ .)) ❷

---

❶ صحيح بخاري، كتاب المناقب، رقم: ٣٦٤٠، عن معاوية رضی اللہ عنہ۔ صحيح مسلم، كتاب الامارة، رقم: ٣٢٨٠٣، عن المغيرة بن شعبة رضی اللہ عنہ۔

❷ السنن الكبرى، كتاب الشروحات: ٢٠٩/١٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اس علم (علم قرآن وسنت) کو ایک جماعت کے بعد دوسری عادل جماعت حاصل کرے گی، جو اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف، اور اہل باطل لوگوں کی جھوٹی باتوں اور جاہلوں کی تحریف سے بھی اس کو پاک کرے گی۔“

اس تحریف وتاویل وانتحال کا ارتکاب بہت سارے فقہاء اور کچھ عام لوگوں سے ہوا جو دیندار بھی تھے، زاہد وعبادت گزار اور اصلاح کے خواہاں بھی۔ لیکن ہر وہ شخص جس کے علم وعمل کا منبع وہ علم نہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ورثہ میں ملا ہے، تو وہ شخص بدعات وخواہشات سے بچ نہیں سکتا، بلکہ اس کے تمام اعمال بدعت اور خواہشاتِ نفس پر مبنی ہوں گے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ ابن مسعود اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

((اَلْاِقْتِصَادُ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ .)) ❶

”سنت کے مطابق تھوڑا عمل کرنا بدعت پر چلتے ہوئے زیادہ عمل کرنے سے بہتر ہے۔“

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((فَانْظُرُوْا اَعْمَالَكُمْ اِنْ كَانَتْ اِقْتِصَادًا أَوْ إِجْتِهَادًا ، أَنْ تَكُوْنَ عَلٰى مَنْهَجِ الْأَنْبِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ .)) ❷

”تم اپنے اعمال کا جائزہ لو، اگرچہ وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ مگر وہ انبیاء علیہم السلام کے منہج پر ہونے چاہئیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي دِيْنِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .)) ❸

”جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی، پس وہ مردود ہے۔“

---

❶ السنة للمروزی، رقم: ٧٦، ٧٧.

❷ كتاب الزهد، لأحمد، ص: ١٥٩

❸ شرح السنة: ١/ ١٤٤، رقم: ١٠٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''جب بکر بن عیاش سے یہ کہا گیا کہ مسجد میں کچھ ایسے لوگ بیٹھے ہیں کہ جن کے پاس اور لوگ بھی آ کر بیٹھتے ہیں، تو انہوں نے کہا کہ جو لوگوں کے لیے بیٹھے گا تو لوگ بھی اس کے پاس آ کر بیٹھیں گے لیکن (فرق یہ ہے کہ) اہل السنۃ تو فوت ہو جاتے ہیں لیکن ان کا تذکرہ باقی رہتا ہے، کیونکہ انہوں نے اس چیز کو زندہ رکھا جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے۔ اور اہل بدعت مر جاتے ہیں تو ان کا تذکرہ بھی ختم ہو جاتا ہے اس لیے کہ انہوں نے ان چیزوں میں سے کچھ پر عیب لگایا، اور کیڑے نکالے جس کو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے۔ تو اللہ نے بھی ان سے برأت کا اظہار کیا، لہٰذا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مصداق ہیں:

﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣﴾ (الکوثر: ۳)

''بے شک آپ کا مخالف ہی بے نام ونشان ہو گا۔''

وہ اسباب جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق اکثر گمراہ ہوتی ہے، ان میں سے سب سے بڑا سبب اندھی تقلید ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ نے احکام شریعت کے لحاظ سے لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے:

1۔ جو احکامِ شریعت میں اجتہاد کر سکتا ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ جیسا اس کے اجتہاد نے اسے حکم دیا یعنی اس پر عمل کرے۔

2۔ صرف اور صرف مقلد ہو علم سے بالکل کورا ہو۔ اس کو ایک گائیڈ و راہنما کی ضرورت ہوتی ہے، جو اس کو چلائے۔

3۔ تیسرا وہ جو مجتہد کے درجہ کو نہ پہنچا ہو، لیکن وہ دلیل اور اسکے مواقع استعمال اور راجح اور مرجوح قرار دینے میں اس کا ذہن صحیح کام کرتا ہو۔'' ❶

1:...... امام شاطبی نے آخری قسم و گروہ کو پہلی دو قسموں کے درمیان گردانا ہے کہ اگر اسپر ترجیح کا اعتماد کریں تو وہ مجتہد ہے، اور اگر ترجیح کا اعتبار نہ کریں تو وہ عام ان پڑھ جاہل لوگوں

---

❶ الاعتصام: ۲/ ۳۴۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکم میں ہے۔ اور تیسرا درجہ وہ درجہ ہے جس کے بارے میں بعض علماء نے متبع (اتباع کرنے والے) کا حکم لگایا ہے، مقلد اور متبع کے درمیان فرق آگے بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ

شیخ عبدالرحمٰن بن حسن آل الشیخ فرماتے ہیں:

''ہر امام کے پاس علم کا ایک حصہ ہے لہٰذا ہر مکلّف (عاقل، بالغ اور مسلم) پر یہ بات واجب ہے کہ جب اس کے پاس کتاب وسنت کی دلیل پہنچ جائے اور اسکو اس کے معنی کا فہم بھی حاصل ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس دلیل پر عمل کرے اگرچہ بعض لوگ اس دلیل کی مخالفت ہی کیوں نہ کر رہے ہوں جس طرح کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ﴾

(الاعراف: ٣)

''اور تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے، اور رب کو چھوڑ کر دوسرے فریقوں کی اتباع مت کرو۔'' ❷

یہاں پر شیخ نے جو شرط لگائی ہے کہ (وہ اس کے معنی کو سمجھ جائے) اس کو ضرور یاد رکھنا چاہیے، اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سارے لوگ کتاب وسنت کی ہدایت ورہنمائی سے منہ موڑ کر اور اس سے بڑھ کر یہ بات کہ اس امت کے سلف (صحابہ کرام وتابعین) کے طریقہ کو چھوڑ کر اندھی تقلید میں گرے جارہے ہیں، بلکہ شریعت کی مخالفت پر اُترے ہوئے ہیں، یہ ان اسباب میں سے ہے کہ جن اسباب نے اُمت مسلمہ کو گروہوں، جماعتوں اور فرقوں میں بانٹ دیا ہے۔

تقلید کی حرمت کے متعلق ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ابن قیم رحمہ اللہ نے تقلید حرام کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

❶ الاعتصام: ٢/ ٣٤٣. ❷ فتح المجید، ص: ٣٤٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1۔ اس چیز سے منہ موڑنا جو اللہ نے نازل فرمائی ہو، اور اس کی طرف رجوع نہ کرنا، بلکہ صرف آباء واجداد کی تقلید پر اکتفا کرنا۔

2۔ اس شخص کی تقلید کرنا جس کے بارے میں مقلد (تقلید کرنے والا) یہ بھی نہ جانتا ہو کہ یہ شخص اس قابل بھی ہے کہ اس کے قول کو لیا جائے۔

3۔ مقلد کے قول کے برعکس حجت قائم ہو جانے اور دلیل کے ظاہر ہو جانے کے بعد تقلید کرنا۔

اجتہاد میں کسی کے پیچھے چلنا:

امام ابن قیم رحمہ اللہ کی تقلید محرم (تقلید کی وہ صورت جو حرام ہے) کی تقسیم سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ جو شخص ان اقسام میں سے کسی کو بھی اختیار کرتا ہے تو اس کی مذمت اور اس پر ملامت اسی کے مطابق ہوگی، اور جو آئمہ کرام نے تقلید کی مذمت کی ہے، وہ بھی (انہی اقسام) کے تناظر میں کی ہے۔

شیخ عبدالرحمن بن حسن آل شیخ فرماتے ہیں:

''امام احمد کے اس قول: '' مجھے ان لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کوئی حدیث سنتے ہیں، اور اس کی سند کی صحت کو بھی پہچانتے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ اس حدیث کو چھوڑ کر سفیان وغیرہ کی رائے کو لیتے ہیں۔'' میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دلیل پہنچنے سے پہلے کی گئی تقلید ہے کہ دلیل کے پہنچ جانے کے بعد دلیل کو چھوڑ کر آئمہ میں سے کسی ایک امام کے قول کو ترجیح دی جائے۔

1۔ وہ کون سا شخص ہے جس کے لیے اجتہاد پر عمل کرنا بہتر وصحیح ہے؟

2۔ وہ کون ہے جس کے لیے اجتہاد پر عمل کرنا صرف جواز کی حد تک ہے؟

شیخ عبدالرحمن بن حسن فرماتے ہیں:

((لَا يَسُوْغُ التَّقْلِيْدُ إِلَّا فِيْ مَسَائِلِ الْاِجْتِهَادِ الَّتِيْ لَا دَلِيْلَ مِنْهَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا سُنَّةٍ.))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کسی کے اجتہاد پر چلنا ان اجتہادی مسائل میں جائز ہے جس کے بارے میں کتاب وسنت میں کوئی ایسی دلیل نہ ملے جس کی طرف اس مسئلہ کے حل کے لیے رجوع کیا جائے۔'' ❶

امام شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اجتہاد صرف دو چیزوں میں ہوتا ہے:

1۔ جس کے بارے میں سرے سے کوئی نص نہ ہو۔

2۔ اس مسئلہ میں نصوص تو ہوں مگر بظاہر آپس میں متعارض ومخالف ہوں، اس صورت میں یہ بات لازم ہے کہ اجتہاد کے ذریعے یا تو ان دونوں میں جمع کی صورت پیدا کی جائے یا پھر ایک نص کو دوسری پر ترجیح دی جائے۔'' ❷

امام احمد کا یہ اُصول ہے کہ تعارض کے وقت ایک نص کو دوسری نص پر ترجیح دینے سے پہلے آثار صحابہ اور اس نص کے بارے میں ان کے فہم کو ضرور دیکھتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے کچھ نہ ملے تو پھر اپنی طرف سے اجتہاد نہیں کرتے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

''اجتہادی مسائل میں اگر کوئی آدمی علماء میں سے کسی ایک کے قول پر عمل کرتا ہے تو اس کی مذمت نہیں کی جائے گی، اور نہ ہی اس سے تعلق توڑا جائے گا، اور اگر اس مسئلہ میں دو قول ہیں تو وہ ان دونوں میں سے ایک (کو ترجیح دے کر اس) پر عمل کرتا ہے تب بھی اس کی مذمت نہیں کی جائے گی (اور اگر وہ ترجیح نہیں دے سکتا) تو وہ راجح قول کے معاملہ میں علماء میں سے کسی ایک کے اجتہاد پر چلے گا۔'' ❸

رہی بات کہ کس کے لیے اجتہاد پر عمل کرنا جائز ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر اس آدمی کے لیے اجتہاد پر عمل کرنا جائز ہے جو دینی شرعی مسائل میں سے کسی مسئلہ کے حکم کو جاننے سے قاصر وعاجز ہو۔ تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اس مسئلہ کے بارے میں وہ کسی ایسے عالم سے

---

❶ فتح المجيد، ص : ٣٤٥.
❷ أصول الفقه على روضة الناظر، ص : ٤١٥، ٣١٤.
❸ مجموع الفتاوىٰ : ٢٠/٢٠٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کرے جس کو وہ اس مسئلہ کے بارے میں دین (عمل) اور علم کے اعتبار سے پختہ سمجھتا ہو، تو اس حالت میں اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس عالم کی بات پر عمل کرے۔ چنانچہ شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کو جاننے سے عاجز ہے تو اس صورت میں کسی ایسے دین دار عالم کی پیروی کرے جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہے کہ اس (عالم) کے قول و بات سے کسی اور کی بات راجح نہیں ہوسکتی، تو ایسا کرنے پر نہ تو اس کی مذمت کی جائے گی، اور نہ ہی ردّ و تعاقب کیا جائے گا، بلکہ اس کا یہ فعل قابل تعریف ہے۔'' ❶

تقلید اور اتباع میں فرق:

مختار احمد الشنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تقلید اور اتباع کے درمیان جو فرق ہے، اس فرق کو جاننا ضروری ہے، جہاں اتباع ہوگی وہاں تقلید ہرگز جائز نہیں ہے، اس بات کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ جس مسئلہ میں کتاب اللہ، یا سنت رسول، یا پھر مسلمانوں کے اجماع میں سے اگر کوئی دلیل اس مسئلہ میں مل جاتی ہے تو اس مسئلہ میں کسی بھی صورت میں تقلید جائز نہیں ہے، کیونکہ جو اجتہاد (نص کے مخالف ہو) وہ اجتہاد باطل و فاسد ہے، اور کسی کے اجتہاد پر عمل صرف اجتہادی مسئلہ میں جائز ہے، کیونکہ نصوص (دلائل) کتاب و سنت مجتہدین پر حاکم (و فیصل) ہیں، ان (مجتہدین) میں سے کسی کو بھی لائق و زیبا نہیں کہ وہ ان دونوں کی مخالفت کرے، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔''

2۔ اور اس مسئلہ میں بھی تقلید جائز نہیں جو کتاب و سنت یا اجماع کے خلاف ہو، کیونکہ حق کے علاوہ کسی اور چیز میں کسی کو نمونہ و اسوہ بنانا صحیح نہیں ہے۔ اور جس چیز (مسئلہ) پر نصوصِ شرعیہ دلالت کریں ان میں صرف اور صرف اتباع ہے۔

---

❶ مجموع الفتاوى : ۲۰/۲۲۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3۔ جس مسئلہ پر کتاب وسنت میں سے کوئی ایسی نص دلالت کرے جو کسی دوسری نص کے معارض نہ ہو، وہاں (اس مسئلہ میں) بھی نہ تو اجتہاد کیا جا سکتا ہے، اور نہ ہی تقلید کرنا جائز ہے۔

اتباع اور تقلید کے درمیان فرق ایک واضح اور معروف معاملہ ہے جس کے بارے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، جو کام وحی پر عمل کرتے ہوئے کیا جائے وہ اتباع ہے، تقلید نہیں۔ مذکورہ بالا عمل کو آیاتِ قرآنیہ میں اتباع کا نام دیا گیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ﴾

(الاعراف: ٣)

''اور تم لوگ اس چیز کی اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی اتباع مت کرو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (الزمر: ٥٥)

''اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔''

نیز فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ﴾ (الاعراف: ٢٠٣)

''آپ فرما دیجیے کہ میں اس کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے حکم بھیجا گیا ہے۔''[1]

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اس بات کی بھی تصریح فرما دی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مسائل کو حاصل کرنا بھی اتباع کی قبیل سے ہے، نہ کہ تقلید کی قبیل سے۔

[1] اضواء البیان: ٧/٥٤٧، ٥٤٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ تقلید کے قواعد وضوابط

مجتہد کے اجتہاد پر عمل:

1۔ مجتہد کے اجتہاد پر عمل کرنے والے کے لیے یہ بات لازم ہے کہ وہ جس کے اجتہاد پر عمل کر رہا ہے، اس کی بات صرف اس طور پر مانے کہ وہ اپنے علم کو جاننے والا ہے جس کی طرف محتاج ہوا جاتا ہے (یعنی کتاب وسنت کا علم) جس علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ عمل صرف اس کے علم سے استفادہ کے طور پر ہو، اور جب اس کو یقینی طور پر اس کا ظن وگمان غالب ہو کہ جس کی بات پر عمل کر رہا ہے، وہ غلطی وخطا پر ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کی بات چھوڑ دے، کیونکہ غلطی وخطاء کا امکان ہر شخص میں موجود ہے۔

2۔ جب شرعی طور پر اس کا غلطی پر ہونا واضح ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اس کے اجتہاد پر ہی بہرا نہ ہو جائے (کہ دوسروں کے دلائل نہ سنے) اور اس پر پکا ہو جائے۔

3۔ ایک عام (اَن پڑھ) شخص کو چاہیے کہ وہ فتویٰ صرف اس شخص سے معلوم کرے جس کے بارے میں اس کو یقین ہو کہ وہ فتویٰ دینے کے قابل ولائق ہے، مگر جب ایک شہر میں کئی مجتہد ہوں تو جس سے چاہے وہ سوال کرے۔

3۔ ایک متعین مذہب پر ڈٹے رہنا، اور ایک مخصوص عالم کی تقلید کرنا، اس انداز میں کہ جو وہ حکم دے، اس پر عمل کرے اور جس چیز سے وہ منع کرے، اس سے رُک جائے، اس کو ترک کر دے، یہ اندازِ تقلید باطل وناحق ہے، اور یہی وہ تقلید ہے جو کہ حرام وناجائز ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

((وَلَا يَجِبُ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تَقْلِيْدَ شَخْصٍ بِعَيْنِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ فِيْكُلِّ مَا يَقُوْلُ .))

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسلمانوں میں سے کسی ایک پر علماء میں سے کسی متعین شخص کی تقلید کرنا واجب نہیں ہے، اس انداز میں کہ جو وہ (شخص و عالم) کہے (بغیر تحقیق اس پر بھروسہ کر لے۔" ❶

اور جس شخص نے اپنے آپ کو علماء میں سے کسی ایک متعین عالم کی طرف منسوب کیا ہوا ہے، اس کے لیے یہ بات جائز و صحیح نہیں کہ اس کی نسبت کے اعتبار سے لوگوں سے دوستی و دشمنی رکھے (مطلب یہ کہ جو شخص اپنے آپ کو اس معین عالم کی طرف منسوب کرے، وہ اس سے دوستی رکھے۔ اور جو اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب نہ کرے، اس سے لاتعلقی و دشمنی رکھے) تو وہ اہل بدعت میں سے ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَمَنْ نَصَبَ شَخْصًا كَائِنًا مَنْ كَانَ فَوَالَى وَعَادَى عَلَى مُوَافَقَتِهِ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ فَهُوَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا)) ❷

"جس شخص نے اپنے آپ کو کسی شخص کی طرف منسوب کیا، چاہے وہ شخص کوئی بھی ہو تو لوگوں میں سے جو اس کے قول و فعل میں موافقت کرے، اس سے دوستی رکھے اور جو موافقت نہ کرے، اس سے دشمنی و عداوت رکھے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنے دین کو جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے۔"

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"ایسی نسبت جس کی وجہ سے مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو، اور جماعت حقہ سے خروج اور ایک (متعین) فرقہ کی طرف میلان ہو (اور اس نسبت کی وجہ سے) اہل بدعت کے طریقہ پر چلنا، اور سنت رسول ﷺ اور اتباع کو چھوڑنا لازم آئے تو یہ وہ چیز ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ ایسا کرنے والا گناہ گار ہوگا، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے نکل جائے گا۔" ❸

---

❶ مجموع الفتاویٰ: ۲۰ / ۲۰۹.

❷ مجموع الفتاویٰ: ۲۰ / ۲۹۲.

❸ مجموع الفتاویٰ: ۱۱/ ۵۱۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع کے متعلق ایک اہم اصول:

غیر مجتہد کی خطا گمراہی ہے، اور اس کا سبب خواہشات کو حاکم بنا لینا، متشابہات کی اتباع کرنا اور جماعت سے الگ ہو جانا ہے۔ اس خطا کا سبب یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا امام، یا ساتھی، یا وہ خود ہی اپنے بارے میں یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ مجتہدین میں سے ہے، اور اس کا قول قابل اعتبار ہے، کبھی وہ کسی جزء کی مخالفت کرتا ہے جو کہ ہلکی چیز ہے اور کبھی وہ کلیات شرعیہ میں سے کسی چیز کی مخالفت کرتا ہے، چاہے وہ کلیات، احوالِ اعتقادات میں سے ہو یا احوال اعمال میں سے۔ اور آپ اسے دیکھیں گے کہ وہ جزئیات شرعیہ کو کلیاتِ شرعیہ کے انہدام کے لیے اختیار کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی ابتدائی رائے سے جو چیز ظاہر ہو، اس چیز کے معنی کا احاطہ کیے بغیر اسی طرف چل پڑتا ہے، اور احتیاجاً نص کی طرف رجوع نہیں کرتا، اور نہ ہی ان چیزوں کے فہم میں مرویاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو تسلیم کرتا ہے، اور ان کاموں پر جو چیزیں اس کو اُبھارتی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

1۔ نفس میں موجود بعض خواہشات جو واضح دلیل سے ہدایت یافتگی کے ترک پر اُبھارتی ہیں۔

2۔ اپنے علم کی رسائی میں ناانصافی اور عاجزی کا اعتراف نہ کرنا۔

3۔ طلب علم کے نتیجہ کے حصول میں عجلت اختیار کرنا، اور یہ وہم رکھنا کہ وہ درجۂ اجتہاد تک پہنچ چکا ہے۔

4۔ مقاصد شرعیہ سے جاہل ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتراق واختلاف سے بچانے والے اسباب

1۔ ہر معلوم حق کی نشر واشاعت مطلوب نہیں ہوتی، اگر چہ وہ علم شریعت میں سے ہو، بعض حقائق ان میں ایسے ہیں جس کی نشر و اشاعت ضروری ہوتی ہے، اور یہ حقائق اکثر حقائق شرعیہ ہیں، اوران میں سے بعض حقائق کی تو علی اطلاق نشر واشاعت مقصود نہیں یا اگر مقصود ہے تو کسی مخصوص حال، وقت یا شخص کے لیے مقصود ہے، کیونکہ یہ آخری حقائق ایسے ہیں کہ اگر چہ صحیح ہیں لیکن ان سے فتنہ پھیلتا ہے، صحیح مسلم میں سیّدنا علی اور سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ((حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَفْقَهُونَ .))

''لوگوں کو ایسی احادیث بیان کرو جنہیں وہ سمجھ سکیں۔''

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

((أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ .))

''کیا تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی جائے؟''

اور ''صحیحین'' میں سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ''کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا .))

''ان کو یہ خبر نہ دو ورنہ وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔''

''صحیح بخاری'' میں سیّدنا عبداللہ ابن عباس، اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ''کاش تم حاضر ہوتے اس وقت جب امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا: فلاں شخص کہتا ہے کہ اگر امیر المؤمنین وفات پا گئے تو ہم فلاں کی بیعت کر لیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ البتہ ضرور میں رات کے وقت کھڑا ہوں گا، اور اس گروہ کے ان لوگوں کو ڈراؤں گا جو ان لوگوں کو غصہ دلاتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) میں کہتا ہوں آپ ایسا نہ کریں، بے شک وقت لوگوں کو ایک جگہ اکٹھے کرے گا، اور وہ آپ کی مجلس پر غالب آ جائیں گے، پس میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ آپ پر غالب نہ آ جائیں، پس وہ اپنے ساتھ ہر کسی کو لے کر چلیں گے، اور وہ رُکیں گے یہاں تک کہ مدینہ ''دار ہجرت'' اور ''دار سنت'' ان کے سامنے ہو گا، پس وہ اصحاب رسولؐ اور مہاجرین و انصار کے ساتھ مخلص ہوں گے، اور ان کی باتوں کی حفاظت کریں گے، اور ان پر غالب آ جائیں گے، پس فرمایا: اللہ کی قسم! البتہ میں ضرور اس پہلے مقام میں کھڑا ہوں گا جہاں میں مدینہ منورہ میں کھڑا ہوں۔''

2۔ ابتدائی علم والے کے سامنے انتہائی علم کی باتیں نہ ذکر کی جائیں، بلکہ ابتدائی علم والے کی درجہ بدرجہ کم علم سے زیادہ علم کی طرف راہنمائی کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كُونُوا رَبَّٰنِيِّـۧنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ ٱلْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ۝٧٩﴾

(آل عمران ۷۹)

''اس آیت کی تفسیر میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کو کم علم سے زیادہ علم کی طرف تربیت دی جائے۔''[1]

3۔ سد الذرائع، قواعد و احوال کا اہتمام کرنا، اس کی دو اقسام ہیں: پہلی یہ کہ فعل کی مصلحت اس کی مفسدت پر غالب ہو، دوسری یہ کہ فعل کی مفسدت اس کی مصلحت پر راجح ہو، پھر اس میں دوسری قسم کی چار اقسام ہیں:

1: مفسدت کی طرف لے جانے والا وسیلہ، جس طرح نشہ آور چیز کا پینا نشہ کی طرف لے جاتا ہے، اور زنا، اختلاط المیاہ (کئی مردوں کی منی کا ایک رحم میں جمع ہو جانا، اس سے دلدیت کا معاملہ پیدا ہو جاتا ہے) کی طرف اور فساد فراش (یعنی بچہ صاحب فراش کا ہے یا

[1] صحیح بخاری.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے غیر کا) کی طرف لے جاتا ہے۔

2: ایک ایسا وسیلہ جو مباح تو ہے لیکن اس مباح چیز سے مفسدہ تک پہنچنے کا ارادہ کیا جائے، اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نکاح کرے لیکن نیت حلالہ کی ہو۔

3: وسیلہ مباح ہو، اور اس مفسدت کا ارادہ بھی نہ ہو، لیکن وہ وسیلہ اکثر مفسدت کی طرف لے جاتا ہے، اور اس مباح چیز کی مفسدت اس کی مصلحت پر غالب ہوتی ہے، جس طرح ''اوقاتِ ممنوعہ'' میں نماز ادا کرنا۔

4: وسیلہ ہے تو مباح لیکن کبھی کبھی مفسدت کی طرف لے جاتا ہے، اور اس وسیلہ کی مصلحت، اس کی مفسدت پر راجح ہو، جس طرح کہ اس عورت کو دیکھنا جس کے لیے نکاح کا پیغام بھجوایا ہو، یا اوقات ممنوعہ میں کسی سبب سے کوئی فعل ادا کرنا، جو اس وقت میں منع ہو۔

کتاب وسنت سے اس کی مثالیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام: ۱۰۸)

''مشرکین کے معبودوں پر طعن وتشنیع نہ کرو کہ وہ اللہ پر دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے طعن وتشنیع کریں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے "آلھة المشرکین" پر طعن وتشنیع سے منع فرمایا ہے، کہ کہیں یہ اللہ تعالیٰ پر طعن وتشنیع کا سبب نہ بن جائے۔

اس کی ایک دوسری مثال کہ اللہ تعالیٰ نے کلیم اللہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام، اور ان کے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام کو یہ فرمایا:

﴿اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝﴾ (طه: ۴۳، ۴۴)

''تم دونوں سرکش فرعون کے پاس جاؤ، پس اس سے نرم لہجے میں بات کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرے یا اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے۔"

تو اللہ تعالیٰ نے کفر کے اعتبار سے اپنے سب سے بڑے دشمن، اور مخلوق میں سب سے بڑے نافرمان کے لیے ان دونوں کو نرم لہجے میں بات کا حکم دیا ہے، تاکہ سخت بات حق ہونے کے باوجود کہیں اس کے لیے نفرت اور عدم صبر کا باعث نہ بن جائے، اور اس پر حجت قائم نہ ہو سکے، لہٰذا ان دونوں کو جائز بات سے منع فرمایا تاکہ اس کا نتیجہ کسی مکروہ بات کی صورت میں نہ نکلے، جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔

3: تیسری مثال یہ ہے کہ نبی ﷺ کا منافقین کے قتل سے رُک جانا ہے، اور یہ رُکنا ایک مصلحت کے سبب تھا کہ قتل منافقین، اسلام سے لوگوں کی نفرت کا باعث نہ بن جائے تاکہ لوگ یہ نہ کہنے لگ جائیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتا ہے، اور پھر یہ قول، مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لیے اسلام سے نفرت کا باعث بن جاتا اور نفرت اسلام کی مفسدت (فساد) ترکِ قتلِ منافقین کی مفسدت سے بڑی تھی جب کہ محبت اسلام کی مصلحت، قتل منافقین کی مصلحت سے بڑی ہے۔

4: چوتھی مثال اللہ تعالیٰ کا مکہ میں مؤمنین کو انتقام لینے سے منع کرنا، اور عفو و درگذر کا حکم دینا ہے تاکہ مؤمنین کا انتقام لینا ایک عظیم مفسدت کا ذریعہ نہ بن جائے جو کہ ذلت اور ظلم اُٹھانے کی مفسدت سے بڑھ کر ہے، اور مومنین کے دین و جان اور اولاد کی حفاظت کی مصلحت، انتقام اور مقابلہ کی مصلحت پر راجح ہے۔

5: پانچویں مثال نبی ﷺ کا حکمرانوں سے قتال کو منع فرمانا ہے، اگرچہ حکمران ظالم ہی کیوں نہ ہوں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں، ان پر خروج کرنا منع ہے۔ اور یہ ایک بڑے فساد اور حکمرانوں سے قتال کے سبب کثیر شر کے سد باب کے لیے ہے، ان پر خروج کی موجودگی میں تھا، اور اُمت آج تک یہ نقصان اُٹھائے چلی آ رہی ہے، اور یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

((اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوْا الْآخَرَ مِنْهُمَا .)) ❶

❶ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: ٣٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔“

اور یہ حدیث اسی فتنہ کے سد باب کے لیے ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وَاعْلَمْ أَنَّ الْخُرُوْجَ مِنَ الطَّرِيْقِ عَلٰى وَجْهَيْنِ: اَمَّا اَحَدُهُمَا: فَرَجُلٌ قَدْ زَلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الْخَيْرِ، فَلَا يُقْتَدٰى، بِزِلَّتِهِ فَاِنَّهُ هَالِكٌ. وَآخَرُ عَانَدَ الْحَقَّ وَخَالَفَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ، فَهُوَ ضَالٌّ مُضِلٌّ شَيْطَانٌ مَرِيْدٌ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ، حَقِيْقٌ عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهُ أَنْ يُحَذِّرَ النَّاسَ مِنْهُ وَيُبَيِّنَ لِلنَّاسِ قِصَّتَهُ لِئَلَّا يَقَعَ أَحَدٌ فِي بِدْعَتِهِ، فَيَهْلِكَ.))

”جان لو کہ راہِ مستقیم سے خروج کے دو طریقے ہیں: پہلا یہ کہ ایک شخص اس راہ سے ہٹ جائے اور وہ صرف خیر ہی کا ارادہ رکھتا ہو، تو اس شخص کی گمراہی کی اقتدا نہیں کی جائے گی کہ یہ ہلاکت کا راستہ ہے۔ دوسرا وہ شخص جو حق سے بغض رکھتا ہو اور اپنے سے قبل کے متقین افراد کی مخالفت کرتا ہو، تو ایسا شخص گمراہ ہے، اور گمراہ کرنے والا ہے، اس اُمت کا شیطان ملعون ہے۔ اور جو شخص اس کی حقیقت جان لے اس پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس سے بچائے اور ان کے سامنے اس کی حقیقت کو واضح کرے تاکہ کوئی شخص اس بدعتی کی بدعت میں پڑ کر ہلاک نہ ہو جائے۔“

مصنف فرماتے ہیں:...... ”اوّل یہ شخص کہ جو راہِ مستقیم سے ہٹ جائے، اور وہ صرف خیر کا ہی ارادہ رکھتا ہو کہ یہ ہلاکت کا راستہ ہے۔“ بہتر ہے کہ یہ بات معلوم ہو کہ اس باب میں کلام ان اہل علم پر حکم لگانے کے متعلق ہے جو سنت و حدیث کی طرف منسوب ہیں، اس طور پر کہ وہ ایسی خطاؤں میں پڑ گئے کہ جنہیں کبار اہل السنہ ہی درست کر سکتے ہیں کہ جنہوں نے تمام احوال کا احاطہ کیا ہو، اور مقاصد شریعہ اور اس کے تمام قوانین کے علم کا ضبط رکھتا ہو، تو ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مخالف اہل السنہ پر حکم لگانا علم و عدل کے ساتھ ہوتا ہے، اور انہی کبار اہل السنہ نے دین کے حق کو یاد رکھا اور مؤمنین کے حقوق کی پاسداری کی۔ ضروری ہے کہ یہاں ان بعض ضوابط کا ذکر کر دیا جائے کہ جنہیں اہل السنہ کے مخالف لوگ ملحوظ رکھتے ہیں۔

1۔ تمام مختلف فیہ مسائل کا ضروری علم، اور اس بات کا علم کہ اس مسئلہ میں اختلاف کا سبب کیا ہے، اور یہ کہ حق اسی مسئلہ کے اثبات میں ہے یا نفی میں؟

2۔ کسی بھی چیز کو شبہات وظنون کے ساتھ حق و باطل یا پسندیدہ اور مذموم بنانا ناجائز ہے۔

3۔ علماء کے مذاہب اور ان کے اقوال کے مطابق جملوں، اور اپنی من مانی کرتے ہوئے ان کا اثبات کرنا صحیح نہیں، بلکہ ان پر دو طریقوں سے غور و فکر کرنا واجب ہے۔

ا:...... اس کلام کے متکلم کی تفسیر کی طرف مراجعت۔

ب:...... یہ دیکھنا کہ کیا یہ کلام اپنے قائل کے اُصول کے مطابق ہے؟

شیخ الاسلام فرماتے ہیں:

((وَأَخْذُ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْاِطْلَاقِ مِنْ غَيْرِ مُرَاجَعَةٍ فَسَّرُوْا بِهِ كَلَامَهُمْ وَمَا تَقْتَضِيْهِ أُصُوْلُهُمْ يَجُرُّ إِلٰى مَذَاهِبِ قَبِيْحَةٍ .)) [1]

”مذاہب فقہاء کو ان فقہاء کے اپنے کلام کی تفسیر کی طرف مراجعت کیے بغیر اور ان فقہاء کے اُصولوں کے متقاضی کا لحاظ رکھے بغیر مطلق جملوں سے اخذ کرنا ایک قبیح مذہب کی طرف لے جاتا ہے۔“

4۔ اس مخالفت میں تین شروط کے ذریعہ ملامت رفع ہو جاتی ہے۔

ا:...... کہ یہ مخالفت کسی خفی اور دقیق معاملہ میں ہو۔

ب:...... یہ مخالفت ایسے اجتہاد کی وجہ سے ہو جس میں مجتہد نے طلب حق کی بھرپور کوشش کی ہو۔

ج:...... اور یہ اجتہاد اس کے لیے اس وقت تک قابل اتباع ہو جب تک وہ حق سے

[1] الصارم المسلول: ۲/ ۵۱۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہل رہے۔'' ❶

5۔ مخالف کی عظمت اور قدر و منزلت کی رعایت نہیں کی جائے گی بلکہ اس کی مخالفت کو اس کی فضیلت اور قدر و منزلت کی معرفت کے باوجود رد کر دیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ سلف صالحین رحمہم اللہ نے ہمیشہ ایک عالم کی گمراہی سے ڈرایا اور اسی سلسلہ میں وہ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ایک اثر پیش کرتے ہیں:

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنے ہر خطبہ میں یہ بات کہتے تھے کہ ''شک کرنے والے ہلاک ہو گئے، تمہارے بعد فتنے ہیں کہ جس میں مال کی کثرت ہوگی، اور قرآن کھولا جائے گا، اور مومن، منافق، عورت، بچہ، کالا اور گورا سب اسے پڑھیں گے، اور ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کوئی کہے کہ ''میں نے قرآن پڑھا اور میرا یہی خیال ہے کہ لوگ میری اتباع کریں گے، جب تک میں ان کے لیے کوئی بدعت نہ بنا لوں۔'' تو لہٰذا تم بدعت سے بچو کہ ہر بدعت گمراہی ہے، اور تم ایک عالم کی گمراہی سے بچو! کیونکہ شیطان کبھی کبھی عالم کی زبان سے گمراہی کا کلمہ نکلوا دیتا ہے اور کبھی کبھی منافق بھی کلمہ حق کہہ دیتا ہے، لہٰذا حق حاصل کرو جہاں سے بھی ملے، کیونکہ حق ہی نور ہے۔'' لوگوں نے پوچھا: عالم کی گمراہی کیا ہے؟ تو فرمایا: یہ ایسا کلمہ ہے جو تمہیں تعجب میں ڈال دے گا، اور تم سوچو گے، اور کہو گے کہ اس عالم نے یہ کلمہ کیسا کہا ہے، لہٰذا اس گمراہی سے بچو، اور یہ چیز تمہیں اس عالم سے دُور نہ کر دے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع کر لے، اور بے شک علم اور ایمان قیامت تک موجود رہیں گے، جو انہیں تلاش کرے گا وہ انہیں پا لے گا۔''

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((ویل للأتباع من عثرات العالم ، قیل: کیف ذاك؟ قال: یقول العالم شیئاً برأیه ثم یجد من هو أعلم منه برسول الله ﷺ فیترك قوله ثم یمضی الأتباع .))

---

❶ المجموع : ١٣/ ٦٤، ٩٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عالم کی ہر اچھی بُری بات کی اتباع کرنے والے ہلاکت میں ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا: ''ایک عالم اپنی رائے سے کوئی بات کہتا ہے پھر اس کی اتباع میں کوئی شخص جو اس عالم سے زیادہ علم رکھتا ہے رسول اللہ ﷺ کا کوئی قول وعمل پاتا ہے تو وہ نبی ﷺ کا قول چھوڑ کر اس عالم کی اتباع کرتا ہے۔''

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جب ہمیں عالم کی گمراہی سے ڈرایا گیا، اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ ہمارے متعلق سب سے زیادہ خوف اسی بات کا ہے کہ ہم کہیں پھسل نہ جائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں علماء سے اعراض نہ کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے، تو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو، اس پر واجب ہے کہ جب اسے کسی امام کا قول ضعیف ملے تو وہ اس قول کو امام کے مقلدین کے سامنے بیان کرے، بلکہ اگر اس کو قول کی صحت کا یقین ہو اس کے تذکرہ سے خاموش رہے، اور اگر صحت کا یقین نہ ہو تو اس قول کو قبول کرنے میں توقف کرے، کیونکہ آئمہ سے بہت سے ایسے اقوال پیش کیے گئے ہیں جن کی کوئی حقیقت ہی نہیں، اور ان کے اتباع نے اکثر مسائل کو ان قواعد پر استنباط کیا ہے جو منہج سے ہٹے ہوئے ہیں، اگر ان قواعد کے الحادی نتیجے کو وہ ائمہ جانتے ہوتے تو ان پر استدلال کرنے سے منع کرتے، ان ائمہ کے متبعین ان مسائل کو عین شرع سمجھتے ہیں جب کہ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ مسائل شریعتِ اسلامیہ کے مخالف ہیں، کیونکہ شریعت میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جو تضاد ظاہر کرتی ہو۔ یاد رہے کہ اگر وہ جان لیتے کہ ان اقوال کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا تو یہ بات نہ کہتے، اس طرح کہنا درست نہیں کہ یہ فلاں کا مذہب ہے، اور وہ ایسی بات کہے جو اس امام نے نہ کہی ہو۔'' [1]

---

[1] اعلام الموقعین، لابن قیم.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہج سلف سے ہٹ کر کے لکھی گئی کتب ومجلّات کو پڑھنے کے خطرات:

ذیل کی سطور میں معاصرین کی کتابوں کے وہ بُرے نتائج مذکور ہیں کہ جنھوں نے اہل السنہ والجماعۃ کے اُصول کو بنیاد نہیں بنایا:

1۔ لوگوں کا طریقہ ومنہج سلف صالحین پر چلنے والے علماء کے علاوہ دوسرے علماء سے مل جانے کا نتیجہ بہت ہی بُرا ہے، اور یہ نتیجہ لوگوں اور طریقہ سلف کے مطابق حصول علم کے مابین رکاوٹ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اور اس کی وجہ مشائخ کا الگ تھلگ رہنا، کتابوں میں گم، اپنے آپ میں بند اور حالات وواقعات کا علم نہ رکھنا ہے، اور اس کا حتمی نتیجہ یہ ہے کہ نوجوانوں کا عقیدہ، حفظ السنۃ اور رفقہ السنہ سے رُک جانا، غافل ہو جانا، اور یہ محض تباہی ہے۔

2۔ سیاسی پہلو کا شرع پر غالب آ جانا، پس آپ دیکھیں گے کہ اس جانب سیاست نے ان کی دعوت کا بڑا حصہ ہتھیا لیا ہے، اور یہ ان لوگوں کی مشابہت میں پڑ گئے ہیں جو دنیوی زندگی کا علم رکھتے ہیں، اور آخرت سے غافل ہیں، اور یہ چیز ''دعوۃ الی اللّٰہ'' پر حاوی ہو رہی ہے۔ اور آپ انہیں پائیں گے کہ یہ مسلمانوں پر آنے والے مصائب کا الزام مسلمانوں کے دشمنوں پر ڈالیں گے، یہ بات بھول جاتے ہیں کہ یہ چیز منہج ربانی، اور ہدایت نبوی کے مخالف ہے، اور اس میں بڑے مفاسد اور نقصانات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

1:...... امراض اُمت کی تشخیص اور کیفیت علاج میں کتاب وسنت کی مخالفت، جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُحد اور حنین کے شروع میں پہنچنے والے نقصان میں مسلمانوں کو ہی موردِ الزام ٹھہرایا تھا، قطع نظر اس بات سے کہ کافروں نے جو کیا سو کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ﴾

(آل عمران : ۱۵۲)

''اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اس وقت جب کہ تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے، یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا، اس کے بعد تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمت ہار دی۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

﴿وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ (التوبہ: ۲۵)

"اور حنین کے دن جب تمہیں اپنی کثرت پر ناز تھا تو وہ تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی، اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہوگئی۔"

مزید ارشاد فرمایا:

2..... ﴿اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٦٥﴾﴾

(آل عمران: ۱۶۵)

"(بھلا یہ) کیا بات ہے کہ جب تم پر مصیبت واقع ہوتی حالانکہ اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھ سے ان پر پڑ چکی ہے، تو تم چلا اُٹھے کہ آفت کہاں سے آپڑی، کہہ دو کہ یہ تمہاری ہی شامت اعمال ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

3:..... یہ مسلک نفوس المسلمین میں کفار کی تعظیم کا باعث بنتا ہے جس سے معاملہ کمزور تر ہوتا جاتا ہے۔

4:..... اس میں تزکیہ نفس ہے، اس معنی میں کہ جب ہم " نصر من اللّٰہ " کی تمام شروط کو یعنی قیام بتوحید اللہ، اللہ کے اوامر کی اطاعت، اور اس کے نواہی سے اجتناب کو مکمل کرلیا، اس کے باوجود کفار ہم پر غالب ہیں، تو اس پر یہ چیز مرتب ہوتی ہے کہ ہم عوام الناس کو عقیدہ، سنت کی طرف دعوت دینے سے غافل ہو گئے، اور لوگوں کی تربیت اور ان کو ان چیزوں پر اُبھارنے سے رُک گئے ہیں۔

5:..... کبھی کبھار اس پر بہت خطرناک معاملہ مرتب ہوتا ہے وہ یہ کہ کبھی عوام الناس میں سے بعض کے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں، جو انہیں اسلام سے کفر کی طرف لے جاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کفر سے بچائے، اور وہ خیالات یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کا وعدہ پورا نہیں کیا، اور کفار اللہ کے امر پر غالب ہو گئے ہیں۔

﴿وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (یوسف: ۲۱)

''اللہ اپنے امر پر غالب ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

6:...... اس طرح کی مثالیں توکل علی اللہ، اور یقین باللہ میں ضعف اور دنیاوی اُمور میں غرق رہنے کے باعث توحید میں خلل کی نشانی ہیں۔

3۔ اور انہی میں سے بعض کی کتابوں کے نتائج میں سے ایک گھٹیا ذرائع ابلاغ پر وثوق اختیار کرنا ہے، وہ ذرائع ابلاغ مشرقی ہوں یا مغربی، اور یہ وثوق احوال کفر کی قدر و منزلت اور ان کے اقوال کی تصدیق کی طرف لے جاتا ہے، (جب کہ حالت یہ ہے کہ) اہل العلم بالکتاب والسنۃ کسی صادق مسلمان کی خبر کو اس کے عادل اور ضابط ہونے کے بغیر قبول نہیں کرتے تھے، تو ایک پکے کافر کی خبر کیسے قبول کی جاسکتی ہے۔ یہ چیز علم شرعی پر ضرب لگاتی ہے کہ اس پر اور اہل علم پر وثوق کم ہو جاتا ہے، اور اس کا ایک اور نتیجہ بھی ہے جو زیادہ خطرناک اور گھناؤنا ہے، اور وہ ہے مسلمانوں کے دلوں میں کفار کے جاہ وجلال کا گھر کر جانا، اور ان کے دشمنوں کا رعب ان پر واقع ہو جانا، اس بات کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مغربی لوگوں کے اُصول وقانون اس معاملے میں حیران کن ہیں۔ ان اُصولوں اور قوانین سے ضعف و کمزوری کا سبق ملتا ہے، اور بسا اوقات اس اُمت کے مخلص لوگ اس امر سے نا اُمید ہو جاتے ہیں۔

یہ بات حقیقت ہے کہ ان تمام باتوں کا ماخذ یہ ہے کہ مسلمان اس بات کا عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ کی طاقت کو کوئی مقہور ومغلوب نہیں کر سکتا، اور بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، اور اللہ کے طریقے ہیں جب وہ اس اُمت میں پائے جائیں تو اللہ ان کی مدد کرتا ہے، جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ .)) [1] ''ایک

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التيمم، رقم: ٣٢٨ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، رقم: ٥٢١، عن جابر رضي الله عنه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینے کی مسافت سے میں مدد کیا گیا ہوں۔‘‘

4۔ اور اس کے نتائج میں سے اوّلیات میں عدم تمیز اور شرعیات میں تساہل برتنا ہے، جب کہ مبنی برسنت دعوت کی اہم ترین شرط یہ ہے کہ سب سے پہلے اہم چیز کی طرف دعوت دی جائے، اس کے بعد جو اس سے کم اہم ہو، اس طرح کہ سب سے پہلے اصلاح عقیدہ کی دعوت دی جائے، عبادت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کرنے کا حکم دے کر، اور شرک سے منع کر کے، پھر اقامت نماز، ایتاء زکوۃ، واجبات کو ادا کرنے اور محرمات کو ترک کرنے کا حکم دیا جائے، جیسا کہ تمام رسولوں کا طریقہ کار تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ﴾ (النحل: ٣٦)

’’تحقیق ہم نے ہر اُمت میں رسول مبعوث کیے (اور انہوں نے حکم دیا) تم اللہ کی عبادت کرو، اور طاغوت سے بچو۔‘‘

نیز فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾﴾ (الانبیاء: ٢٥)

’’ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے، ان کی طرف یہی وحی کی کہ میرے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔ پس تم میری ہی عبادت کرو۔‘‘

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أُدْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .)) [1]

’’تمہاری سب سے پہلے دعوت جو تم ان کفار کو دو، وہ شہادت ’’ان لا الہ الا

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، رقم: ١٣٩٥، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ١٩، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ وان محمد رسول اللہ " ہو۔ پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔"

کوئی عاقل مسلمان اس بات میں شک نہیں کرسکتا کہ دعوت میں نبی ﷺ کا طریقہ و منہج اور ان کی سیرت ہی موزوں ہے، آپ ﷺ لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے، اور شرک سے منع کرتے، قبل اس کے کہ ان کو نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کا حکم دیتے، اور قبل اس کے کہ انہیں سود، زنا، چوری اور ناحق قتل سے منع فرماتے، لہٰذا یہی دین کی اصل غرض وغایت ہے۔

5۔ ان کی بعض کتابوں کے نتائج میں سے ایک غلو بھی ہے، اور اس طرح کی فکری بغاوت اور ایسی دعوت کا لازمی نتیجہ ہے کہ اس میں اوّلیات کو خلط ملط کیا جائے، پس آپ دیکھیں گے کہ جو ظاہری سزائیں اور قوانین انسانی زندگی کے لیے بعض اسلامی جماعتوں میں مقرر کی گئی ہیں، لیکن فیصلہ شریعت الٰہیہ کے مطابق نہیں کیا جاتا۔ جب کہ حق تو یہ تھا کہ یہ کتابیں معاصی سے بچاؤ کا سبب ہوتیں جن میں سب سے پہلی معصیت شرک باللہ ہے، اور فسق و فجور اور بے حیائی سے نکلنے کا سبب بنتیں، لیکن ان کتابوں کا مواد غلو پر مبنی ہونے کے سبب ان تنظیموں میں تکفیر کی برائی عام ہوگئی ہے۔ یہ لوگ حاکموں اور محکوموں کو جلد از جلد کافر قرار دے دیتے ہیں، اور عجلت پسندی اسی غلو کا نتیجہ ہے۔ اور یہ اس زمانے کی بیماریوں کے اسباب میں سے بہت بڑا سبب ہے۔ اہل علم کہتے ہیں: جو شخص کسی چیز کے وقت کے آنے سے پہلے جلدی کرتا ہے، وہ اس سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

6۔ ڈیموکریسی اور اس کے فضول قوانین کے ساتھ رضامندی، اور سب سے خطرناک چیز یہ ہے جس میں وہ مبلغ واقع ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی دعوت کی بنیاد کتاب و سنت پر نہیں رکھی، اور ان کے بعض بعض کو برملا طور پر کہتے ہیں کہ اے دعاۃ! اگر تم ڈیموکریسی اور پارلیمنٹری نظام میں شریک نہیں ہوئے تو تمہارے علاوہ دوسرے گروہوں والے مثلاً سیکولر اور نظام مغرب کے دلدادہ لوگ ضرور بہ ضرور شریک ہو جائیں گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ان انحراف کرنے والے گمراہوں کو آپس میں ملانا شرعی طور پر بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برا ہے کہ ان کو دین اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کے ساتھ شامل کیا جائے، اس کی دو وجہیں ہیں:

1:...... یقیناً اس میں ڈیموکریسی اور ان کے مبلغین، ان کے طریقۂ کار اور ان کے منہج پر رضا مندی ہے، اور یہ اہل باطل کے ساتھ مشارکت ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے ذریعے اس سے منع کیا ہے:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ﴾ (النساء: ١٤٠)

''اور اللہ تمہارے لیے قرآن کریم میں اُتار چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے، اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کفار اس کے علاوہ کوئی اور بات کرنے لگیں، ورنہ تم انہی جیسے ہو جاؤ گے۔''

اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ان منحرفین سے ان کی چکنی چپڑی باتیں یعنی جو وہ پارلیمنٹ میں شامل کرنے کے لیے کرتے ہیں، سن کر قبول کر لیتے ہیں۔

یعنی وہ کہنے لگتے ہیں کہ جب تم ان کو شریک کر لیتے ہو تو ان پر تنقید کیوں کرتے ہو؟ اور یہ قول وفعل کا تضاد ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (الصف: ٢)

''اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔''

مزید فرمایا:

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (البقرة: ٤٤)

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو، اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو، حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، پھر کیوں عقل نہیں کرتے؟''

پس ہم جمہور لوگوں کو کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کی نازل کردہ کتاب کے بغیر فیصلہ کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے، پس تو دیکھے گا کہ اکثر دعاۃ نے اس چیز کا خیال نہیں کیا ہے جب کہ ہم اس کا خیال کرتے ہیں، اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

2:...... دین کے ابتدائی فیصلوں کو مکمل طور پر اور تفصیل کے ساتھ عقیدۃً اور شرعاً طے کرنا اور مبلغین کی انفرادیت زائل کرنا، وگرنہ وہ اس معاملے کا امتیاز کرنے میں اکیلے رہ جائیں گے، کیونکہ وہ سیاست میں ان جیسے لوگوں کو شریک نہیں کرتے۔ اور لوگ جانتے ہیں کہ بے شک سیاسی فیصلہ کرنے والے اعلیٰ شرف والے ہیں، اور وہ سیاست جو کہ دنیاوی زیب وزینت کا تقاضا کرتی ہے، یہ بات ہماری سیاسی معاملے میں رہنمائی کرتی ہے۔ صحیح بخاری ومسلم میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ:اَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ .)) [1]

''بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کے ہاتھوں میں تھی۔ جب کبھی کوئی نبی فوت ہو جاتا اس کے بعد بھی نبی ہوتا تھا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور عنقریب میرے بعد بہت سے خلیفہ ہوں گے، انہوں نے کہا: آپ ہمیں کیا حکم کرتے ہیں؟ فرمایا: پہلا وعدہ پورا کرو، جو پہلا ہے اس کو اس کا حکم دو، بے شک اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرنے والا ہے جس کا اس نے انہیں نگہبان بنایا ہے۔''

سیاست کی علمی اور شرعی تعریف ہے، اُمت کے معاملات کا خیال کرنا، اس کو قرآن و حدیث کے ساتھ ثابت کرنا، سیاست کی تطبیق باہمی معاملے میں اخلاص پر واقع ہونا ہے، اور یہ دو حالتوں پر ہے:

أ ایسے حادثات کا رونما ہونا، جن میں واضح دلائل، اور ثابت شدہ حقائق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا

[1] صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، رقم: ۳٤٥٥۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، رقم: ۱۸٤۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم ثابت ہوتا ہو، پس اس کو تطبیق دی جائے گی جس طرح احکام میں تطبیق دی جاتی ہے۔

ب۔ اور ایسے حادثات کا رونما ہونا جو محض ظن وگمان، احتمالات اور مفروضے پر قائم ہوں۔ پس ان بدعات پر عمل کرنا خوف سے خالی نہیں ہے، کیونکہ یہ بے بنیاد ہیں۔ اس وقت کے بڑے مسائل اور ان کی صورتیں نئی بدعات کے تابع اور ان پر مبنی ہیں، لیکن یہ تمام احتیاط کرنے اور چوکنا ہونے سے منع نہیں کرتے۔ اور اسلامی سیاست یہ ہے کہ ان کو سمجھا جائے۔

7:...... اس وقت کے ملحد معاصرین کی کتابوں کے نتائج میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے طریقے پر چلنے والے لوگوں میں، خطباء، محققین اور علماء کے ساتھ ملنا بے کار ہے، اور دورِ حاضر میں دینی کتابیں لکھنا فتنے سے خالی نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جو علم لکھا جا چکا ہے، کافی ہے۔ بعض علاقوں میں خطیب خبروں کو سننے کے بعد، یا کسی رسالہ کو پڑھنے، یا کسی کتاب کو پڑھتا ہے یا ٹیلی وژن دیکھتا ہے تو وہ منبر پر گرجتا ہے، غصے میں آتا ہے، اور یہ جوانی کے جوش کے موافق بھی ہے کہ وہ غصے میں آئے، اور یہ آنے والے لوگوں کے ذہنوں کو بلحاظ چستی اور غیرت کے تیز کرتا ہے لیکن ایسا ہوتا نظر نہیں آتا کیونکہ سامعین خالی الذہن ہوتے ہیں، اور نہ ہی انہیں جنگ وجدال پر اُبھارنے کا یہ موقع ہے، اور ان اخبار کی بنیاد پر اتنے جوش میں آنا نہ تو غیرت ہے، اور نہ ہی منہج سلف کے موافق۔ (جبکہ اس وقت اکثر خبریں جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔)

یہ اس بات کا لازمی نتیجہ ہے کہ وہ عالم نہیں، صرف شعلے دار خطیب ہے، کسی معاملہ کو احسن انداز میں سُلجھانا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اہل علم اور راسخین فی العقیدہ تو انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، جنہوں نے اپنی عمریں پڑھنے پڑھانے میں کھپا دیں، کتاب وسنت کے احکامات کو پڑھا، یاد کیا، اور اس کے مدلولات کو سمجھا، سمجھایا، اور اسے لکھ کر عام کیا۔ پس ایسے علماء سے مسائل حل کروائیں، جاہل خطباء اور واعظین کی باتوں پر عمل پیرا ہو کر صریح باطل میں واقع ہو کر جادۂ مستقیم سے منحرف نہ ہوں۔

هٰذَا مَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور
فون: 042-7357587